جہادِ پاکستان کا داعی، مجلّہ طالبان

مجلہ طالبان

جلد ۱۱، شمارہ ۲، رمضان المبارک ۱۴۴۷ھ بمطابق فروری ۲۰۲۶ء



ماہِ رمضان المبارک، تقویٰ کے حصول کا بہترین ذریعہ

جہادِ پاکستان کا داعی، مجلّہ طالبان



جلد ۱۱، شمارہ ۲، رمضان المبارک ۱۴۴۷ھ بمطابق فروری ۲۰۲۶ء

حدیثِ نبوی ﷺ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب رمضان آتا ہے جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین بیڑیوں میں جکڑ دیے جاتے ہیں۔“

(صحیح مسلم 2495)

فہرست

محترم قارئین کرام!

اپنے قیمتی مشوروں، آراء اور فکری و دینی تحریروں کے لیے درج ذیل ای میل اور ٹیلی گرام آئی ڈی پر رابطہ کریں۔

https://t.me/mujallah_T

mujallah@proton.me

اداریہ



ڈیورنڈلائن پر دروازوں کی بندش اور فوجی پروپیگنڈا

عام طور پر روزانہ آپ میڈیا پر دیکھتے ہوگے کہ جب بھی تحریک طالبان پاکستان کی جانب سے کوئی کارروائی ہوتی ہے تو فوجی ترجمان اور اس کی حمایت میں چلنے والے تمام سوشل میڈیا اکاؤنٹس بمع سرکاری صحافی یہ کہتے نہیں تھکتے کہ... دہشتگرد افغانستان سے آئے تھے... دہشتگردی کا منصوبہ افغانستان میں بنایا گیا تھا... دہشتگردوں کے ٹھکانے افغانستان میں ہیں... دہشتگرد افغانستان کے ساتھ رابطے میں تھے... دہشتگرد افغان شہری تھا... اور اس سے ملتے جلتے دیگر بیانات کی بھرمار ہوتی ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ اقوام متحدہ سے لیکر آس پڑوس کے ممالک کے حکام کے ساتھ ملاقاتوں اور عالمی سطح پر بھی اسی بیانیہ کا ورد کیا جاتا ہے۔

اب جبکہ ڈیورنڈلائن پر قائم تمام وہ دروازے خاص طور پر طورخم کے پاکستان گیٹ اور سپین بولدک کے باب دوستی سمیت دیگر تمام گزرگاہیں بند ہیں۔ آنے جانے کے تقریبا تمام ذرائع بند ہیں اور بقول فوج کے پوری ڈیورنڈلائن مکمل طور پر فوج کے کنٹرول میں ہے، حتی کہ برفباری میں بھی اے آئی کے ذریعے ویڈیوز بنوا کر بھی یہی باور کرانے کی کوشش کی گئی۔ تو ایسے میں گزشتہ ماہ جنوری میں ۲۵۰ کے قریب، دسمبر میں ۲۷۰ سے زائد اور اکتوبر میں ۳۵۰ کے قریب حملے کہاں سے اور کیسے ہوئے؟۔ اگر آپ کہتے ہیں کہ مذکورہ دعوے صرف تحریک طالبان پاکستان کے عمر میڈیا پر کیے گئے ہیں، تو اس اعداد و شمار سے ہٹ کر بھی تحقیق کی جاسکتی ہے کہ کیا پاکستان میں تحریک طالبان پاکستان فعال رہی یا نہیں؟ اور اس دوران سو ڈیڑھ سو سے زائد حملے ایسے بھی ہوئے ہیں جس کا تذکرہ مقامی میڈیا یا خود فوج و پولیس اس کا اقرار کرچکی ہے۔

کیا اب بھی آپ تحریک طالبان پاکستان پر فوجی ادارے کا لگایا گیا یہ الزام درست ہوگا؟ کیا اس کے علاوہ فوج کے دیگر الزامات کو بھی حقیقت پر مبنی سمجھا جاسکتا ہے؟ اگر ہاں تو کیسے؟ اور اگر نہیں تو کیا آپ کا فرض نہیں بن جاتا کہ اس فوج کے جھوٹے بیانیے کو یکسر مسترد کرکے حق کا ساتھ دیا جائے۔ اس سے قبل بھی فوج کا یہ دعوی رد کیا جاچکا ہے، مگر اس خاص موقع پر قارئین کو یہ باور کرانا مقصود تھا کہ فوج اسی طرح قوم کو ورغلاتی ہے، اور جب ان کا ایک جھوٹ پکڑا جاتا ہے تو اگلے جھوٹے بیانیے کی تیاری شروع ہوجاتی ہے۔ لہذا قوم بیدار رہتے ہوئے فوجی بیانات اور اس کے حق میں چلنے والے چینلز کو مسترد کرکے حق کا ساتھ دے اور ملک میں رائج فساد کے خاتمے کیلئے تحریک طالبان پاکستان کا ساتھ دے تاکہ اس ملک میں وہ نظام نافذ کیا جاسکے جس کیلئے اسے ہندوستان سے الگ کیا گیا اور جس کیلئے کروڑوں لوگوں نے مختلف النوع مصائب کا سامنا کیا، اور وہ مقصد ہے "لا الہ الا اللہ"



غزہ پیس آف بورڈ پر امیر محترم ابو منصور عاصم مفتی نور ولی محسود حفظہ اللہ کے بیان کا متن

نحمده و نصلي على رسوله الكريم، أما بعد، فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم، بسم الله الرحمن الرحيم

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۗ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ

(المائدة ٥١)

آج میں اپنے عزیز ہم وطن اہلیانِ پاکستان سے چند گذارشات عرض کرنا چاہوں گا، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مجھے وہ کچھ کہنے کی توفیق عطاء فرمائے جو میرے لئے صدقۂ جاریہ اور تمام اہلیانِ پاکستان کی بیداری اور احساسِ ذمہ داری کا ذریعہ بنے۔ اور میرا پیغام آپ حضرات کو ایسے حال میں پہنچے کہ آپ ایمان کے ساتھ عافیت وسعادت کی زندگی سے سرفراز ہوں۔

میرے عزیز ہم وطنو! آج میں نے جو کچھ کہنے کا ارادہ کیا ہے یہ صرف جذباتی اور سرسری باتیں نہیں ہیں، بلکہ کچھ ایسے حقائق اور واقعات ہیں جن سے باخبر رہنا اور ان پر شریعت کی نگاہ سے غور وفکر کرنا ہر پاکستانی مسلمان کے لئے ضروری ہے۔

پہلی بات:

یہ بات آپ حضرات کے علم میں ہوگی کہ جب انگریز اس خطے میں اپنے وفادار اور پروردہ جائے نشین فوجوں سے پوری طرح مطمئن ہو گیا، اور اسے یہ یقین ہو گیا کہ اب ہمیں برصغیر میں مزید ٹھہرنے کی ضرورت باقی نہیں رہی، اور اس خطے میں سامراجی قوتوں کے مقاصد کی حفاظت اور وکالت کرنے والوں کی کمی نہیں رہی، تو قابض سامراج نے مستقبل کے خوف سے مسلمانانِ برصغیر کا شیرازہ بکھیر کر اسے تین حصوں میں بانٹ دیا، ایک حصہ ہندوستان کے اندر محصور رہا، تو دوسرا حصہ مشرقی پاکستان کے اندر دستِ افسوس مَلتا رہا اور تیسرے حصے کو مغربی پاکستان میں مجبور و محکوم رکھا گیا۔

جس طرح سرزمینِ برصغیر دو حصوں میں تقسیم کر دی گئی اسی طرح رائل انڈین آرمی کو بھی دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا۔

قیامِ پاکستان کے بعد جب برٹش انڈین آرمی کے اثاثے، افرادی قوت اور اسلحہ و ہتھیار تقسیم ہوئے تو کافی عرصے تک فوج کی کمانڈ و کنٹرول برطانوی افسران کے پاس تھی، اور ان برطانوی افسران کی اطاعت و فرمانبرداری بلاچوں وچرا ان پر لازم قرار دی گئی تھی، نئے پاکستان کے لئے کوئی نئی فوج تشکیل نہیں دی گئی جس کی تربیت اور نشو ونما اسلامی اصولوں پر کی گئی ہو، اور اُن کا نصب العین اسلامی اَقدار کی حفاظت ہو، بلکہ اُن کی تربیت اس انداز سے کی گئی کہ تین حصوں میں بٹے یہ لاچار مسلمان اگر کسی وقت اسلامی اَقدار اور خود مختاری کی بات کریں تو اُن کو آسانی سے کچلا اور دبایا جا سکے، اور برطانیہ کی طرف سے سونپا گیا یہ فریضہ پاکستانی فوج آج تک احسن طریقے سے نبھا رہی ہے۔

آج بھی سیکیورٹی اداروں کی تعلیم وتربیت سے لے کر دفنانے

تک کا نظم و نسق شریعت کے بجائے سامراجی قوتوں کے بتلائے اور سکھلائے ہوئے طریقے کے مطابق چلا آرہا ہے۔ اور تاحال سامراجی قوتوں کے ساتھ بحری اور بری مشترکہ فوجی مشقیں اُسی مشن اور تسلسل کی کڑیاں ہیں۔

دوسری بات:

برصغیر کی تقسیم کے وقت بڑے زور وشور سے یہ نعرہ لگایا گیا کہ: "پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الا اللہ"

اس عظیم نعرے اور مقصد کی خاطر مسلمانانِ برصغیر نے اپنا سب کچھ داؤ پر لگادیا، چنانچہ بقول امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ:

"اس عظیم مقصد کی خاطر ایک کروڑ لوگوں نے ہجرتیں کیں، دس لاکھ لوگوں نے جان کے نذرانے پیش کئے، اور ایک لاکھ پردہ نشین خواتین کی عصمت دری کی گئی۔"

مگر بڑے تأسّف سے کہنا پڑتا ہے کہ اٹھتر (۷۸) سال گزرنے کے باوجود ایک دن کے لیے بھی لا الہ الا اللہ کا مقصد حاصل نہیں ہوسکا، یہاں تک کہ آزادی کی جدوجہد میں نمایاں کردار ادا کرنے والی عظیم شخصیات، مولانا ظفر احمد عثمانی، مولانا شبیر احمد عثمانی، اور مولانا احتشام الحق تھانوی رحمۃ اللہ علیہم، نے پاکستانی جرنیلوں اور حکمرانوں کا "اسلام بیزار" رویہ دیکھ کر بڑے تأسّف اور حسرت کا اظہار فرمایا تھا، کہ اس ملک کے وجود کا مقصد کیا تھا اور اب اس میں مقصد سے ہٹ کر کیا کچھ ہو رہا ہے؟! جو اِن حضرات کے خطبات میں واضح حروف میں موجود ہے۔

تیسری بات:

پاکستان کی اٹھتر سالہ تاریخ میں پاکستان پر مسلط رائل انڈین آرمی کا اسلام دشمنی پر مبنی کردار آپ حضرات کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں، تاکہ اہلیانِ پاکستان اس فوج کی حقیقت کو اچھی طرح جان لیں کہ آیا یہ فوج اسلام اور مسلمانوں کی محافظ فوج ہے؟ یا مسلمانوں کی قاتل اور دشمن فوج ہے؟ اور کیا یہ حرمین شریفین اور قدس شریف کی وفادار ہے؟ یا غدار؟

۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو (یعنی آزادی کے اگلے ہی دن) اس فوج نے انگریزی سامراج کو وفاداری کا ثبوت دیتے ہوئے سب سے پہلے اس خطے کے عظیم جہادی رہنما اور انگریز کے باغی حاجی میرزالی خان (اپی فقیر) کے جرگے کو غدر کے ساتھ بمبار کردیا۔

جنرل ضیاء الحق نے ۱۹۷۰ء میں استعماری قوتوں کے آلہ کار اور معاون بن کر دس ہزار فلسطینی مسلمانوں کو شہید کرادیا تھا، چنانچہ آج بھی تاریخ کے صفحات میں وہ دن "بلیک ستمبر" کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ اُس جرنیل کی بات ہو رہی ہے جس کی نیک نامی کے چرچے پاکستان میں زبان زد عام وخاص ہیں۔

یہ بات ہمارے بزرگوں کو یاد ہوگی کہ عراق میں مظلوم مسلمانوں کو کچلنے اور مغربی قوتوں کے مقاصد کی تکمیل کی خاطر پاکستانی جرنیلوں نے فراخ دلی سے اپنی خدمات پیش کی تھیں۔

اسی طرح مشرقی پاکستان میں جنرل نیازی کی تاریخ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ جب بنگلہ دیش کے مسلمانوں نے خود مختاری کی بات کی تو رائل انڈین آرمی نے پچیس لاکھ بنگالی مسلمانوں کو شہید کردیا، اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ دو لاکھ بنگالی عفت مآب مسلمان عورتوں کی عصمت دریاں بھی پاکستانی فوج نے کیں۔ ان تمام واقعات سے ان کی تربیت اور سوچ وفکر کا اندازہ لگانا آسان ہے۔

پاکستانی فوج کی سیاہ اور اسلام دشمنی پر مبنی تاریخ جاننے کے لئے ماضی بعید میں جانے کی ضرورت نہیں، بلکہ ماضی قریب میں پرویز مشرف اور اس جیسے دیگر جرنیلوں نے دنیا کی واحد اسلامی حکومت "امارت اسلامیہ افغانستان" کے خلاف بیس سال تک کس کی صف میں فرنٹ لائن اتحادی ہونے کا کردار اداء کیا؟

لاکھوں مظلوم افغان مسلمانوں کے قتلِ عام اور دربدری کا ذمہ دار کون ہے؟

اور آج بھی امارت اسلامیہ افغانستان کے استحکام اور ترقی میں رکاوٹ کون ہے؟

میرے عزیز مسلمان بھائیو! اس خاکی وردی میں ملبوس کوئی بھی جرنیل وطن عزیز اور مسلمانوں کا خیر خواہ نہیں ہے، بلکہ نسلاً بعد نسلٍ یہ فوج استعماری قوتوں کے مفادات اور ان کے مقاصد کی ضامن ہے، اب تو ایک عام پاکستانی بھی اس بات سے بے خبر نہیں ہوگا کہ پاکستانی جرنیلوں کی تقرریاں کون کرتا ہے؟ ان کو ہدایات اور ڈالر کہاں سے ملتے ہیں؟ مظلوم قبائل کے وسائل اور معدنیات پر ڈاکہ ڈال کر کس کی جھولی میں ڈالدئے جاتے ہیں؟ اور ریٹائرڈ ہونے کے بعد کہاں کا رُخ کرتے ہیں؟

بہرحال! میرے عزیز ہم وطنو! اپنی سابقہ تاریخ کے تسلسل کو جاری رکھتے ہوئے اِس وقت پاکستان کے آرمی چیف اور کٹھ پتلی وزیر اعظم نے جس دیدہ دلیری سے نام نہاد "غزہ بورڈ آف پیس" میں باضابطہ شمولیت کا اعلان کیا، تو سمجھنا چاہئے کہ یہ کوئی معمولی فیصلہ نہیں ہے، بلکہ یہ فیصلہ ضیاء الحق اور مشرف کے اقدامات سے بھی بڑھ کر اسلام دشمنی پر مشتمل اقدام ہے، جس کا اندازہ اہلیانِ پاکستان اس بات سے بخوبی لگا سکتے ہیں کہ "تحریک لبیک پاکستان" کے قائدین اور کارکنان کے ساتھ سیکیورٹی اداروں نے جو ظالمانہ رویہ روا رکھا، "بورڈ آف پیس" میں شمولیت کے خلاف لب کشائی کرنے والے سینکڑوں نوجوانوں کو چند گھنٹوں میں بے رحمانہ انداز میں گاجر مولی کی طرح کاٹ دیا، لبیک لبیک کی صدائیں بلند کرنے والوں کی لاشوں کو ٹینکوں سے روندا، عاشقانِ رسول ﷺ کے پاکیزہ جسموں کو گندی نالیوں میں ڈال دیا، اور ہزاروں کارکنان کو اب بھی کال کوٹھیوں میں قید بامشقت کی زندگی بسر کرنے پر مجبور کر رکھا ہے۔

میرے مظلوم مسلمان بھائیو! یہ بات قابلِ غور ہے کہ پاکستان پر مسلّط جرنیلوں نے حربی کفار کی معیت میں کئی بار ایسے اقدامات اٹھائے ہیں جن کی وجہ سے اہلیانِ پاکستان پر بارہا جہاد فرض ہو چکا ہے، اور فقہی نصوص کے تناظر میں یہ ایک واضح مسئلہ ہے، بلکہ چاروں فقہی مذاہب (مذہب حنفی، شافعی، حنبلی، مالکی بلکہ فقہ سلفی اور فقہ جعفری بھی) اس بات پر متفق ہیں کہ جب کوئی مسلمان (چاہے فرد کی شکل میں ہو یا جماعت اور حکومت کی شکل میں) اگر حربی کفار کی صفوں میں مسلمانوں کے مقابلہ میں شمولیت اختیار کرے، تو ایسے مسلمان کے خلاف جہاد اور قتال اسی طرح فرض ہو جاتا ہے، جس طرح کہ حربی کافر کے خلاف فرض ہو جاتا ہے، اور اِس قسم کا مسلمان مباح الدم قرار دیا جاتا ہے، اس کا مرنا حرام موت مرنا ہے، اس صف میں ان کی تنخواہ حرام ہے، اور ان کے اموال اور جنازے کا حکم باغیوں، قطاع الطریق اور راہزنوں کا ہے، اور مسلمانوں پر حکومت کرنے کا حق اس طرح کے مسلمان حکمرانوں کو قطعا حاصل نہیں ہے۔ اس مسئلے کی مکمل وضاحت وانا آپریشن کے متعلق دیے گئے فتویٰ

میں پاکستان کے پانچ سو سے زائد جید علمائے کرام، مؤقر دینی اداروں کے مفتیانِ عظام، اور کِبار شیوخ (مثلاً مفتی نظام الدین شامزئی شہید، شیخ الحدیث ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب، شیخ الحدیث مولانا عبد الرزاق اسکندر صاحب، پیر سید مختار الدین شاہ صاحب وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم) نے اپنے دستخطوں کے ساتھ فرمائی ہے۔

تاہم اس مسئلہ کے متعلق میں فقہائے احناف کے معتبر کتب میں سے چند عبارات پیش کرنا چاہتا ہوں، اور باقی تحقیق علمائے کرام اور مدارس کے طلبہ پر چھوڑ دیتا ہوں، چنانچہ ہمارے فقہاء میں سے امام سرخسی رحمہ اللہ شرح سیر کبیر میں فرماتے ہیں:

لِأَنَّ مُبَاشَرَةَ الْقِتَالِ فِيْ مَنَعَةِ الْمُشْرِكِيْنَ (أَيْ عَسْكَرِهِمْ وَجَمَاعَتِهِمْ) مُبِيْحٌ لِّدَمِهِمْ، وَإِنْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ

اسي طرح البناية شرح الهداية میں کفار کی صف میں شامل مسلمان کے قتل کے جواز کے بعد یوں لکھا ہے:

هَذَا حَالُ مَنْ كَثَّرَ سَوَادَهُمْ وَلَمْ يَتَزَيَّ بِزِيِّهِمْ، وَلَمْ يَتَخَلَّقْ بِأَخْلَاقِهِمْ، فَكَيْفَ حَالُ الْمُتَزَيَّا بِزِيِّهِمْ وَالْمُتَخَلِّقِ بِأَخْلَاقِهِمْ فِيْ زَمَانِنَا؟!

اسی طرح مفتی اعظم افغانستان مولانا عبد العلی دیوبندی رحمہ اللہ نے علامہ طرابلسی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ جو مسلمان کفار کی صف میں شامل ہو جائے اس کا ضرر اصلی کافر کے ضرر سے زیادہ اور اشد ہے، چنانچہ علامہ طرابلسی رحمہ اللہ فتاویٰ کاملیہ میں فرماتے ہیں:

إِنَّهُمْ كَانُوْا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ أَشَدُّ ضَرَرًا مِّنَ الْكَافِرِيْنَ.

مسلمانوں کے خلاف کفار کا آلۂ کار حربی کفار کی بنسبت بہت سخت اور زیادہ نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔

اسی طرح مفتی اعظم افغانستان مولانا عبد العلی دیوبندی رحمہ اللہ اپنے مایہ ناز فتویٰ "مختصر احکامِ القتال" میں فرماتے ہیں کہ حربی کفار کی صف میں شامل مسلمان چاہے دار الحرب میں ہو یا دار الاسلام میں دونوں صورتوں میں اس کا حکم باغیوں جیسا ہے، اور وہ مباح الدم ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

وَلَا فَرْقَ بَيْنَ دَارِ الْحَرْبِ وَدَارِ الْإِسْلَامِ فِيْ إِبَاحَةِ قَتْلِ الْمُسْلِمِ الَّذِيْ كَانَ وَاقِفًا فِيْ صَفِّ الْمُشْرِكِيْنَ، سَوَاءً كَانَ عَنْ طَوْعٍ أَوْ عَنْ إِكْرَاهٍ، إِذَا قَاتَلَ الْمُسْلِمِيْنَ.

اور اس مسئلے پر مولانا عبد العلی مرحوم نے فقہائے کرام کی سات صریح نصوص نقل کی ہیں۔ (مختصر احکام القتال ص ۱۱)

ان فقہی نصوص کے تناظر میں پاکستانی فوج کی تاریخ کو دیکھتے ہوئے یہ دعویٰ کرنے میں ہم حق بجانب ہوں گے کہ پاکستان کے مسلمانوں پر کئی عشرے قبل رائل انڈین آرمی کے خلاف جہاد فرض ہو چکا تھا، مگر مشرف اور عاصم منیر کے اقدامات کے بعد اس فرضیت میں کیا شبہہ باقی رہ گیا ہے؟ لہذا اس عظیم فرض کو نبھانے اور قرض کو اتارنے کی خاطر تحریک طالبان پاکستان کا ساتھ دینا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

آخر میں میں یہ بھی واضح کرتا چلوں کہ جو آیت میں نے تلاوت کی ہے، اس کا واضح مطلب یہی ہے کہ حربی کفار کی صفوں میں شامل ہو جانے سے ایک مسلمان کا حکم بھی انہی جیسے ہوتا ہے، اگر یہ شمولیت فقط دنیوی اَغراض کی خاطر ہو تو اس کی تکفیر تو نہیں کی جا سکتی ہے، البتہ ان کے خلاف قتال

بقیہ صفحہ 48 پر

مولانا ابوجندل قاسمی

ماہِ رمضان المبارک، تقویٰ کے حصول کا بہترین ذریعہ

رمضان المبارک کا مہینہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بڑی عظیم نعمت ہے، اس مہینے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے انوار وبرکات کا سیلاب آتا ہے اور اس کی رحمتیں موسلادھار بارش کی طرح برستی ہیں، مگر ہم لوگ اس مبارک مہینے کی قدرومنزلت سے واقف نہیں، کیونکہ ہماری ساری فکر اور جدوجہد مادّیت اور دنیاوی کاروبار کے لیے ہے، اس مبارک مہینے کی قدردانی وہ لوگ کرتے ہیں جن کی فکر آخرت کے لیے اور جن کا محور مابعد الموت ہو۔ آپ حضرات نے یہ حدیث شریف سنی ہوگی، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رجب کا مہینہ آتا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِيْ رَجَبَ وَشَعْبَانَ وبَلِّغْنَا رَمَضَانَ (شعب الایمان ۳/۳۷۵، تخصیص شہر رجب بالذکر)

ترجمہ: اے اللہ ہمارے لیے رجب اور شعبان کے مہینے میں برکت عطا فرما اور ہمیں رمضان کے مہینے تک پہنچا دیجیے۔(یعنی ہماری عمر اتنی دراز کردیجیے کہ ہمیں رمضان کا مہینہ نصیب ہوجائے)

آپ غور فرمائیں کہ رمضان المبارک آنے سے دو ماہ پہلے ہی رمضان کا انتظار اور اشتیاق ہورہا ہے، اوراس کے حاصل ہونے کی دعا کی جارہی ہے، یہ کام وہی شخص کرسکتا ہے جس کے دل میں رمضان کی صحیح قدروقیمت ہو۔

رمضان کے معنیٰ:

”رمضان“ عربی زبان کا لفظ ہے، جس کے معنی ہیں ”جھلسا دینے والا“ اس مہینے کا یہ نام اس لیے رکھا گیا کہ اسلام میں جب سب سے پہلے یہ مہینہ آیا تو سخت اور جھلسا دینے والی گرمی میں آیا تھا۔ لیکن بعض علماء کہتے ہیں کہ اس مہینے میں اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی خاص رحمت سے روزے دار بندوں کے گناہوں کو جھلسا دیتے ہیں اور معاف فرمادیتے ہیں، اس لیے اس مہینے کو ”رمضان“ کہتے ہیں۔ (شرح ابی داؤد للعینی ۵/۲۷۳)

رمضان رحمت کا خاص مہینہ:

اللہ تعالیٰ نے یہ مبارک مہینہ اس لیے عطا فرمایا کہ گیارہ مہینے انسان دنیا کے دھندوں میں منہمک رہتا ہے جس کی وجہ سے دلوں میں غفلت پیدا ہوجاتی ہے، روحانیت اور اللہ تعالیٰ کے قرب میں کمی واقع ہوجاتی ہے، تو رمضان المبارک میں آدمی اللہ کی عبادت کرکے اس کمی کو دور کرسکتا ہے، دلوں کی غفلت اور زنگ کو ختم کرسکتا ہے، تاکہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرکے زندگی کا ایک نیا دور شروع ہوجائے، جس طرح کسی مشین کو کچھ عرصہ استعمال کرنے کے بعد اس کی سروس اور صفائی کرانی پڑتی ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے انسان کی صفائی اور سروس کے لیے یہ مبارک مہینہ مقرر فرمایا۔

روزے کا مقصد:

روزے کی ریاضت کا بھی خاص مقصد اور موضوع یہی ہے کہ اس کے ذریعے انسان کی حیوانیت اور بہیمیت کو اللہ تعالیٰ کے

احکام کی پابندی اور ایمانی وروحانی تقاضوں کی تابعداری وفرماں برداری کا خوگر بنایا جائے اور اللہ کے احکام کے مقابلے میں نفس کی خواہشات اور پیٹ اور شہوتوں کے تقاضوں کو دبانے کی عادت ڈالی جائے اور چوں کہ یہ چیز نبوت اور شریعت کے خاص مقاصد میں سے ہے اس لیے پہلی تمام شریعتوں میں بھی روزے کا حکم رہا ہے، اگرچہ روزوں کی مدت اور بعض دوسرے تفصیلی احکام میں ان امتوں کے خاص حالات اور ضروریات کے لحاظ سے کچھ فرق بھی تھا، قرآنِ کریم میں اس امت کو روزے کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (البقرہ ۱۸۳)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جس طرح تم سے پہلی امتوں پر بھی فرض کیے گئے تھے (روزوں کا یہ حکم تم کو اس لیے دیا گیا ہے) تاکہ تم میں تقویٰ پیدا ہو۔

کیوں کہ یہ بات یقینی ہے کہ نفس انسانی انسان کو گناہ، نافرمانی اور حیوانی تقاضوں میں اسی وقت مبتلا کرتا ہے جب کہ وہ سیر اور چھکا ہوا ہو، اس کے برخلاف اگر بھوکا ہو تو وہ مضمحل پڑا رہتا ہے اور پھر اس کو معصیت کی نہیں سوجھتی، روزے کا مقصد یہی ہے کہ نفس کو بھوکا رکھ کر مادّی وشہوانی تقاضوں کو بروئے کار لانے سے اس کو روکا جائے تاکہ گناہ پر اقدام کرنے کا داعیہ اور جذبہ سُست پڑ جائے اور یہی "تقویٰ" ہے۔

اس طرح بھی کہا جا سکتا ہے کہ عالم بالا کی پاکیزہ مخلوق (فرشتے) نہ کھاتے ہیں، نہ پیتے ہیں اور نہ بیوی رکھتے ہیں، جبکہ روزہ (صبح صادق سے غروب آفتاب تک) انہی تین چیزوں (کھانا، پینا اور جماع) سے رکنے کا نام ہے، تو گویا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو روزے کا حکم دے کر ارشاد فرمایا ہے کہ اے میرے بندو! اگر تم ان تینوں چیزوں سے پرہیز کرکے ہماری پاکیزہ مخلوق کی مشابہت اختیار کروگے تو ہماری اس پاکیزہ مخلوق کی پاکیزہ صفت بھی تمہارے اندر پیدا ہوجائے گی اور وہ صفت ہے:

لَايَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَا اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ

(التحریم ٦)

ترجمہ: وہ (فرشتے) خدا کی نافرمانی نہیں کرتے کسی بات میں جو ان کو حکم دیتا ہے اور جو کچھ ان کو حکم دیا جاتا ہے اس کو فوراً بجالاتے ہیں۔ (بیان القرآن) اور اسی کا حاصل "تقویٰ" ہے۔

تقریباً اسی بات کو اس حدیث شریف میں بھی فرمایا گیا ہے جو ابن ماجہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لِكُلِّ شَيْءٍ زَكوٰةٌ وَزَكوٰةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ (ابن ماجہ ص ۱۲۵)

ترجمہ: ہر چیز کے لیے کوئی نہ کوئی صفائی ستھرائی کا ذریعہ ہے اور بدن کی صفائی ستھرائی کا ذریعہ "روزہ" ہے۔

بہر حال روزے کا مقصد تقویٰ ہے، اسی تقویٰ کے حصول کے لیے اس آخری امت پر سال میں ایک مہینے کے روزے فرض کیے گئے اور روزے کا وقت طلوع صبح صادق سے غروب آفتاب تک رکھا گیا اور یہ زمانہ اِس دور کے عام انسانوں کے حالات کے لحاظ سے ریاضت وتربیت کے مقصد کے لیے بالکل مناسب اور نہایت معتدل مدت اور وقت ہے۔ پھر اس کے لیے مہینہ وہ مقرر کیا گیا جس میں قرآن کریم کا نزول ہوا اور جس میں بے حساب برکتوں اور رحمتوں والی رات (شبِ قدر) ہوتی ہے، ظاہر ہے کہ یہی مبارک مہینہ اس کے لیے سب سے زیادہ مناسب اور موزوں زمانہ ہو سکتا تھا، اسی کے ساتھ ساتھ اس مہینے میں دن کے روزوں کے علاوہ رات میں بھی

ایک خاص عبادت کا عمومی اور اجتماعی نظام قائم کیا گیا جس کو "تراویح" کہا جاتا ہے، جس کی وجہ سے اس مبارک مہینے کی نورانیت اور تاثیر میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے اور ان دونوں عبادتوں کے احادیث شریفہ میں بہت زیادہ فضائل بیان کیے گئے ہیں، چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِه وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ احتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِه. (صحیح بخاری ۱/۲۷۰، صحیح مسلم۱/ ۲۵۹)

ترجمہ: جو شخص ماہِ رمضان کے روزے رکھے بحالت ایمان اور بامید ثواب تو اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور جو شخص ماہِ رمضان میں کھڑا ہو یعنی نوافل (تراویح وتہجد وغیرہ) پڑھے بحالت ایمان اور بامید ثواب اس کے بھی گذشتہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

تقویٰ کے حصول میں معاون چیزیں:

لیکن صرف روزہ رکھنے اور تراویح پڑھنے کی حد تک بات ختم نہیں ہوتی بلکہ اس ماہ کا اصل مقصد یہ ہے کہ غفلت کے پردوں کو دل سے دور کیا جائے، اصل مقصدِ تخلیق کی طرف رجوع کیا جائے، گزشتہ گیارہ مہینوں میں جو گناہ ہوئے ان کو معاف کرا کر آئندہ گیارہ مہینوں میں اللہ تعالیٰ کی عظمت کے استحضار اور آخرت میں جواب دہی کے احساس کے ساتھ گناہ نہ کرنے کا داعیہ اور جذبہ دل میں پیدا کیا جائے، جس کو "تقویٰ" کہا جاتا ہے۔ اس طرح رمضان المبارک کی صحیح روح اور اس کے انوار وبرکات حاصل ہوں گے، ورنہ یہ ہو گا کہ رمضان المبارک آئے گا اور چلا جائے گا اور اس سے صحیح طور پر ہم فائدہ نہیں اٹھا پائیں گے، بلکہ جس طرح ہم پہلے خالی تھے ویسے ہی خالی رہ جائیں گے، اس لیے چند ایسی چیزوں کی نشاندہی کی جاتی ہے جن پر عمل کر کے ہمیں روزے کا مقصد (تقویٰ) اور رمضان المبارک کے انوار وبرکات حاصل ہوں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

۱۔ عبادت کی مقدار میں اضافہ

رمضان المبارک کی برکتوں کو حاصل کرنے کے لیے اپنی عبادت کی مقدار میں اضافہ کرنا ہے، دوسرے ایام میں جن نوافل کو پڑھنے کی توفیق نہیں ہوتی ان کو اس مبارک ماہ میں پڑھنے کی کوشش کریں، مثلاً: مغرب کے بعد سنتوں سے الگ یا کم از کم سنتوں کے ساتھ چھ (۶) رکعت اوّابین پڑھیں۔ (جب کہ ہمارا حال یہ ہے کہ اوّابین افطار کی نذر ہو جاتی ہیں) عشاء کی نماز سے چند منٹ پہلے آ کر چار رکعت یا دو رکعت نفل پڑھیں۔ سحری کھانے کے لیے اٹھنا ہی ہے تو چند منٹ پہلے اٹھ کر کم از کم چار رکعت تہجد پڑھ لیں۔ اسی طرح اشراق کی نماز اور اگر اشراق کے وقت نیند کا غلبہ ہو تو چاشت کی چند رکعتیں تو پڑھ ہی لیں۔ ظہر کے بعد دو سنتوں کے ساتھ دو رکعت نفل اور عصر سے پہلے چار رکعت نفل پڑھ لیں۔ کیوں کہ نماز کا خاصہ یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ انسان کا رشتہ جوڑتی ہے اور اس کے ساتھ تعلق قائم کراتی ہے، جس کے نتیجے میں انسان کو ہر وقت اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے، جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث شریف میں ہے:

اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّه وَهُوَ سَاجِدٌ (مسلم شریف حدیث ۱۱۱۱، باب ما يقال في الركوع والسجود)

یعنی بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب سجدے کی حالت میں ہوتا ہے، تو گویا نماز کی شکل میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک عظیم تحفہ عطا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے، آمین!

۲۔ تلاوتِ قرآنِ کریم کی کثرت

دوسرا کام یہ ہے کہ قرآنِ کریم کی تلاوت کا خاص اہتمام کرنا ہے، کیوں کہ رمضان المبارک کے مہینے کو قرآن کریم کے ساتھ خاص مناسبت اور تعلق ہے، اسی مہینے میں قرآن کریم نازل ہوا، ارشادِ مبارک ہے:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ (البقرہ ۱۸۵)

خود نبی کریم ﷺ بھی رمضان المبارک میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ قرآن مجید کا دور فرمایا کرتے تھے۔ (بخاری شریف ۱/۳، حدیث ۶) تمام بزرگانِ دین کی زندگیوں میں یوں تو قرآنِ کریم میں اشتغال بہت زیادہ نظر آتا ہے، لیکن رمضان المبارک کا مہینہ آتے ہی تلاوت کے معمول میں غیر معمولی اضافہ ہوجاتا، چنانچہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اس مبارک مہینے میں ایک قرآنِ کریم دن میں، ایک رات میں اور ایک تراویح میں، اس طرح اکسٹھ (۶۱) قرآن کریم ختم فرماتے تھے۔ ماضی کے ہمارے تمام اکابر (حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی، مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا شاہ عبدالرحیم رائپوری، شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی، مولانا خلیل احمد سہارنپوری، حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی، شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی، مولانا یحییٰ کاندھلوی، مولانا محمد الیاس کاندھلوی، شاہ عبدالقادر رائپوری، شیخ الحدیث مولانا زکریا مہاجر مدنی، فقیہ الامت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی، مولانا قاری سید صدیق احمد باندوی، مولانا شاہ ابرارالحق ہردوئی، فدائے ملت مولانا سید اسعد مدنی رحمہم اللہ) کا رمضان المبارک میں تلاوتِ قرآن کریم کا معمول دیدنی ہوتا تھا۔ لہٰذا ہم کو بھی اس مبارک ماہ میں عام دنوں کے مقابلے میں تلاوت کی مقدار زیادہ کرنی ہے، عام آدمی کو بھی روزانہ کم از کم تین پارے پڑھنے چاہئیں، تاکہ پورے مہینے میں کم از کم تین قرآنِ کریم ختم ہوجائیں۔

۳۔ تراویح میں قرآنِ کریم صحیح پڑھنے اور سننے کا اہتمام

اس مبارک مہینے میں ہر مؤمن کو اس بات کی بھی فکر کرنی ضروری ہے کہ تراویح میں قرآنِ مجید صحیح اور صاف صاف پڑھا جائے، جلدی جلدی اور حروف کو کاٹ کاٹ کر پڑھنے سے پرہیز کیا جائے، کیوں کہ اس طرح قرآنِ کریم پڑھنا اللہ کے کلام کی عظمت کے خلاف ہے، نیز پڑھنے والے کو خود قرآنِ کریم بددعا دیتا ہے۔ (احیاء العلوم عن انس ۱/۲۷۴، فی ذمّ تلاوۃ الغافلین) اس طرح قرآن کریم پڑھنے والا اور سننے والے سب گنہگار ہوتے ہیں۔ ہمارا حال یہ ہے کہ حافظ صاحب نہایت تیز گامی کے ساتھ حروف کو کاٹ کاٹ کر پڑھتے چلے جارہے ہیں، ایک سانس میں سورۂ فاتحہ کو ختم کردیا جاتا ہے، صحیح طریقے سے رکوع، سجدہ اور تشہد ادا نہیں ہورہا ہے، چالیس پینتالیس منٹ میں پوری نماز ختم، اب گھنٹوں مجلسوں میں بیٹھ کر گپ شپ ہورہی ہے اور حافظ صاحب وسامعین میں سے کسی کو یہ احساس تک نہیں ہوتا کہ ہم نے قرآنِ کریم کی توہین میں کتنا حصہ لیا اور رمضان کی مبارک ساعتوں میں کتنی بے برکتی اور قرآن کریم کی کتنی بددعالی؟ خدارا اس صورتِ حال سے بچئے اور اس مبارک مہینے میں برکتوں اور رحمتوں کے دروازے کو اپنے اوپر بند نہ کیجیے اور صاف صحیح قرآن کریم پڑھنے اور سننے کا اہتمام کرکے دارین کی سعادت حاصل کرنے کی کوشش کیجیے۔

۴۔استغفار کی کثرت

چوتھا کام یہ کرنا ہے کہ اپنے گناہوں سے توبہ کرنی ہے، حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی مشہور حدیث شریف میں ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر کی پہلی، دوسری اور تیسری سیڑھی پر قدم رکھتے ہوئے ”آمین“ فرمایا، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے پوچھنے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جبرئیل امین علیہ السلام میرے سامنے آئے تھے اور جب میں نے منبر کے پہلے زینے پر قدم رکھا تو انھوں نے کہا: ہلاک ہو وہ شخص جس نے رمضان المبارک کا مہینہ پایا پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی، میں نے کہا آمین، الیٰ آخر الحدیث (مستدرک حاکم ۴/۱۷۰، کتاب البر والصلۃ، الترغیب والترہیب ۲/۵۶)

ظاہر ہے کہ اس شخص کی ہلاکت میں کیا شبہ ہے جس کے لیے حضرت جبرئیل علیہ السلام بد دعا کریں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آمین کہیں، اس لیے اس مبارک مہینے میں نہایت کثرت کے ساتھ گڑگڑا کر اپنے گناہوں سے توبہ واستغفار کرے۔

۵۔دعا کا اہتمام

رمضان المبارک کی برکات کو حاصل کرنے کے لیے دعاؤں کا اہتمام بھی لازم ہے، بہت سی روایات میں روزے دار کی دعا کے قبول ہونے کی بشارت دی گئی ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثَلٰثَةٌ لَاتُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ اَلصَّائِمُ حَتّٰى يُفْطِرَ (ترمذی شریف ۲/۲۰۰، حدیث ۳۵۹۸، مسند احمد حدیث ۹۷۴۳)

ترجمہ: تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی (ضرور قبول ہوتی ہے) ایک روزے دار کی افطار کے وقت، دوسرے عادل بادشاہ کی، تیسرے مظلوم کی بد دعاء، اس کو اللہ تعالیٰ بادلوں سے اوپر اٹھالیتے ہیں اور آسمان کے دروازے اس کے لیے کھول دیے جاتے ہیں اور ارشاد ہوتا ہے کہ میں تیری ضرور مدد کروں گا گو (کسی مصلحت سے) کچھ دیر ہوجائے۔

بہر حال یہ مانگنے کا مہینہ ہے، اس لیے جتنا ہوسکے دعا کا اہتمام کیا جائے، اپنے لیے، اپنے اعزہ واحباب اور رشتے داروں کے لیے، اپنے متعلقین کے لیے، ملک وملت، عالم اسلام اور خاص کر مجاھدین کے لیے خوب دعائیں مانگنی چاہئیں، اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرمائے گا، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۶۔صدقات کی کثرت

رمضان المبارک میں نفلی صدقات بھی زیادہ سے زیادہ دینے کی کوشش کرنی چاہیے، حدیث شریف میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت کا دریا پورے سال ہی موجزن رہتا تھا، لیکن ماہِ رمضان المبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت ایسی ہوتی تھی جیسے جھونکے مارتی ہوئی ہوائیں چلتی ہیں (بخاری شریف ۱/۳) جو شخص بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا اس کو ضرور نوازتے۔ لہٰذا ہم کو بھی اس بابرکت مہینے میں اس سنت پر عمل کرتے ہوئے صدقات کی کثرت کرنی چاہیے۔

۷۔کھانے کی مقدار میں کمی

ساتویں چیز جس کا لحاظ رمضان المبارک کے مقصد کو حاصل کرنے میں معاون ہے ”کھانے کی مقدار میں کمی کرنا“ ہے، کیوں کہ روزے کا مقصد قوتِ شہوانیہ وبہیمیہ کو کم کرنا اور قوتِ ملکیہ ونورانیہ کو بڑھانا ہے، جب کہ زیادہ کھانے سے یہ غرض فوت ہوجاتی ہے، بقول شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ ہم لوگوں کا حال یہ ہے کہ افطار کے وقت تلافیٔ مافات میں (کہ پورے دن بھوکا رہا) اور سحر کے وقت حفظ

ماتقدم میں (کہ پورے دن بھوکا رہنا ہے) اتنی زیادہ مقدار میں کھالیتے ہیں کہ بغیر رمضان کے بھی اتنی مقدار کھانے کی نوبت نہیں آتی جس کی وجہ سے کھٹی ڈکاریں آنے لگتی ہیں، حقیقتاً ہم لوگ صرف کھانے کے اوقات بدلتے ہیں یعنی افطار میں، تراویح کے بعد اور پھر سحری میں، اس کے علاوہ کچھ بھی کمی نہیں کرتے، بلکہ مختلف قسم کی زیادتی ہی ہو جاتی ہے، جس کی وجہ سے قوتِ شہوانیہ و بہیمیہ کم ہونے کے بجائے اور بڑھ جاتی ہے اور مقصد کے خلاف ہو جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا مَلَأَ اٰدَمِیٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ اٰدَمَ اُكُلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَه فَاِنْ كَانَ لاَ مَحَالَةَ فَثُلُثٌ لِطَعَامِه وَثُلُثٌ لِشَرَابِه وَثُلُثٌ لِنَفسِه (ترمذی شریف ۶۰/۲)

یعنی اللہ تعالیٰ کو کسی برتن کا بھرنا اتنا ناپسند نہیں جتنا پیٹ کا بھرنا ناپسند ہے، ابن آدم کے لیے چند لقمے کافی ہیں جن سے کمر سیدھی رہے، اگر زیادہ ہی کھانا ہے تو ایک تہائی پیٹ کھانے کے لیے رکھے، ایک تہائی پینے کے لیے اور ایک تہائی سانس کے لیے رکھے۔ البتہ اتنا کم نہ کھائے کہ عبادات کے انجام دینے میں اور دوسرے دینی کاموں میں خلل واقع ہو۔

۸۔ گناہوں سے پرہیز

رمضان المبارک میں خاص طور پر گناہوں سے پرہیز کرنا نہایت ضروری ہے، ہر مومن کو یہ طے کر لینا چاہیے کہ اس برکت ورحمت اور مغفرت کے مہینے میں آنکھ، کان اور زبان غلط استعمال نہیں ہوگی، جھوٹ، غیبت، چغل خوری اور فضول باتوں سے مکمل پرہیز کرے، یہ کیا روزہ ہوا کہ روزہ رکھ کر ٹیلی ویژن کھول کر بیٹھ گئے اور فحش و گندی فلموں سے وقت گزاری ہو رہی ہے، کھانا، پینا اور جماع جو حلال تھیں ان سے تو اجتناب کر لیا لیکن مجلسوں میں بیٹھ کر کسی کی غیبت ہو رہی ہے، چغل خوری ہو رہی ہے، جھوٹے لطیفے بیان ہو رہے ہیں، اس طرح روزے کی برکات جاتی رہتی ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِیْ اَن يَّدَعَ طَعَامَه وَشَرَابَه۔ (صحیح بخاری ۲۵۵/۱)

ترجمہ: جو آدمی روزہ رکھتے ہوئے باطل کام اور باطل کلام نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ یعنی روزے کے مقبول ہونے کے لیے ضروری ہے کہ آدمی کھانا پینا چھوڑنے کے علاوہ معصیات ومنکرات سے بھی زبان و ذہن اور دوسرے اعضاء کی حفاظت کرے، اگر کوئی شخص روزہ رکھے اور گناہ کی باتیں اور گناہ والے اعمال کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے روزے کی کوئی پروا نہیں۔ (معارف الحدیث)

ایک اور حدیث شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

رُبَّ صَائِمٍ لَيْسَ لَه مِنْ صِيَامِه اِلَّا الْجُوْعُ وَرُبَّ قَائِمٍ لَيْسَ لَه مِنْ قِيَامِه اِلَّا السَّهْرُ (سنن ابن ماجه حديث ۱۶۹۰، سنن نسائی حديث ۳۳۳۳)

ترجمہ: بہت سے روزہ رکھنے والے ایسے ہیں کہ ان کو روزے کے ثمرات میں سے بھوکا رہنے کے علاوہ کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا، اور بہت سے شب بیدار ایسے ہیں کہ ان کو رات کے جاگنے (کی مشقت) کے سوا کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔ مطلب یہ ہے کہ آدمی اگر گناہوں (غیبت وریا وغیرہ) سے نہ بچے تو

روزہ، تراویح اور تہجد وغیرہ سب بیکار ہے۔

حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ مَالَمْ يَخْرِقْهَا (نسائی شریف حدیث ۲۲۳۳، مسند احمد حدیث ۱۶۹۰)

ترجمہ: روزہ آدمی کے لیے ڈھال ہے جب تک اس کو پھاڑ نہ ڈالے۔ یعنی روزہ آدمی کے لیے شیطان سے، جہنم سے اور اللہ کے عذاب سے حفاظت کا ذریعہ ہے، جب تک گناہوں (جھوٹ وغیبت وغیرہ) کا ارتکاب کرکے روزے کو خراب نہ کرے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ایک حدیث شریف میں ہے کہ اگر روزے دار سے کوئی شخص بدکلامی اور جھگڑا وغیرہ کرنے کی کوشش کرے تو روزے دار کہہ دے کہ میرا روزہ ہے۔ یعنی میں ایسی لغویات میں پڑکر روزے کی برکات سے محروم ہونا نہیں چاہتا۔ (صحیح بخاری ۱/۲۵۴، حدیث ۱۸۹۴، صحیح مسلم حدیث ۱۱۵۱)

ان تمام احادیث شریفہ کا مدعا یہ ہے کہ روزے کے مقصد (تقویٰ) اور رمضان المبارک کی برکتوں اور رحمتوں کے حصول کے لیے معصیات ومنکرات سے پرہیز نہایت ضروری ہے، اس کے بغیر تقوے کی سعادت سے متمتع نہیں ہوسکتا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رحمت سے ان تمام باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، رمضان المبارک کی قدردانی کی توفیق بخشے اور اس بابرکت مہینے کے اوقات کو صحیح طور پر خرچ کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین یارب العالمین!

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ میرے علم کے مطابق ہر ایک نے ہجرت چھپ کر کی، صرف حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایسے ہیں جنھوں نے علی الاعلان ہجرت کی۔ چنانچہ جب انھوں نے ہجرت کا ارادہ فرمایا تو اپنی تلوار گلے میں لٹکائی اور اپنی کمان کندھے پر ڈالی اور کچھ تیر (ترکش سے) نکال کر اپنے ہاتھ میں پکڑ لیے اور بیت اللہ کے پاس آئے، وہاں صحن میں قریش کے کچھ سردار بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت عمر نے بیت اللہ کے سات چکر لگائے، پھر مقامِ ابراہیم کے پاس جاکر دو رکعت نماز پڑھی، پھر مشرکین کی ایک ایک ٹولی کے پاس آئے اور فرمایا: ”یہ تمام چہرے بد شکل ہوجائیں۔ جو آدمی یہ چاہتا ہے کہ اس کی ماں اس سے ہاتھ دھو بیٹھے اور اس کی اولاد یتیم ہوجائے اور اس کی بیوی بیوہ ہوجائے، وہ مجھ سے اس وادی کی پرلی جانب آکر ملے۔“ (پھر آپ وہاں سے چل پڑے) ایک بھی آپ کے پیچھے نہ جاسکا۔ (حیاۃ الصحابہ)

مفتی جلال الدین

یتیموں کی کفالت کی فضیلت

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو انسانی معاشرے کے ہر کمزور اور محتاج طبقے کے حقوق کا محافظ ہے۔ ہر طبقے کو کمزور طبقے کی رعایت و نگہبانی کا حکم دیتا۔

خاص طور پر یتیموں کے بے شمار حقوق بیان کیے گئے ہیں، قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں بھی یتیموں کی کفالت و نگہبانی کے متعدد فضائل ذکر ہیں، کیونکہ یتیم وہ طبقہ ہے جو والد کے سائے سے محروم ہو کر نہ صرف مالی بلکہ جذباتی اور سماجی طور پر بھی شدید مشکلات کا شکار ہو جاتا ہے۔ اسلام نے یتیموں کی کفالت، نگہداشت اور حسنِ سلوک کو نہایت بلند مقام عطا کیا ہے اور اسے عظیم عبادت قرار دیا ہے۔

قرآن مجید میں یتیموں کا مقام

قرآن کریم میں اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ (الضحیٰ ۹)

"پس یتیم پر ہرگز سختی نہ کرو"

ایک اور مقام پر ارشاد ہے:

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَىٰ قُلْ إِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ (البقرہ ۲۲۰)

"اور لوگ آپ سے یتیموں کے بارے میں پوچھتے ہیں، کہہ دیجئے ان کی اصلاح اور بھلائی ہی بہتر ہے"

یہ آیات اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ یتیموں کی دیکھ بھال محض ایک سماجی فریضہ نہیں بلکہ دینی ذمہ داری ہے۔

احادیث نبوی ﷺ میں یتیموں کی کفالت

نبی کریم ﷺ نے یتیموں کی کفالت کرنے والوں کو جنت کی بشارت دی ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

أنا وكافل اليتيم في الجنة هكذا

"میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے۔" آپ ﷺ نے شہادت اور درمیانی انگلی کو ملا کر اشارہ فرمایا (صحیح بخاری)

اسی طرح ایک اور روایت میں یتیم کے ساتھ محبت و شفقت کی فضیلت بیان کرتے ہوئے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

مَن مَسَحَ برأسِ يَتيمٍ لَهُ كانَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ (مسند احمد ١٢١٢٦)

ترجمہ: جو شخص یتیم کے سر پر محبت سے ہاتھ پھیرتا ہے، اس کے ہر بال کے بدلے ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔

یہ احادیث اس عمل کی عظمت کو بیان کرنے کے لیے کافی ہیں کہ یتیم کی کفالت اور اس پر شفقت انسان کو رسول اللہ ﷺ کی رفاقت تک پہنچاتی اور نیکیوں کا ایک پیکج ہے۔

اسی طرح یتیموں کے حقوق کی پامالی اور ان کے ساتھ ناروا سلوک پر بھی کئی وعیدیں بیان کی گئی ہیں۔

یتیموں کے ساتھ بدسلوکی کی وعید

إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا (النساء ۱۰)

”جو لوگ یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے ہیں وہ دراصل اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں“

یہ آیت یتیموں کے حقوق کی سنگینی اور ان کے مال کی حرمت کو واضح کرتی ہے۔ اس آیت کے سبب یہ بات بھی اچھی طرح جان لینی چاہیے کہ اگر کوئی یتیموں کے حقوق کو پامال کرتا ان کا مال ناجائز طریقے سے کھاتا ہے تو اس کا انجام کیا ہوگا۔

معاشرتی اور اخلاقی فوائد

یتیموں کی کفالت سے معاشرے میں ہمدردی، بھائی چارہ اور عدل و انصاف کو فروغ ملتا ہے۔ ایسے بچے جو محرومی کا شکار ہوں، اگر انہیں محبت، تعلیم اور تربیت مل جائے تو وہ معاشرے کے مفید اور باکردار فرد بن سکتے ہیں۔ بصورتِ دیگر یہی محرومی انہیں جرائم اور گمراہی کی طرف دھکیل سکتی ہے۔

یہ تمام فضیلت و وعیدیں تو عام یتیم کے متعلق ہیں، ان کے حقوق کو بار بار بیان کیا گیا ہے، اور پھر اگر یہ یتیم بھی کسی ایسے مجاہد کے بچے ہوں جس نے اپنی کڑکتی جوانی اللہ کے راستے میں قربان کی ہو، اور اپنا جوان گرم لہو اس کے دین کے لیے بہا دیا ہو، اس بات کو جانتے بوجھتے اس نے اس راستے کو اختیار کیا کہ اس راستے میں اس بات کا قوی امکان تھا کہ اس کے بچے یتیم ہو جائیں لیکن اس نے پھر بھی رب کی رضا کی خاطر اس اندیشے کو دل میں لائے بغیر اسی راستے کو اختیار کیا اور اپنی جان رب کی رضا اس کے دین اور امت مسلمہ پر قربان کر دی، تو خود سوچیں کہ ایسے مجاہد کے یتیم بچوں کے ہم پر امت مسلمہ پر کتنے حقوق ہونگے، اور ان کا حق ہم پر کس شدت سے متوجہ ہوتا ہے۔

ساتھ میں اس بات کو بھی یاد رکھیں کہ ہمارا وہ مجاہد ساتھی جو کل کو ہمارے ساتھ تھا آج شہید ہو چکا ہم ہر مجلس میں جس کے تذکرے پر فخر کرتے ہیں، اور اس بات کی امید رکھتے ہیں کہ کل کو وہ روز محشر رب تعالی کے سامنے سفارش کر کے ہمیں جنت لے جائے، ان شاء اللہ وہ ضرور لے جائے گا، تو کیا خیال ہے اس کے یتیم بچوں اور اہل خانہ کی نگہبانی اپنی قدرت و استعداد کے مطابق ہمارے ذمہ نہیں ہے؟ یہ بات بار بار سوچتے رہا کریں۔

اصلا تو ایسے مبارک شہداء کے اہل خانہ و یتیموں کی دادرسی ہر مسلمان پر فرض ہے، خاص طور پر رمضان المبارک کے خاص لمحات میں جہاد پاکستان کے مبارک شہداء کے اہل خانہ کی داد رسی کریں اور اس کام کے لیے تحریک طالبان پاکستان کے رسمی ادارے فلاح و بہبود کے مدد و معاون بنیں۔

جزاکم اللہ خیرا واحسن الجزاء

اللہ تعالیٰ ہمیں یتیموں کا سہارا بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا: ”اور جہاں تک ممکن ہو (ان کے مقابلے کے لیے) قوت تیار رکھو۔“ سن لو! بے شک قوت سے مقصود تیر اندازی ہے، خبردار! قوت سے مقصود تیر اندازی ہے، سن لو! قوت سے مراد تیر اندازی ہے۔“ (مشکوٰۃ المصابیح)

جمع وترتیب: محمد نعیم

ماخذ: الرحیق المختوم

رمضان المبارک میں ہونے والا تاریخی اور فیصلہ کن غزوہ

غزوہ کا سبب:

غزوۂ عشیرہ کے ذکر میں ہم بتا چکے ہیں کہ قریش کا ایک قافلہ مکہ سے شام جاتے ہوئے نبی ﷺ کی گرفت سے بچ نکلا تھا۔ یہی قافلہ جب شام سے پلٹ کر مکہ واپس آنے والا تھا تو نبی ﷺ نے طلحہ بن عبید اللہؓ اور سعید بن زیدؓ کو اس کے حالات کا پتا لگانے کے لیے شمال کی جانب روانہ فرمایا۔ یہ دونوں صحابی مقامِ حوراء تک تشریف لے گئے اور وہیں ٹھہرے رہے۔ جب ابو سفیان قافلہ لے کر وہاں سے گزرا تو یہ نہایت تیز رفتاری سے مدینہ پلٹے اور رسول اللہ ﷺ کو اس کی اطلاع دی۔

اس قافلے میں اہل مکہ کی بڑی دولت تھی، یعنی ایک ہزار اونٹ تھے جن پر کم از کم پچاس ہزار دینار (دو سو ساڑھے باسٹھ کلو سونے) مالیت کا ساز و سامان موجود تھا اور اس کی حفاظت کے لیے صرف چالیس آدمی تھے۔

اہل مدینہ کے لیے یہ بڑا بہترین موقع تھا جبکہ اہل مکہ کے لیے اس مالِ فراواں سے محرومی بڑی زبردست فوجی، سیاسی اور اقتصادی مار کی حیثیت رکھتی تھی اس لیے رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کے اندر اعلان فرمایا کہ یہ قریش کا قافلہ مال و دولت لیے چلا آرہا ہے اس کے لیے نکل پڑو۔ ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بطور غنیمت تمہارے حوالے کر دے۔

لیکن آپ ﷺ نے کسی پر بھی روانگی کو ضروری قرار نہیں دیا بلکہ اسے محض لوگوں کی رغبت پر چھوڑ دیا کیونکہ اس اعلان کے وقت یہ توقع نہیں تھی کہ قافلے کے بجائے لشکر قریش کے ساتھ میدانِ بدر میں ایک نہایت پُر زور ٹکر ہو جائے گی اور یہی وجہ ہے کہ بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مدینہ ہی میں رہ گئے۔ ان کا خیال تھا کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ سفر آپ کی گزشتہ عام فوجی مہمات سے مختلف نہ ہو گا۔ اور اسی لیے اس غزوے میں شریک نہ ہونے والوں سے کوئی بازپرس نہیں کی گئی۔

اسلامی لشکر کی تعداد اور کمان کی تقسیم:

رسول اللہ ﷺ روانگی کے لیے تیار ہوئے تو آپ کے ہمراہ کچھ اُوپر تین سو افراد تھے۔ (یعنی ۳۱۳ یا ۳۱۴ یا ۳۱۷) جن میں سے ۸۲ یا ۸۳ یا ۸۶ مہاجر تھے اور بقیہ انصار۔ پھر انصار میں سے ۶۱ اَوس سے تھے اور ۱۷۰ قبیلہ خزرج سے۔ اس لشکر نے غزوے کا نہ کوئی خاص اہتمام کیا تھا نہ مکمل تیاری۔ چنانچہ پورے لشکر میں صرف دو گھوڑے تھے (ایک حضرت زُبیرؓ بن عوام کا اور دوسرا حضرت مقدادؓ بن اسود کندی کا) اور ستر اونٹ، جن میں سے ہر اونٹ پر دو یا تین آدمی باری باری سوار ہوتے تھے۔ ایک اونٹ رسول اللہ ﷺ، حضرت علیؓ اور حضرت مرثد بن ابی مرثد غنویؓ کے حصے میں آیا تھا جن پر تینوں حضرات باری باری سوار ہوتے تھے۔

مدینہ کا انتظام اور نماز کی امامت پہلے پہل حضرت ابن اُمِّ

مکتومؓ کو سونپی گئی، لیکن جب نبی ﷺ مقام رَوحاء تک پہنچے تو آپ ﷺ نے حضرت ابو لبابہ بن عبد المنذرؓ کو مدینہ کا منتظم بنا کر واپس بھیج دیا، لشکر کی تنظیم اس طرح کی گئی کہ ایک جیش مہاجرین کا بنایا گیا اور ایک انصار کا۔ مہاجرین کا عَلَم حضرت علی بن ابی طالبؓ کو دیا گیا اور انصار کا عَلَم حضرت سعدؓ بن معاذ کو۔ اور جنرل کمان کا پرچم جس کا رنگ سفید تھا حضرت مصعب بن عمیر عبدریؓ کو دیا گیا۔ میمنہ کے افسر حضرت زُبیر بن عوامؓ مقرر کیے گئے اور مَیْسَرہ کے افسر حضرت مقداد بن اسودؓ اور جیسا کہ ہم بتا چکے ہیں، پورے لشکر میں صرف یہی دونوں بزرگ شہسوار تھے۔ ساقہ کی کمان حضرت قیسؓ بن ابی صَعْصَعہ کے حوالے کی گئی اور سپہ سالارِ اعلیٰ کی حیثیت سے جنرل کمان رسول اللہ ﷺ نے خود سنبھالی۔

بدر کی جانب اسلامی لشکر کی روانگی:

رسول اللہ ﷺ اس نامکمل لشکر کو لے کر روانہ ہوئے تو مدینہ کے دہانے سے نکل کر مکہ جانے والی شاہراہ عام پر چلتے ہوئے بئر روحاء تک تشریف لے گئے۔ پھر وہاں سے آگے بڑھے تو مکہ کا راستہ بائیں جانب چھوڑ دیا اور داہنے جانب کترا کر چلتے ہوئے نازیہ پہنچے (منزل مقصود بدر تھی) پھر نازیہ کے ایک گوشے سے گزر کر وادی رحقان پار کی۔ یہ نازیہ اور درہ صفراء کے درمیان ایک وادی ہے۔ اس وادی کے درہ صفراء سے گزرے۔ پھر درہ سے اتر کر وادی صفراء کے قریب جا پہنچے اور وہاں سے قبیلہ جہینہ کے دو آدمیوں، یعنی بسیس بن عمر اور عدی بن ابی الزغباء کو قافلے کے حالات کا پتا لگانے کے لیے بدر روانہ فرمایا۔

بدر کا انتخاب کیوں کیا؟

رسول اللہ ﷺ کی منزل مقصود مقام بدر تھا کیونکہ ابوسفیان کا قافلہ جس کاروانی شاہراہ سے آ رہا تھا وہ مقام بدر سے گزرتی تھی اور دستور تھا کہ قافلے یہاں پہنچ کر پڑاؤ ڈالتے تھے اور یہ مقام بدر کوئی ایک میل لمبا اور اس سے کچھ کم چوڑا ایک میدان ہے۔ جو ہر طرف بلند و بالا اور ناقابل عبور پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے۔ آنے جانے کے لیے ان پہاڑوں کے درمیان صرف تین یا چار راستے ہیں۔ آپ ﷺ کا پلان غالباً یہ تھا کہ قافلہ یہاں اتر پڑے۔ اس کے بعد ان راستوں کو بند کر کے اسے گھیر لیا جائے۔ اس صورت میں کوئی آدمی یا کوئی اونٹ بچ کر جا نہیں سکتا تھا۔ غالباً اسی لیے آپ ﷺ دھیمی رفتار سے اور بدر کے رخ سے قدرے ہٹ کر جا رہے تھے۔

مکہ میں خطرے کا اعلان:

دوسری طرف قافلے کی صورت حال یہ تھی کہ ابوسفیان جو اس کا نگہبان تھا، حد درجہ محتاط تھا۔ اسے معلوم تھا کہ مکہ کا راستہ خطروں سے پُر ہے، اس لیے وہ حالات کا مسلسل پتا لگاتا رہتا تھا اور جن قافلوں سے ملاقات ہوتی تھی ان سے کیفیت دریافت کرتا رہتا تھا، چنانچہ اس کا جلد ہی یہ اندیشہ قوی ہو گیا کہ محمد ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قافلے پر حملے کی دعوت دے دی ہے، لہٰذا اس نے فوراً ضمضم بن عمرو غفاری کو اجرت دے کر مکہ بھیجا کہ وہاں جا کر قافلے کی حفاظت کے لیے قریش میں نفیرِ عام کی صدا لگائے۔ ضمضم نہایت تیز رفتاری سے مکہ آیا اور عرب دستور کے مطابق اپنے اونٹ کی ناک چیری، کجاوہ الٹا، کرتا پھاڑا اور وادی مکہ میں اسی اونٹ پر کھڑے ہو کر آواز لگائی: ”اے جماعت قریش! قافلہ... قافلہ... تمہارا مال جو ابو سفیان کے ہمراہ ہے اس پر محمد (ﷺ) اور اس کے ساتھی دھاوا بولنے جا رہے ہیں۔ مجھے یقین نہیں کہ تم اسے پا سکو گے۔

مدد... مدد...“

جنگ کے لیے اہل مکہ کی تیاری:

یہ آواز سن کر لوگ ہر طرف سے دوڑ پڑے۔ کہنے لگے: محمد اور اس کے ساتھی سمجھتے ہیں کہ یہ قافلہ بھی ابن حضرمی کے قافلے جیسا ہے؟ جی نہیں! ہرگز نہیں۔ اللہ کی قسم! انہیں پتا چل جائے گا کہ ہمارا معاملہ کچھ اور ہے۔ چنانچہ سارے مکہ میں دو ہی طرح کے لوگ تھے یا تو آدمی خود جنگ کے لیے نکل رہا تھا یا اپنی جگہ کسی اور کو بھیج رہا تھا اور اس طرح گویا سبھی نکل پڑے۔ خصوصاً معززین مکہ میں سے کوئی بھی پیچھے نہ رہا۔ صرف ابولہب نے اپنی جگہ ایک قرضدار کو بھیجا۔ گرد و پیش کے قبائل عرب کو بھی قریش نے بھرتی کیا اور خود قریشی قبائل میں سے سوائے بنو عدی کے کوئی بھی پیچھے نہ رہا، البتہ بنو عدی کے کسی بھی آدمی نے اس جنگ میں شرکت نہ کی۔

مکی لشکر کی تعداد:

ابتدا میں مکی لشکر کی تعداد تیرہ سو تھی جن کے پاس ایک سو گھوڑے اور چھ سو زرہیں تھیں۔ اونٹ کثرت سے تھے جن کی ٹھیک ٹھیک تعداد معلوم نہ ہو سکی۔ لشکر کا سپہ سالار ابوجہل بن ہشام تھا۔ قریش کے نو معزز آدمی اس کی رسد کے ذمے دار تھے۔ ایک دن نو اور ایک دن دس اونٹ ذبح کیے جاتے تھے۔

قبائل بنو بکر کا مسئلہ:

جب مکی لشکر روانگی کے لیے تیار ہو گیا تو قریش کو یاد آیا کہ قبائل بنو بکر سے ان کی دشمنی اور جنگ چل رہی ہے، اس لیے انہیں خطرہ محسوس ہوا کہ کہیں یہ قبائل پیچھے سے حملہ نہ کر دیں اور اس طرح وہ دشمنوں کے بیچ میں نہ گھر جائیں۔ قریب تھا کہ یہ خیال قریش کو ان کے ارادۂ جنگ سے روک دے، لیکن عین اسی وقت ابلیس لعین بنو کنانہ کے سردار سراقہ بن مالک بن جعشم مدلجی کی شکل میں نمودار ہوا اور بولا: ”میں بھی تمہارا رفیق کار ہوں اور اس بات کی ضمانت دیتا ہوں کہ بنو کنانہ تمہارے پیچھے کوئی ناگوار کام نہ کریں گے۔“

جیش مکہ کی روانگی:

اس ضمانت کے بعد اہلِ مکہ اپنے گھروں سے نکل پڑے اور جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے: ”اِتراتے ہوئے، لوگوں کو اپنی شان دکھاتے ہوئے، اور اللہ کی راہ سے روکتے ہوئے“ مدینہ کی جانب روانہ ہوئے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ”اپنی دھار اور ہتھیار لے کر، اللہ سے خار کھاتے ہوئے اور اس کے رسول ﷺ سے خار کھاتے ہوئے، جوشِ انتقام سے چور اور جذبۂ حمیت و غضب سے مخمور، اس پر کچکچائے ہوئے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہؓ نے اہل مکہ کے قافلوں پر آنکھ اٹھانے کی جرأت کیسے کی؟“ بہر حال یہ لوگ نہایت تیز رفتاری سے شمال کے رخ پر بدر کی جانب چلے جا رہے تھے کہ وادی عسفان اور قدید سے گزر کر جحفہ پہنچے تو ابوسفیان کا ایک نیا پیغام موصول ہوا جس میں کہا گیا تھا کہ آپ لوگ اپنے قافلے، اپنے آدمیوں اور اپنے اموال کی حفاظت کی غرض سے نکلے ہیں اور چونکہ اللہ نے ان سب کو بچا لیا ہے، لہٰذا اب واپس چلے جائیے۔

قافلہ بچ نکلا:

ابوسفیان کے بچ نکلنے کی تفصیل یہ ہے کہ وہ شام سے کاروانی شاہراہ پر چلا تو آ رہا تھا لیکن مسلسل چوکنا اور بیدار تھا۔ اس نے اپنی فراہمیٔ اطلاعات کی کوششیں بھی دوچند کر رکھی تھیں۔ جب وہ بدر کے قریب پہنچا تو خود قافلے سے آگے جا کر مجدی

بن عمرو سے ملاقات کی اور اس سے لشکر مدینہ کی بابت دریافت کیا۔ مجدی نے کہا: "میں نے کوئی خلافِ معمول آدمی تو نہیں دیکھا البتہ دو سوار دیکھے جنہوں نے ٹیلے کے پاس اپنے جانور بٹھائے۔ پھر اپنے مشکیزے میں پانی بھر کر چلے گئے۔" ابو سفیان لپک کر وہاں پہنچا اور ان کے اونٹ کی مینگنیاں اُٹھا کر توڑیں تو اس میں کھجور کی گٹھلی بر آمد ہوئی۔ ابو سفیان نے کہا: اللہ کی قسم! یہ یثرب کا چارہ ہے۔ اس کے بعد وہ تیزی سے قافلے کی طرف پلٹا اور اسے مغرب کی طرف موڑ کر اس کا رخ ساحل کی طرف کر دیا اور بدر سے گزرنے والی کاروانی شاہراہ کو بائیں ہاتھ چھوڑ دیا۔ اس طرح قافلے کو مدنی لشکر کے قبضے میں جانے سے بچا لیا اور فوراً ہی مکی لشکر کو اپنے بچ نکلنے کی اطلاع دیتے ہوئے اسے واپس جانے کا پیغام دیا جو اسے جحفہ میں موصول ہوا۔

مکی لشکر کا ارادہ واپسی اور باہمی پھوٹ:

یہ پیغام سن کر مکی لشکر نے چاہا کہ واپس چلا جائے لیکن قریش کا طاغوت اکبر ابو جہل کھڑا ہو گیا اور نہایت کبر و غرور سے بولا: "اللہ کی قسم! ہم واپس نہ ہوں گے یہاں تک کہ بدر جا کر وہاں تین روز قیام کریں گے اور اس دوران اونٹ ذبح کریں گے۔ لوگوں کو کھانا کھلائیں گے اور شراب پلائیں گے۔ لونڈیاں ہمارے لیے گانے گائیں گی اور سارا عرب ہمارا اور ہمارے سفر و اجتماع کا حال سنے گا اور اس طرح ہمیشہ کے لیے ان پر ہماری دھاک بیٹھ جائے گی۔"

لیکن ابو جہل کے علی الرغم اخنس بن شُریق نے یہی مشورہ دیا کہ واپس چلے چلو مگر لوگوں نے اس کی بات نہ مانی اس لیے وہ بنو زہرہ کے لوگوں کو ساتھ لے کر واپس ہو گیا کیونکہ وہ بنو زہرہ کا حلیف اور اس لشکر میں ان کا سردار تھا۔ بنو زہرہ کی کل تعداد کوئی تین سو تھی۔ ان کا کوئی بھی آدمی جنگ بدر میں حاضر نہ ہوا۔ بعد میں بنو زہرہ اخنس بن شریق کی رائے پر حد درجہ شاداں و فرحاں تھے اور ان کے اندر اس کی تعظیم و اطاعت ہمیشہ برقرار رہی۔

بنو زہرہ کے علاوہ بنو ہاشم نے بھی چاہا کہ واپس چلے جائیں لیکن ابو جہل نے بڑی سختی کی اور کہا کہ جب تک ہم واپس نہ ہوں یہ گروہ ہم سے الگ نہ ہونے پائے۔

غرض لشکر نے اپنا سفر جاری رکھا۔ بنو زہرہ کی واپسی کے بعد اب اس کی تعداد ایک ہزار رہ گئی تھی اور اس کا رخ بدر کی جانب تھا۔ بدر کے قریب پہنچ کر اس نے ایک ٹیلے کے پیچھے پڑاؤ ڈالا۔ یہ ٹیلہ وادی کے حدود پر جنوبی دہانے کے پاس واقع ہے۔

اسلامی لشکر کے لیے حالات کی نزاکت:

ادھر مدینہ کے ذرائع اطلاعات نے رسول اللہ ﷺ کو جبکہ ابھی آپ ﷺ راستے ہی میں تھے اور وادی ذفران سے گزر رہے تھے قافلے اور لشکر دونوں کے متعلق اطلاعات فراہم کیں۔ آپ ﷺ نے ان اطلاعات کا گہرائی سے جائزہ لینے کے بعد یقین کر لیا کہ اب ایک خون ریز ٹکراؤ کا وقت آ گیا ہے اور ایک ایسا اقدام ناگزیر ہے جو شجاعت و بسالت اور جرأت و جسارت پر مبنی ہو۔ کیونکہ یہ بات قطعی تھی کہ اگر مکی لشکر کو اس علاقے میں یوں ہی دندناتا ہوا پھرنے دیا جاتا تو اس سے قریش کی فوجی ساکھ کو بڑی قوت پہنچ جاتی اور ان کی سیاسی بالادستی کا دائرہ دور تک پھیل جاتا۔ مسلمانوں کی آواز دب کر کمزور ہو جاتی اور اس کے بعد اسلامی دعوت کو ایک بے روح ڈھانچہ سمجھ کر اس علاقے کا ہر کس و ناکس، جو اپنے سینے میں

اسلام کے خلاف کینہ و عداوت رکھتا تھا شر پر آمادہ ہو جاتا۔

پھر ان سب باتوں کے علاوہ آخر اس کی کیا ضمانت تھی کہ مکی لشکر مدینہ کی جانب پیش قدمی نہیں کرے گا اور اس معرکہ کو مدینہ کی چہار دیواری تک منتقل کر کے مسلمانوں کو ان کے گھروں میں گھس کر تباہ کرنے کی جرأت اور کوشش نہیں کرے گا؟ جی ہاں! اگر مدنی لشکر کی جانب سے ذرا بھی گریز کیا جاتا تو یہ سب کچھ ممکن تھا اور اگر ایسا نہ بھی ہوتا تو مسلمانوں کی ہیبت و شہرت پر تو بہر حال اس کا نہایت بُرا اثر پڑتا۔

مجلس شوریٰ کا اجتماع:

حالات کی اس اچانک اور پُر خطر تبدیلی کے پیش نظر رسول اللہ ﷺ نے ایک اعلیٰ فوجی مجلس شوریٰ منعقد کی۔ جس میں درپیش صورتِ حال کا تذکرہ فرمایا اور کمانڈروں اور عام فوجیوں سے تبادلہ خیالات کیا۔ اس موقع پر ایک گروہ خون ریز ٹکراؤ کا نام سن کر کانپ اٹھا اور اس کا دل لرزنے اور دھڑکنے لگا۔ اسی گروہ کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِن بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَارِهُونَ ﴿٥﴾ يُجَادِلُونَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَأَنَّمَا يُسَاقُونَ إِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنظُرُونَ ﴿٦﴾

(الانفال)

”جیسا کہ تجھے تیرے رب نے تیرے گھر سے حق کے ساتھ نکالا اور مومنین کا ایک گروہ ناگوار سمجھ رہا تھا۔ وہ تجھ سے حق کے بارے میں اس کے واضح ہو چکنے کے بعد جھگڑ رہے تھے گویا وہ آنکھوں دیکھتے موت کی طرف ہانکے جا رہے ہیں۔“

لیکن جہاں تک قائدین لشکر کا تعلق ہے تو حضرت ابو بکرؓ اُٹھے اور نہایت اچھی بات کہی۔ پھر عمر بن خطابؓ اٹھے اور اُنہوں نے بھی نہایت عمدہ بات کہی۔ پھر حضرت مقداد بن عمروؓ اٹھے اور عرض پرداز ہوئے: ”اے اللہ کے رسول! (ﷺ) اللہ نے آپ کو جو راہ دکھلائی ہے اس پر رواں دواں رہیے ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ اللہ کی قسم! ہم آپ سے وہ بات نہیں کہیں گے جو بنو اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے کہی تھی کہ:

فَاذْهَبْ أَنتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ

(المائدہ ۲۴)

ترجمہ: تم اور تمہارا رب جاؤ اور لڑو ہم یہیں بیٹھے ہیں۔

بلکہ ہم کہیں گے کہ آپ ﷺ اور آپ کے پروردگار چلیں اور لڑیں اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ ساتھ لڑیں گے۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! اگر آپ ﷺ ہم کو برکِ غماد تک لے چلیں تو ہم راستے والوں سے لڑتے بھڑتے آپ ﷺ کے ساتھ وہاں بھی چلیں گے۔“

رسول اللہ ﷺ نے ان کے حق میں کلمہ خیر ارشاد فرمایا اور دعا دی۔

یہ تینوں کمانڈر مہاجرین سے تھے جن کی تعداد لشکر میں کم تھی۔ رسول اللہ ﷺ کی خواہش تھی کہ انصار کی رائے معلوم کریں کیونکہ وہی لشکر میں اکثریت رکھتے تھے اور معرکے کا اصل بوجھ انہیں کے شانوں پر پڑنے والا تھا۔ دراں حالیکہ بیعت عقبہ کی رُو سے ان پر لازم نہ تھا کہ مدینہ سے باہر نکل کر جنگ کریں اس لیے آپ ﷺ نے مذکورہ تینوں حضرات کی باتیں سننے کے بعد پھر فرمایا: ”لوگو! مجھے مشورہ دو۔“ مقصود انصار تھے اور یہ بات انصار کے کمانڈر اور علمبردار حضرت سعدؓ بن معاذؓ نے بھانپ لی، چنانچہ انہوں نے عرض کیا کہ واللہ! ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اے اللہ کے رسول!

آپ کا رُوئے سخن ہماری طرف ہے۔ آپ نے فرمایا: ہاں!

انہوں نے کہا: ”ہم تو آپ ﷺ پر ایمان لائے ہیں، آپ ﷺ کی تصدیق کی ہے اور یہ گواہی دی ہے کہ آپ جو کچھ لے کر آئے ہیں سب حق ہے اور اس پر ہم نے آپ ﷺ کو اپنی سمع و طاعت کا عہد و میثاق دیا ہے، لہٰذا اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ کا جو ارادہ ہے اس کے لیے پیش قدمی فرمائیے۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اگر آپ ﷺ ہمیں ساتھ لے کر اس سمندر میں کودنا چاہیں تو ہم اس میں بھی آپ کے ساتھ کود پڑیں گے۔ ہمارا ایک آدمی بھی پیچھے نہ رہے گا۔ ہمیں قطعاً کوئی ہچکچاہٹ نہیں کہ کل آپ ﷺ ہمارے دشمن سے ٹکرا جائیں۔ ہم جنگ میں پامرد اور لڑنے میں جوانمرد ہیں اور ممکن ہے اللہ آپ ﷺ کو ہمارا وہ جوہر دکھلائے جس سے آپ ﷺ کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں، پس آپ ﷺ ہمیں ہمراہ لے کر چلیں، اللہ برکت دے۔“

ایک روایت میں یوں ہے کہ حضرت سعدؓ بن معاذ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ غالباً آپ ﷺ کو اندیشہ ہے کہ انصار اپنا یہ فرض سمجھتے ہیں کہ وہ آپ ﷺ کی مدد محض اپنے دیار میں کریں اس لیے میں انصار کی طرف سے بول رہا ہوں اور ان کی طرف سے جواب دے رہا ہوں۔ عرض ہے کہ آپ ﷺ جہاں چاہیں تشریف لے چلیں، جس سے چاہیں تعلق استوار کریں اور جس سے چاہیں تعلق کاٹ لیں۔ ہمارے مال میں سے جو چاہیں لے لیں اور جو چاہیں دے دیں اور جو آپ ﷺ لے لیں گے وہ ہمارے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہو گا جسے آپ ﷺ چھوڑ دیں گے اور اس معاملے میں آپ ﷺ کا جو بھی فیصلہ ہو گا ہمارا فیصلہ بہرحال اس کے تابع ہو گا۔ اللہ کی قسم! اگر آپ ﷺ پیش قدمی کرتے ہوئے برکِ غماد تک جائیں تو ہم بھی آپ کے ساتھ ساتھ چلیں گے اور اگر آپ ہمیں لے کر سمندر میں کودنا چاہیں تو ہم اس میں بھی کود جائیں گے۔

حضرت سعدؓ کی یہ بات سن کر رسول اللہ ﷺ پر خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ آپ ﷺ پر نشاط طاری ہو گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”چلو اور خوشی خوشی چلو۔ اللہ نے مجھ سے دو گروہوں میں سے ایک کا وعدہ فرمایا ہے۔ واللہ! اس وقت گویا میں قوم کی قتل گاہیں دیکھ رہا ہوں۔“

اسلامی لشکر کا بقیہ سفر:

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ ذفران سے آگے بڑھے اور چند پہاڑی موڑ سے گزر کر جنہیں اصافر کہا جاتا ہے دیت نامی ایک آبادی میں اترے۔ اور حنان نامی پہاڑ نما تودے کو دائیں ہاتھ چھوڑ دیا۔ اور اس کے بعد بدر کے قریب نزول فرمایا۔

جاسوسی کا اقدام:

یہاں پہنچ کر رسول اللہ ﷺ نے اپنے رفیق غار حضرت ابو بکرؓ کو ہمراہ لیا اور خود فراہمی اطلاعات کے لیے نکل پڑے۔ ابھی دور ہی سے مکی لشکر کے کیمپ کا جائزہ لے رہے تھے کہ ایک بوڑھا عرب مل گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے قریش اور محمد ﷺ و اصحابِ محمد کا حال دریافت کیا، دونوں لشکروں کے متعلق پوچھنے کا مقصد یہ تھا کہ آپ ﷺ کی شخصیت پر پردہ پڑا رہے۔ لیکن بڈھے نے کہا: ”جب تک تم لوگ یہ نہیں بتاؤ گے کہ تمہارا تعلق کس قوم سے ہے میں بھی کچھ نہیں بتاؤں گا۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم ہمیں بتا دو گے تو ہم بھی تمہیں بتا دیں گے۔ اس نے کہا: اچھا تو یہ اس کے بدلے

ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! اس نے کہا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ محمد ﷺ اور ان کے ساتھی فلاں روز نکلے ہیں۔ اگر مجھے بتانے والے نے صحیح بتایا ہے تو آج وہ لوگ فلاں جگہ ہوں گے۔ اور ٹھیک اس جگہ کی نشاندہی کی جہاں اس وقت مدینہ کا لشکر تھا اور مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ قریش فلاں دن نکلے ہیں۔ اگر خبر دینے والے نے صحیح خبر دی ہے تو وہ آج فلاں جگہ ہوں گے۔ اور ٹھیک اس جگہ کا نام لیا جہاں اس وقت مکہ کا لشکر تھا۔

جب بڈھا اپنی بات کہہ چکا تو بولا: اچھا اب یہ بتاؤ کہ تم دونوں کس سے ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم لوگ پانی سے ہیں اور یہ کہہ کر واپس چل پڑے۔ بڈھا بکتا رہا۔ ”پانی سے ہیں“ کیا؟ کیا عراق کے پانی سے ہیں؟

لشکر مکہ کے بارے میں اہم معلومات کا حصول:

اسی روز شام کو آپ ﷺ نے دشمن کے حالات کا پتا لگانے کے لیے نئے سرے سے جاسوسی دستہ روانہ فرمایا۔ اس کارروائی کے لیے مہاجرین کے تین قائد علی بن ابی طالب، زُبیر بن عوام اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم صحابہ کرام کی ایک جماعت کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ یہ لوگ سیدھے بدر کے چشمے پر پہنچے۔ وہاں دو غلام مکی لشکر کے لیے پانی بھر رہے تھے۔ انہیں گرفتار کر لیا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر کیا۔ اس وقت آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان دونوں سے حالات دریافت کیے۔ انہوں نے کہا: ہم قریش کے سقے ہیں، انہوں نے ہمیں پانی بھرنے کے لیے بھیجا ہے قوم کو یہ جواب پسند نہ آیا۔ انہیں توقع تھی کہ یہ دونوں ابو سفیان کے آدمی ہوں گے... کیونکہ ان کے دلوں میں اب بھی بچی کھچی آرزو رہ گئی تھی کہ قافلے پر غلبہ حاصل ہو... چنانچہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان دونوں کی ذرا سخت پٹائی کر دی

اور انہوں نے مجبور ہو کر کہہ دیا کہ ہاں ہم ابو سفیان کے آدمی ہیں۔ اس کے بعد مارنے والوں نے ہاتھ روک لیا۔

رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ناراضی سے فرمایا: جب ان دونوں نے صحیح بات بتائی تو آپ لوگوں نے پٹائی کر دی اور جب جھوٹ کہا تو چھوڑ دیا۔ اللہ کی قسم! ان دونوں نے صحیح کہا تھا کہ یہ قریش کے آدمی ہیں۔

اس کے بعد آپ نے ان دونوں غلاموں سے فرمایا: اچھا! اب مجھے قریش کے متعلق بتاؤ۔ انہوں نے کہا: یہ ٹیلہ جو وادی کے آخری دہانے پر دکھائی دے رہا ہے قریش اسی کے پیچھے ہیں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: لوگ کتنے ہیں؟ انہوں نے کہا: بہت ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تعداد کتنی ہے؟ انہوں نے کہا: ہمیں معلوم نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: روزانہ کتنے اُونٹ ذبح کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا: ایک دن نو اور ایک دن دس۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تب لوگوں کی تعداد نو سو اور ایک ہزار کے درمیان ہے۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا: ان کے اندر معززین قریش میں سے کون کون ہیں؟ انہوں نے کہا: ربیعہ کے دونوں صاحبزادے عتبہ اور شیبہ اور ابو البختری بن ہشام، حکیم بن حزام، نوفل بن خُوَیلد، حارث بن عامر، طعیمہ بن عدی، نضر بن حارث، زمعہ بن اسود، ابو جہل بن ہشام، اُمیہ بن خلف اور مزید کچھ لوگوں کے نام گنوائے۔ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ”مکہ نے اپنے جگر کے ٹکڑوں کو تمہارے پاس لا کر ڈال دیا ہے۔“

بارانِ رحمت کا نزول:

اللہ عزوجل نے اسی رات ایک بارش نازل فرمائی جو مشرکین پر موسلا دھار برسی۔ اور ان کی پیش قدمی میں رکاوٹ بن گئی

لیکن مسلمانوں پر پھوار بن کر برسی۔ اور انہیں پاک کر دیا، شیطان کی گندگی (بزدلی) دور کر دی اور زمین کو ہموار کر دیا۔ اس کی وجہ سے ریت میں سختی آگئی اور قدم ٹکنے کے لائق ہو گئے۔ قیام خوشگوار ہو گیا اور دل مضبوط ہو گئے۔

اہم فوجی مراکز کی طرف اسلامی لشکر کی سبقت:

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اپنے لشکر کو حرکت دی تاکہ مشرکین سے پہلے بدر کے چشمے پر پہنچ جائیں اور اس پر مشرکین کو مُسلط نہ ہونے دیں۔ چنانچہ عشاء کے وقت آپ ﷺ نے بدر کے قریب ترین چشمے پر خیمہ زن ہوئے۔ اس موقعے پر حضرت حباب بن منذرؓ نے ایک ماہر فوجی کی حیثیت سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ! (ﷺ) کیا اس مقام پر آپ اللہ کے حکم سے نازل ہوئے ہیں کہ ہمارے لیے اس سے آگے پیچھے ہٹنے کی گنجائش نہیں یا آپ نے اسے محض ایک جنگی حکمتِ عملی کے طور پر اختیار فرمایا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ محض جنگی حکمتِ عملی کے طور پر ہے۔ انہوں نے کہا: "یہ مناسب جگہ نہیں ہے۔ آپ ﷺ آگے تشریف لے چلیں اور قریش کے سب سے قریب جو چشمہ ہو اس پر پڑاؤ ڈالیں۔ پھر ہم بقیہ چشمے پاٹ دیں گے اور اپنے چشمے پر حوض بنا کر پانی بھر لیں گے، اس کے بعد ہم قریش سے جنگ کریں گے تو ہم پانی پیتے رہیں گے اور انہیں پانی نہ ملے گا۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم نے بہت ٹھیک مشورہ دیا۔" اس کے بعد آپ ﷺ لشکر سمیت اُٹھے اور کوئی آدھی رات گئے دشمن کے سب سے قریب ترین چشمے پر پہنچ کر پڑاؤ ڈال دیا۔ پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حوض بنایا اور باقی تمام چشموں کو بند کر دیا۔

مرکز قیادت:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چشمے پر پڑاؤ ڈال چکے تو حضرت سعد بن معاذؓ نے یہ تجویز پیش کی کہ کیوں نہ مسلمان آپ ﷺ کے لیے ایک مرکزِ قیادت تعمیر کر دیں تاکہ خدانخواستہ فتح کے بجائے شکست سے دوچار ہونا پڑ جائے یا کسی اور ہنگامی حالت سے سابقہ پیش آجائے تو اس کے لیے آپ پہلے ہی سے مستعد رہیں، چنانچہ انہوں نے عرض کیا:

"اے اللہ کے نبی ﷺ! کیوں نہ ہم آپ ﷺ کے لیے ایک چھپر تعمیر کر دیں جس میں آپ ﷺ تشریف رکھیں گے اور ہم آپ ﷺ کے پاس آپ ﷺ کی سواریاں بھی مہیا رکھیں گے۔ اس کے بعد دشمن سے ٹکر لیں گے۔ اگر اللہ نے ہمیں عزت بخشی اور دشمن پر غلبہ فرمایا تو یہ وہ چیز ہوگی جو ہمیں پسند ہے، اور اگر دوسری صورت پیش آگئی تو آپ ﷺ سوار ہو کر ہماری قوم کے ان لوگوں کے پاس جا رہیں گے جو پیچھے رہ گئے ہیں۔

درحقیقت آپ ﷺ کے پیچھے اے اللہ کے نبی ﷺ! ایسے لوگ رہ گئے ہیں کہ ہم آپ ﷺ کی محبت میں ان سے بڑھ کر نہیں۔ اگر انہیں یہ اندازہ ہوتا کہ آپ ﷺ جنگ سے دوچار ہوں گے تو وہ ہرگز پیچھے نہ رہتے۔ اللہ ان کے ذریعے آپ ﷺ کی حفاظت فرمائے گا۔ وہ آپ ﷺ کے خیر خواہ ہوں گے اور آپ ﷺ کے ہمراہ جہاد کریں گے۔"

اس پر رسول اللہ ﷺ نے ان کی تعریف فرمائی اور ان کے لیے دعائے خیر کی، اور مسلمانوں نے میدان جنگ کے شمال مشرق میں ایک اونچے ٹیلے پر چھپر بنایا جہاں سے پورا میدانِ جنگ دکھائی پڑتا تھا۔ آپ ﷺ کے اس مرکزِ قیادت کی نگرانی کے لیے حضرت سعد بن معاذؓ کی کمان میں انصار نوجوانوں کا ایک دستہ منتخب کر دیا گیا۔

لشکر کی ترتیب اور شب گزاری:

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے لشکر کی ترتیب فرمائی (دیکھئے: جامع ترمذی، ابواب الجہاد، باب ماجاء فی الصف والتعبیہ ۲۰۱/۱) اور میدان جنگ میں تشریف لے گئے، وہاں آپ ﷺ اپنے ہاتھ سے اشارہ فرماتے جارہے تھے کہ یہ کل فلاں کی قتل گاہ ہے، ان شاء اللہ، اور یہ کل فلاں کی قتل گاہ ہے، ان شاء اللہ (مسلم عن انس، مشکوٰۃ ۵۴۳/۲) اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے وہیں ایک درخت کی جڑ کے پاس رات گزاری اور مسلمانوں نے بھی پُرسکون نفس اور تابناک اُفق کے ساتھ رات گزاری۔ ان کے دل اعتماد سے پُر تھے اور انہوں نے راحت وسکون سے اپنا حصہ حاصل کیا۔ انہیں یہ توقع تھی کہ صبح اپنی آنکھوں سے اپنے رب کی بشارتیں دیکھیں گے۔

إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ وَيُذْهِبَ عَنكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ (الانفال ۱۱)

"جب اللہ تم پر اپنی طرف سے امن وبے خوفی کے طور پر نیند طاری کر رہا تھا اور تم پر آسمان سے پانی برسا رہا تھا تاکہ تمہیں اس کے ذریعے پاک کر دے اور تم سے شیطان کی گندگی دور کر دے اور تمہارے دل مضبوط کر دے اور تمہارے قدم جما دے۔"

یہ رات جمعہ ۱۷ رمضان ۲ھ کی رات تھی اور آپ اس مہینے کی ۸ یا ۱۲ تاریخ کو مدینہ سے روانہ ہوئے تھے۔

میدانِ جنگ میں مکی لشکر کی آمد اور ان کا باہمی اختلاف:

دوسری طرف قریش نے وادی کے دہانے کے باہر اپنے کیمپ میں رات گزاری اور صبح اپنے تمام دستوں سمیت ٹیلے سے اتر کر بدر کی جانب روانہ ہوئے۔ ایک گروہ رسول اللہ ﷺ کے حوض کی جانب بڑھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "انہیں چھوڑ دو۔" مگر ان میں سے جس نے بھی پانی پیا وہ اس جنگ میں مارا گیا۔ صرف حکیم بن حزام باقی بچا جو بعد میں مسلمان ہوا، اور بہت اچھا مسلمان ہوا۔ اس کا دستور تھا کہ جب بہت پختہ قسم کھانی ہوتی، کہتا:

لا والذی نجانی من یوم بدر

"قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے بدر کے دن سے نجات دی۔"

بہرحال جب قریش مطمئن ہو چکے تو انہوں نے مدنی لشکر کی قوت کا اندازہ لگانے کے لیے عمیر بن وہب جمحی کو روانہ کیا۔ عمیر نے گھوڑے پر سوار ہو کر لشکر کا چکر لگایا، پھر واپس جا کر بولا: "کچھ کم یا کچھ زیادہ تین سو آدمی ہیں، لیکن ذرا ٹھہرو۔ میں دیکھ لوں ان کی کمین گاہ یا کمک تو نہیں؟" اس کے بعد وہ وادی میں گھوڑا دوڑاتا ہوا دور تک نکل گیا لیکن اسے کچھ دکھائی نہ پڑا، چنانچہ اس نے واپس جا کر کہا: "میں نے کچھ پایا تو نہیں لیکن اے قریش کے لوگو! میں نے بلائیں دیکھی ہیں جو موت کو لادے ہوئے ہیں۔ یثرب کے اونٹ اپنے اوپر خالص موت سوار کیے ہوئے ہیں۔ یہ ایسے لوگ ہیں جن کی ساری حفاظت اور ملجا وماویٰ خود ان کی تلواریں ہیں۔ کوئی اور چیز نہیں۔ اللہ کی قسم! میں سمجھتا ہوں کہ ان کا کوئی آدمی تمہارے آدمی کو قتل کیے بغیر قتل نہ ہو گا، اور اگر تمہارے خاص خاص افراد کو انہوں نے مار لیا تو اس کے بعد جینے کا مزہ ہی کیا ہے! اس لیے ذرا اچھی طرح سوچ سمجھ لو۔"

اس موقعے پر ابو جہل کے خلاف، جو معرکہ آرائی پر تُلا ہوا تھا

، ایک اور جھگڑا اٹھ کھڑا ہوا جس میں مطالبہ کیا گیا کہ جنگ کے بغیر مکہ واپس جائیں۔ چنانچہ حکیم بن حزام نے لوگوں کے درمیان دوڑ دھوپ شروع کر دی۔ وہ عُتبہ بن ربیعہ کے پاس آیا اور بولا: ”ابو الولید! آپ قریش کے بڑے آدمی اور واجب الاطاعت سردار ہیں، پھر آپ کیوں نہ ایک اچھا کام کر جائیں جس کے سبب آپ کا ذکر ہمیشہ بھلائی سے ہوتا رہے۔“ عتبہ نے کہا: حکیم! وہ کون سا کام ہے؟ اس نے کہا: ”آپ لوگوں کو واپس لے جائیں اور اپنے حلیف عمرو بن حضرمی کا معاملہ –جو سریہ نخلہ میں مارا گیا تھا– اپنے ذمے لے لیں۔“ عتبہ نے کہا: ”مجھے منظور ہے۔ تم میری طرف سے اس کی ضمانت لو۔ وہ میرا حلیف ہے، اس کی دیت کا بھی ذمے دار ہوں اور اس کا جو مال ضائع ہوا اس کا بھی۔“

اس کے بعد عتبہ نے حکیم بن حزام سے کہا: ”تم حنظلیہ کے پوت کے پاس جاؤ کیونکہ لوگوں کے معاملات کو بگاڑنے اور بھڑکانے کے سلسلے میں مجھے اس کے علاوہ کسی اور سے کوئی اندیشہ نہیں۔“ حنظلیہ کے پوت سے مراد ابو جہل ہے۔ حنظلیہ اس کی ماں تھی۔

اس کے بعد عتبہ بن ربیعہ نے کھڑے ہو کر تقریر کی اور کہا: ”قریش کے لوگو! تم لوگ محمد ﷺ اور ان کے ساتھیوں سے لڑ کر کوئی کارنامہ انجام نہ دو گے۔ اللہ کی قسم! اگر تم نے انہیں مار لیا تو صرف ایسے ہی چہرے دکھائی پڑیں گے جنہیں دیکھنا پسند نہ ہو گا، کیونکہ آدمی نے اپنے چچیرے بھائی کو یا خالہ زاد بھائی کو یا اپنے ہی کنبے قبیلے کے کسی آدمی کو قتل کیا ہو گا۔ اس لیے چلے چلو اور محمد (ﷺ) اور سارے عرب سے کنارہ کش ہو رہو۔ اگر عرب نے انہیں مار لیا تو یہ وہی چیز ہو گی جسے تم چاہتے ہو، اور اگر دوسری صورت پیش آئی تو محمد (ﷺ) تمہیں اس حالت میں پائیں گے کہ تم نے جو سلوک ان سے کرنا چاہا تھا اسے کیا نہ تھا۔“

ادھر حکیم بن حزام ابو جہل کے پاس پہنچا تو ابو جہل اپنی زِرہ درست کر رہا تھا۔ حکیم نے کہا کہ اے ابو الحکم! مجھے عتبہ نے تمہارے پاس یہ اور یہ پیغام دے کر بھیجا ہے۔ ابو جہل نے کہا: ”اللہ کی قسم! محمد (ﷺ) اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر عتبہ کا سینہ سوج آیا ہے، نہیں ہرگز نہیں۔ واللہ! ہم واپس نہ ہوں گے یہاں تک کہ اللہ ہمارے اور محمد (ﷺ) کے درمیان فیصلہ فرما دے۔ عتبہ نے جو کچھ کہا ہے محض اس لیے کہا ہے کہ وہ محمد (ﷺ) اور اس کے ساتھیوں کو اونٹ خور سمجھتا ہے اور خود عتبہ کا بیٹا بھی انہیں کے درمیان ہے اس لیے وہ تمہیں ان سے ڈراتا ہے۔“

عتبہ کے صاحبزادے ابو حذیفہ قدیم الاسلام تھے اور ہجرت کر کے مدینہ تشریف لا چکے تھے۔ عتبہ کو پتا چلا کہ ابو جہل کہتا ہے۔ ”اللہ کی قسم عتبہ کا سینہ سوج آیا ہے۔“ تو بولا: اس سرین پر خوشبو لگا کر بزدلی کا مظاہرہ کرنے والے کو بہت جلد معلوم ہو جائے گا کہ کس کا سینہ سوج آیا ہے میرا یا اس کا؟ ادھر ابو جہل نے اس خوف سے کہ کہیں یہ معارضہ طاقتور نہ ہو جائے، اس گفتگو کے بعد جھٹ عامر بن حضرمی کو –جو سریہ عبد اللہ بن جحش کے مقتول عمرو بن حضرمی کا بھائی تھا– بلا بھیجا اور کہا کہ یہ تمہارا حلیف، عتبہ –چاہتا ہے کہ لوگوں کو واپس لے جائے حالانکہ تم اپنا انتقام اپنی آنکھ سے دیکھ چکے ہو، لہٰذا اٹھو! اور اپنی مظلومیت اور اپنے بھائی کے قتل کی دہائی دو۔ اس پر عامر اُٹھا اور سرین سے کپڑا اٹھا کر چیخا۔ واعمراہ، واعمراہ، ہائے عمرو، ہائے عمرو۔ اس پر قوم گرم ہو گئی۔ ان کا معاملہ سنگین اور ان کا ارادہ جنگ پختہ ہو گیا اور عتبہ نے جس سوجھ بوجھ کی دعوت دی

تھی وہ رائیگاں گئی۔ اس طرح ہوش پر جوش غالب آ گیا اور یہ معارضہ بھی بے نتیجہ رہا۔

دونوں لشکر آمنے سامنے:

بہر حال جب مشرکین کا لشکر نمودار ہوا اور دونوں فوجیں ایک دوسرے کو دکھائی دینے لگیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! یہ قریش ہیں جو اپنے پورے غرور و تکبر کے ساتھ تیری مخالفت کرتے ہوئے اور تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلاتے ہوئے آ گئے ہیں۔ اے اللہ! تیری مدد... جس کا تو نے وعدہ کیا ہے۔ اے اللہ! آج انہیں اینٹھ کر رکھ دے۔“

نیز رسول اللہ ﷺ نے عتبہ بن ربیعہ کو اس کے ایک سرخ اونٹ پر دیکھ کر فرمایا:

”اگر قوم میں کسی کے پاس خیر ہے تو سُرخ اونٹ والے کے پاس ہے۔ اگر لوگوں نے اس کی بات مان لی تو صحیح راہ پائیں گے۔“

اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کی صفیں درست فرمائیں۔ صف کی درستگی کے دوران ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔ آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک تیر تھا۔ جس کے ذریعے آپ صف سیدھی فرما رہے تھے کہ سواد بن غزیہ کے پیٹ پر، جو صف سے کچھ آگے نکلے ہوئے تھے، تیر کا دباؤ ڈالتے ہوئے فرمایا: سواد! برابر ہو جاؤ۔ سواد نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے مجھے تکلیف پہنچا دی بدلہ دیجیے۔ آپ نے اپنا پیٹ کھول دیا اور فرمایا: بدلہ لے لو۔ سواد آپ سے چمٹ گئے اور آپ ﷺ کے پیٹ کا بوسہ لینے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سواد اس حرکت پر تمہیں کس بات نے آمادہ کیا؟ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! جو کچھ در پیش ہے آپ ﷺ دیکھ ہی رہے ہیں۔ میں نے چاہا کہ ایسے موقعے پر آپ ﷺ سے آخری معاملہ یہ ہو کہ میری جلد آپ ﷺ کی جلد سے چھو جائے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے دعائے خیر فرمائی۔

پھر جب صفیں درست ہو چکیں تو آپ ﷺ نے لشکر کو ہدایت فرمائی کہ جب تک اسے آپ کے آخری احکام موصول نہ ہو جائیں جنگ شروع نہ کرے۔ اس کے بعد طریقہ جنگ کے بارے میں ایک خصوصی رہنمائی فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جب مشرکین جمگھٹا کر کے تمہارے قریب آ جائیں تو ان پر تیر چلانا اور اپنے تیر بچانے کی کوشش کرنا۔ (صحیح بخاری ۵۶۸/۲) (یعنی پہلے ہی سے فضول تیر اندازی کر کے تیروں کو ضائع نہ کرنا) اور جب تک وہ تم پر چھا نہ جائیں تلوار نہ کھینچنا۔ (سنن ابی داوٗد: باب فی سل السیوف عند اللقاء ۱۳/۲) اس کے بعد خاص آپ ﷺ اور ابو بکرؓ چھپر کی طرف واپس چلے گئے اور حضرت سعد بن معاذؓ اپنا نگراں دستہ لے کر چھپر کے دروازے پر تعینات ہو گئے۔

دوسری طرف مشرکین کی صورت حال یہ تھی کہ ابو جہل نے اللہ سے فیصلے کی دعا کی۔ اس نے کہا: ”اے اللہ! ہم میں سے جو فریق قرابت کو زیادہ کاٹنے والا اور غلط حرکتیں زیادہ کرنے والا ہے اسے تو آج توڑ دے۔ اے اللہ! ہم میں سے جو فریق تیرے نزدیک زیادہ محبوب اور زیادہ پسندیدہ ہے آج اس کی مدد فرما۔“ بعد میں اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی:

إِن تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتْحُ ۖ وَإِن تَنتَهُوا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَإِن تَعُودُوا نَعُدْ وَلَن تُغْنِيَ عَنكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَلَوْ كَثُرَتْ وَأَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ (الانفال

۱۹)

”اگر تم فیصلہ چاہتے تو تمہارے پاس فیصلہ آگیا، اور اگر تم باز آ جاؤ تو یہی تمہارے لیے بہتر ہے، لیکن اگر تم (اپنی اس حرکت کی طرف) پلٹو گے تو ہم بھی (تمہاری سزا کی طرف) پلٹیں گے اور تمہاری جماعت اگرچہ وہ زیادہ ہی کیوں نہ ہو تمہارے کچھ کام نہ آسکے گی۔ (اور یاد رکھو کہ) اللہ مومنین کے ساتھ ہے۔“

نقطہ صفر اور معرکے کا پہلا ایندھن:

اس معرکے کا پہلا ایندھن اسود بن عبد الاسد مخزومی تھا۔ یہ شخص بڑا اڑیل اور بد خلق تھا۔ یہ کہتے ہوئے میدان میں نکلا کہ میں اللہ سے عہد کرتا ہوں کہ ان کے حوض کا پانی پی کر رہوں گا۔ ورنہ اسے ڈھا دوں گا یا اس کے لیے جان دے دوں گا۔ جب یہ اُدھر سے نکلا تو اِدھر سے حضرت حمزہ بن عبد المطلبؓ بر آمد ہوئے۔ دونوں میں حوض سے پرے ہی مڈ بھیڑ ہوئی۔ حضرت حمزہؓ نے ایسی تلوار ماری کہ اس کا پاؤں نصف پنڈلی سے کٹ کر اڑ گیا اور وہ پیٹھ کے بل گر پڑا۔ اس کے پاؤں سے خون کا فوارہ نکل رہا تھا جس کا رخ اس کے ساتھیوں کی طرف تھا لیکن اس کے باوجود وہ گھٹنوں کے بل گھسٹ کر حوض کی طرف بڑھا اور اس میں داخل ہوا ہی چاہتا تھا تاکہ اپنی قسم پوری کر لے اتنے میں حضرت حمزہؓ نے دوسری ضرب لگائی اور وہ حوض کے اندر ہی ڈھیر ہو گیا۔

مبارزت:

یہ اس معرکے کا پہلا قتل تھا اور اس سے جنگ کی آگ بھڑک اُٹھی، چنانچہ اس کے بعد قریش کے تین بہترین شہسوار نکلے جو سب کے سب ایک ہی خاندان کے تھے۔ ایک عُتبہ اور دوسرا اس کا بھائی شیبہ جو دونوں ربیعہ کے بیٹے تھے اور تیسرا ولید جو عتبہ کا بیٹا تھا۔ انہوں نے اپنی صف سے الگ ہوتے ہی دعوت مُبارزت دی۔ مقابلے کے لیے انصار کے تین جوان نکلے۔ ایک عوفؓ، دوسرے معوذؓ، یہ دونوں حارث کے بیٹے تھے اور ان کی ماں کا نام عفراء تھا، تیسرے عبد اللہ بن رواحہ۔ قریشیوں نے کہا: تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے کہا: انصار کی ایک جماعت ہیں۔ قریشیوں نے کہا: آپ لوگ شریف مد مقابل ہیں لیکن ہمیں آپ سے سروکار نہیں۔ ہم تو اپنے چچیرے بھائیوں کو چاہتے ہیں، پھر ان کے منادی نے آواز لگائی: محمد! ﷺ... ہمارے پاس قوم کے ہمسروں کو بھیجو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عبیدہؓ بن حارثؓ! اٹھو۔ حمزہؓ! اٹھئے۔ علی! اٹھو۔ جب یہ لوگ اُٹھے اور قریشیوں کے قریب پہنچے تو انہوں نے پوچھا: آپ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے اپنا تعارف کرایا۔ قریشیوں نے کہا: ہاں آپ لوگ شریف مد مقابل ہیں، اس کے بعد معرکہ آرائی ہوئی۔ حضرت عبیدہ نے، جو سب سے معمر تھے، عتبہ بن ربیعہ سے مقابلہ کیا، حضرت حمزہؓ نے شیبہ سے اور حضرت علیؓ نے ولید سے (ابن ہشام) مسند احمد ابو داؤد کی روایت اس سے مختلف ہے۔ (مشکوٰۃ ۲/۳۴۳) اور وہ یہ ہے کہ عبیدہ نے ولید سے مبارزت کی، علی نے شیبہ سے اور حمزہ نے عتبہ سے۔ حضرت حمزہؓ اور حضرت علیؓ نے تو اپنے اپنے مقابل کو جھٹ مار لیا لیکن حضرت عبیدہ اور ان کے مدِ مقابل کے درمیان ایک ایک وار کا تبادلہ ہوا اور دونوں میں سے ہر ایک نے دوسرے کو گہرا زخم لگایا۔ اتنے میں حضرت علیؓ اور حضرت حمزہؓ اپنے اپنے شکار سے فارغ ہو کر آگئے، آتے ہی عتبہ پر ٹوٹ پڑے، اس کا کام تمام کیا اور حضرت عبیدہ کو اٹھا لائے۔ ان کا پاؤں کٹ گیا تھا اور آواز بند ہو

گئی تھی جو مسلسل بند ہی رہی یہاں تک کہ جنگ کے چوتھے یا پانچویں دن جب مسلمان مدینہ واپس ہوتے ہوئے وادئ صفراء سے گزر رہے تھے ان کا انتقال ہو گیا۔

حضرت علیؓ اللہ کی قسم کھا کر فرمایا کرتے تھے کہ یہ آیت ہمارے ہی بارے میں نازل ہوئی:

هَـٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ ۖ (الحج ۱۹)

”یہ دو فریق ہیں جنھوں نے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کیا ہے۔“

عام ہجوم:

اس مبارزت کا انجام مشرکین کے لیے ایک برا آغاز تھا وہ ایک ہی جست میں اپنے تین بہترین شہ سواروں اور کمانڈروں سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے، اس لیے انہوں نے غیظ و غضب سے بے قابو ہو کر ایک آدمی کی طرح یکبار گی حملہ کر دیا۔

دوسری طرف مسلمان اپنے رب سے نصرت اور مدد کی دعا کرنے اور اس کے حضور اخلاص و تضرع اپنانے کے بعد اپنی اپنی جگہوں پر جمے اور دفاعی موقف اختیار کیے مشرکین کے تابڑ توڑ حملوں کو روک رہے تھے اور انہیں خاصا نقصان پہنچا رہے تھے۔ زبان پر اَحد اَحد کا کلمہ تھا۔

رسول اللہ ﷺ کی دعا:

ادھر رسول اللہ ﷺ صفیں درست کر کے واپس آتے ہی اپنے پاک پروردگار سے نصرت و مدد کا وعدہ پورا کرنے کی دعا مانگنے لگے۔ آپ ﷺ کی دعا یہ تھی:

اللّٰهم انجز لی ما وعدتنی، اللّٰهم أنشدک عهدک ووعدک

”اے اللہ! تو نے مجھ سے جو وعدہ کیا ہے اسے پورا فرما دے۔ اے اللہ! میں تجھ سے تیرا عہد اور تیرے وعدے کا سوال کر رہا ہوں۔“

جب گھمسان کی جنگ شروع ہو گئی، نہایت زور کا رَن پڑا اور لڑائی شباب پر آ گئی تو آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی:

اللهم إن تهلک هذه العصابة اليوم لا تعبد اللهم إن شئت لم تعبد بعد اليوم أبد

”اے اللہ! اگر آج یہ گروہ ہلاک ہو گیا تو تیری عبادت نہ کی جائے گی۔ اے اللہ! اگر تو چاہے تو آج کے بعد تیری عبادت کبھی نہ کی جائے۔“

آپ ﷺ نے خوب تضرع کے ساتھ دعا کی یہاں تک کہ دونوں کندھوں سے چادر گر گئی۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے چادر درست کی اور عرض پرداز ہوئے: ”اے اللہ کے رسول! بس فرمایئے! آپ نے اپنے رب سے بڑے الحاح و زاری کے ساتھ دعا فرمالی۔“ ادھر اللہ نے فرشتوں کو وحی کی کہ:

أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا ۚ سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ (الانفال ۱۲)

”میں تمہارے ساتھ ہوں، تم اہل ایمان کے قدم جماؤ، میں کافروں کے دل میں رُعب ڈال دوں گا۔“

اور رسول اللہ ﷺ کے پاس وحی بھیجی کہ:

إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ (الانفال ۹)

”میں ایک ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کروں گا جو آگے پیچھے آئیں گے۔“

فرشتوں کا نزول:

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کو ایک جھپکی آئی۔ پھر آپ

ﷺ نے سر اٹھایا اور فرمایا: "ابو بکر خوش ہو جاؤ، یہ جبریل ہیں، گرد و غبار میں اٹے ہوئے۔" ابن اسحاق کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "ابو بکر خوش ہو جاؤ، تمہارے پاس اللہ کی مدد آگئی۔ یہ جبریل علیہ السلام ہیں اپنے گھوڑے کی لگام تھامے اور اس کے آگے آگے چلتے ہوئے آرہے ہیں اور گرد و غبار میں اَٹے ہوئے ہیں۔"

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ چھپر کے دروازے سے باہر تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے زرہ پہن رکھی تھی۔ آپ ﷺ پُرجوش طور پر آگے بڑھ رہے تھے اور فرماتے جارہے تھے:

سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ (القمر ۴۵)

"عنقریب یہ جتھہ شکست کھا جائے گا اور پیٹھ پھیر کر بھاگے گا۔"

اس کے بعد آپ ﷺ نے ایک مٹھی کنکریلی مٹی لی اور قریش کی طرف رُخ کرکے فرمایا: شاھتِ الوجوہ "چہرے بگڑ جائیں" اور ساتھ ہی مٹی ان کے چہروں کی طرف پھینک دی۔ پھر مشرکین میں سے کوئی بھی نہیں تھا جس کی دونوں آنکھوں، نتھنے اور منہ میں اس ایک مٹھی مٹی سے کچھ نہ کچھ گیا نہ ہو۔ اسی کی بابت اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَـٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ (الانفال ۱۷)

"جب آپ (ﷺ) نے پھینکا تو درحقیقت آپ (ﷺ) نے نہیں پھینکا بلکہ اللہ نے پھینکا۔"

جوابی حملہ:

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے جوابی حملے کا حکم اور جنگ کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا: "شدوا" چڑھ دوڑو۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! ان سے جو آدمی بھی ڈٹ کر، ثواب سمجھ کر، آگے بڑھ کر اور پیچھے نہ ہٹ کر لڑے گا اور مارا جائے گا اللہ اسے ضرور جنت میں داخل کرے گا۔

آپ ﷺ نے قتال پر ابھارتے ہوئے یہ بھی فرمایا: اس جنت کی طرف اٹھو جس کی پہنائیاں آسمانوں اور زمین کے برابر ہیں۔ (آپ ﷺ کی یہ بات سن کر) عمیر بن حمام نے کہا: بہت خوب بہت خوب۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم بہت خوب بہت خوب، کیوں کہہ رہے ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم اے اللہ کے رسول! کوئی بات نہیں سوائے اس کے کہ مجھے توقع ہے کہ میں بھی اسی جنت والوں میں سے ہوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم بھی اسی جنت والوں میں سے ہو۔ اس کے بعد وہ اپنے توشہ دان سے کچھ کھجوریں نکال کر کھانے لگے۔ پھر بولے: اگر میں اتنی دیر تک زندہ رہا کہ اپنی کھجوریں کھالوں تو یہ تو لمبی زندگی ہو جائے گی، چنانچہ ان کے پاس جو کھجوریں تھیں انہیں پھینک دیا، پھر مشرکین سے لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ (مسلم ۱۳۹/۲ مشکوٰۃ ۳۳۱/۲)

اسی طرح مشہور خاتون عفراء کے صاحبزادے عوف بن حارث نے دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول! پروردگار اپنے بندے کی کس بات سے (خوش ہو کر) مسکراتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اس بات سے کہ بندہ خالی جسم (بغیر حفاظتی ہتھیار پہنے) اپنا ہاتھ دشمن کے اندر ڈبو دے" یہ سن کر عوف نے اپنے بدن سے زِرہ اتار پھینکی اور تلوار لے کر دشمن پر ٹوٹ پڑے اور لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔

جس وقت رسول اللہ ﷺ نے جوابی حملے کا حکم صادر فرمایا، دشمن کے حملوں کی تیزی جاچکی تھی اور ان کا جوش و خروش سرد پڑ رہا تھا۔ اس لیے یہ باحکمت منصوبہ مسلمانوں کی پوزیشن

مضبوط کرنے میں بہت مؤثر ثابت ہوا، کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جب حملہ آور ہونے کا حکم ملا اور ابھی ان کا جوشِ جہاد شباب پر تھا تو انہوں نے نہایت سخت تند اور صفایا کن حملہ کیا۔ وہ صفوں کی صفیں درہم برہم کرتے اور گردنیں کاٹتے آگے بڑھے۔ ان کے جوش و خروش میں یہ دیکھ کر مزید تیزی آگئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہ نفس نفیس زرہ پہنے تیز تیز چلتے تشریف لا رہے ہیں اور پورے یقین و صراحت کے ساتھ فرما رہے ہیں کہ "عنقریب یہ جتھہ شکست کھا جائے گا، اور پیٹھ پھیر کر بھاگے گا۔" اس لیے مسلمانوں نے نہایت پُرجوش وپُر خروش لڑائی لڑی، اور فرشتوں نے بھی ان کی مدد فرمائی۔ چنانچہ ابن سعد کی روایت میں حضرت عکرمہؓ سے مروی ہے کہ اس دن آدمی کا سر کٹ کر گرتا اور یہ پتا نہ چلتا کہ اسے کس نے مارا۔ اور آدمی کا ہاتھ کٹ کر گرتا اور یہ پتہ نہ چلتا کہ اسے کس نے کاٹا۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک مسلمان ایک مشرک کا تعاقب کر رہا تھا کہ اچانک اس مشرک کے اوپر کوڑے مارنے کی آواز آئی۔ اور ایک شہسوار کی آواز سنائی پڑی جو کہہ رہا تھا کہ حیزوم! آگے بڑھ۔ مسلمان نے مشرک کو اپنے آگے دیکھا کہ وہ چت گرا، لپک کر دیکھا تو اس کی ناک پر چوٹ کا نشان تھا، چہرہ پھٹا ہوا تھا جیسے کوڑے سے مارا گیا ہو اور یہ سب کا سب ہرا پڑ گیا تھا۔ اس انصاری مسلمان نے آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ماجرا بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم سچ کہتے ہو، یہ تیسرے آسمان کی مدد تھی۔" (مسلم ۲/۹۳ وغیرہ)

ابو داؤد مازنی کہتے ہیں کہ میں ایک مشرک کو مارنے کے لیے دوڑ رہا تھا کہ اچانک اس کا سر میری تلوار پہنچنے سے پہلے ہی کٹ کر گر گیا۔ میں سمجھ گیا کہ اسے میرے بجائے کسی اور نے قتل کیا ہے۔

ایک انصاری حضرت عباسؓ بن عبد المطلب کو قید کر کے لایا تو حضرت عباسؓ کہنے لگے: "واللہ! مجھے اس نے قید نہیں کیا ہے، مجھے تو ایک بے بال کے سر والے آدمی نے قید کیا ہے جو نہایت خوبرو تھا اور چتکبرے گھوڑے پر سوار تھا۔ اب میں اسے لوگوں میں نہیں دیکھ رہا ہوں۔" انصاری نے کہا: اے اللہ کے رسول! انہیں میں نے قید کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خاموش رہو۔ اللہ نے ایک بزرگ فرشتے سے تمہاری مدد فرمائی ہے۔

حضرت علیؓ کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے روز مجھ سے اور ابو بکرؓ سے کہا: تم میں سے ایک کے ساتھ جبرئیل اور دوسرے کے ساتھ میکائیلؑ ہیں اور اسرافیل بھی ایک عظیم فرشتہ ہیں جو جنگ میں آیا کرتے ہیں۔ (مسند احمد ۱/۱۴۷، بزار ح ۱۴۶۷ مستدرک حاکم ۳/۱۳۴، انہوں نے اسے صحیح کہا ہے۔ اور ذہبی نے موافقت کی ہے، مسند ابو یعلی ۱/۲۸۴ ح ۳۴۰)

میدان سے ابلیس کا فرار:

جیسا کہ ہم بتا چکے ہیں کہ ابلیس لعین، سراقہ بن مالک بن جعشم مدلجی کی شکل میں آیا تھا اور مشرکین سے اب تک جدا نہیں ہوا تھا، لیکن جب اس نے مشرکین کے خلاف فرشتوں کی کاروائیاں دیکھیں تو اُلٹے پاؤں پلٹ کر بھاگنے لگا، مگر حارث بن ہشام نے اسے پکڑ لیا، وہ سمجھ رہا تھا کہ یہ واقعی سراقہ ہی ہے، لیکن ابلیس نے حارث کے سینے پر ایسا گھونسا مارا کہ وہ گر گیا اور ابلیس نکل بھاگا۔ مشرکین کہنے لگے: سراقہ کہاں جا رہے ہو؟ کیا تم نے یہ نہیں کہا تھا کہ تم ہمارے مددگار ہو ہم سے جدا نہ ہو گے؟ اس نے کہا: میں وہ چیز دیکھ رہا ہوں جسے تم نہیں دیکھتے۔ مجھے اللہ سے ڈر لگتا ہے، اور اللہ بڑی سخت سزا والا ہے۔ اس کے

بعد بھاگ کر سمندر میں جا رہا۔

شکست فاش:

تھوڑی دیر بعد مشرکین کے لشکر میں ناکامی اور اضطراب کے آثار نمودار ہو گئے، ان کی صفیں مسلمانوں کے سخت اور تابڑ توڑ حملوں سے درہم برہم ہونے لگیں اور معرکہ اپنے انجام کے قریب جا پہنچا۔ پھر مشرکین کے جھتے بے ترتیبی کے ساتھ پیچھے ہٹے اور ان میں بھگدڑ مچ گئی۔ مسلمانوں نے مارتے کاٹتے اور پکڑتے باندھتے ان کا پیچھا کیا، یہاں تک کہ ان کو بھرپور شکست ہو گئی۔

ابو جہل کی اکڑ:

لیکن طاغوت اکبر ابو جہل نے جب اپنی صفوں میں اضطراب کی ابتدائی علامتیں دیکھیں تو چاہا کہ اس سیلاب کے سامنے ڈٹ جائے۔ چنانچہ وہ اپنے لشکر کو للکارتا ہوا اکڑ اور تکبر کے ساتھ کہتا جا رہا تھا کہ سراقہ کی کنارہ کشی سے تمہیں پست ہمت نہیں ہونا چاہیے کیونکہ اس نے محمد (ﷺ) کے ساتھ پہلے سے ساز باز کر رکھی تھی۔ تم پر عتبہ، شیبہ اور ولید کے قتل کا ہول بھی سوار نہیں ہونا چاہیے کیونکہ ان لوگوں نے جلد بازی سے کام لیا تھا۔ لات وعزیٰ کی قسم! ہم واپس نہ ہوں گے یہاں تک کہ انہیں رسیوں میں جکڑ لیں۔ دیکھو! تمہارا کوئی آدمی ان کے کسی آدمی کو قتل نہ کرے بلکہ انہیں پکڑو اور گرفتار کرو تا کہ ہم ان کی بُری حرکت کا انہیں مزہ چکھائیں۔

لیکن اسے اس غرور کی حقیقت کا بہت جلد پتہ لگ گیا کیونکہ چند ہی لمحے بعد مسلمانوں کے جوابی حملے کی تندی کے سامنے مشرکین کی صفیں پھٹنا شروع ہو گئیں، البتہ ابو جہل اب بھی اپنے گرد مشرکین کا ایک غول لیے جما ہوا تھا۔ اس غول نے ابو جہل کے چاروں طرف تلواروں کی باڑھ اور نیزوں کا جنگل قائم کر رکھا تھا، لیکن اسلامی ہجوم کی آندھی نے اس باڑھ کو بھی بکھیر دیا اور اس جنگل کو بھی اکھیڑ دیا۔ اس کے بعد یہ طاغوتِ اکبر دکھائی پڑا۔ مسلمانوں نے دیکھا کہ وہ ایک گھوڑے پر چکر کاٹ رہا ہے۔ ادھر اس کی موت دو انصاری جوانوں کے ہاتھوں اس کا خون چوسنے کی منتظر تھی۔

ابو جہل کا قتل:

حضرت عبد الرحمن بن عوفؓ کا بیان ہے کہ میں جنگ بدر کے روز صف کے اندر تھا کہ اچانک مڑا تو کیا دیکھتا ہوں کہ دائیں بائیں دو نوعمر جوان ہیں۔ گویا ان کی موجودگی سے میں حیران ہو گیا کہ اتنے میں ایک نے اپنے ساتھی سے چھپا کر مجھ سے کہا: "چچا جان! مجھے ابو جہل کو دکھلا دیجیے۔" میں نے کہا: بھتیجے! تم اسے کیا کرو گے؟ اس نے کہا: "مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو گالی دیتا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر میں نے اسے دیکھ لیا تو میرا وجود اس کے وجود سے الگ نہ ہو گا یہاں تک کہ ہم میں جس کی موت پہلے لکھی ہے وہ مر جائے۔" وہ کہتے ہیں کہ مجھے اس پر تعجب ہوا۔ اتنے میں دوسرے شخص نے مجھے اشارے سے متوجہ کر کے یہی بات کہی۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے چند ہی لمحوں بعد دیکھا کہ ابو جہل لوگوں کے درمیان چکر کاٹ رہا ہے۔ میں نے کہا: "ارے دیکھتے نہیں! یہ رہا تم دونوں کا شکار جس کے بارے میں تم پوچھ رہے تھے۔" ان کا بیان ہے کہ یہ سنتے ہی وہ دونوں اپنی تلواریں لیے جھپٹ پڑے اور اسے مار کر قتل کر دیا۔ پھر پلٹ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کس نے قتل کیا ہے؟ دونوں نے کہا: میں نے قتل کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی اپنی تلواریں صاف کر چکے

ہو؟ بولے نہیں۔ آپ ﷺ نے دونوں کی تلواریں دیکھیں اور فرمایا: تم دونوں نے قتل کیا ہے۔ البتہ ابو جہل کا سامان معاذ بن عَمرو بن جموح کو دیا۔ دونوں حملہ آوروں کا نام معاذ بن عَمرو بن جموح اور معاذ بن عفراء ہے۔ (صحیح بخاری ۱/ ۴۴۴، ۵۶۸/۲ مشکوٰۃ ۳۵۲/۲۔ دوسری روایات میں دوسرا نام معوذ بن عَفراء بتایا گیا ہے۔ (ابن ہشام ۱/ ۶۳۵) نیز ابو جہل کا سامان صرف ایک ہی آدمی کو اس لیے دیا گیا کہ بعد میں حضرت معاذ (معوذ) بن عفراء اسی جنگ میں شہید ہو گئے تھے۔ البتہ ابو جہل کی تلوار حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کو دی گئی کیونکہ ان ہی نے اس (ابو جہل) کا سر تن سے جدا کیا تھا۔ (دیکھئے: سنن ابی داؤد باب من اجاز علی جریح الخ ۳/۲/۳۷)

ابن اسحاق کا بیان ہے کہ معاذ بن عمرو بن جموح نے بتلایا کہ میں نے مشرکین کو سنا وہ ابو جہل کے بارے میں جو گھنے درختوں جیسی، نیزوں اور تلواروں کی، باڑھ میں تھا کہہ رہے تھے: ابو الحکم تک کسی کی رسائی نہ ہو۔ معاذؓ بن عمرو کہتے ہیں کہ جب میں نے یہ بات سنی تو اسے اپنے نشانے پر لے لیا اور اس کی سمت جما رہا۔ جب گنجائش ملی تو میں نے حملہ کر دیا اور ایسی ضرب لگائی کہ اس کا پاؤں نصف پنڈلی سے اڑ گیا۔ واللہ! جس وقت یہ پاؤں اڑا ہے تو میں اس کی تشبیہ صرف اس گٹھلی سے دے سکتا ہوں جو موسل کی مار پڑنے سے جھٹک کر اڑ جائے۔ ان کا بیان ہے کہ ادھر میں نے ابو جہل کو مارا اور ادھر اس کے بیٹے عکرمہ نے میرے کندھے پر تلوار چلائی جس سے میرا ہاتھ کٹ کر میرے بازو کے چمڑے سے لٹک گیا اور لڑائی میں مخل ہونے لگا۔ میں اسے اپنے ساتھ گھسیٹتے ہوئے سارا دن لڑا، لیکن جب وہ مجھے اذیت پہنچانے لگا تو میں نے اس پر اپنا پاؤں رکھا اور اسے زور سے کھینچ کر الگ کر دیا (حضرت معاذؓ بن عمرو بن جموح حضرت عثمانؓ کے دور خلافت تک زندہ رہے) اس کے بعد ابو جہل کے پاس معوذؓ بن عفراء پہنچے۔ وہ زخمی تھا۔ انہوں نے اسے ایسی ضرب لگائی کہ وہ وہیں ڈھیر ہو گیا صرف سانس آتی جاتی رہی۔ اس کے بعد معوذ بن عفراء بھی لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔

جب معرکہ ختم ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کون ہے جو دیکھے کہ ابو جہل کا انجام کیا ہوا۔“ اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کی تلاش میں بکھر گئے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے اسے اس حالت میں پایا کہ ابھی سانس آ جا رہی تھی۔ انہوں نے اس کی گردن پر پاؤں رکھا اور سر کاٹنے کے لیے ڈاڑھی پکڑی اور فرمایا: او اللہ کے دشمن! آخر اللہ نے تجھے رسوا کیا نا؟ اس نے کہا: "مجھے کاہے کو رسوا کیا؟ کیا جس شخص کو تم لوگوں نے قتل کیا ہے اس سے بھی بلند پایہ کوئی آدمی ہے؟ یا جس کو تم لوگوں نے قتل کیا ہے اس سے بھی اوپر کوئی آدمی ہے؟ پھر بولا: ”کاش! مجھے کسانوں کے بجائے کسی اور نے قتل کیا ہوتا۔“ اس کے بعد کہنے لگا: مجھے بتاؤ آج فتح کس کی ہوئی؟ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول کی۔ اس کے بعد حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے، جو اس کی گردن پر پاؤں رکھ چکے تھے! کہنے لگا: او بکری کے چرواہے! تو بڑی اونچی اور مشکل جگہ پر چڑھ گیا۔ واضح رہے کہ عبد اللہ بن مسعودؓ مکہ میں بکریاں چرایا کرتے تھے۔

اس گفتگو کے بعد عبد اللہ بن مسعودؓ نے اس کا سر کاٹ لیا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لا کر حاضر کرتے ہوئے عرض کیا: ”یارسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ! یہ رہا اللہ کے دشمن ابو جہل کا سر۔“ آپ ﷺ نے تین بار فرمایا: واقعی، اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کے بعد فرمایا:

الله أكبر، الحمد لله الذى صدق وعده ونصر عبده وہزم الأحزاب وحده

"اللہ اکبر، تمام حمد اللہ کے لیے ہے جس نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد فرمائی، اور تنہا سارے گروہوں کو شکست دی۔"

پھر فرمایا: چلو مجھے اس کی لاش دکھاؤ۔ ہم نے آپ ﷺ کو لے جا کر لاش دکھائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اس امت کا فرعون ہے۔

ایمان کے تابناک نقوش:

حضرت عمیر بن الحمام اور حضرت عوف بن حارث ابن عفراء کے ایمان افروز کارناموں کا ذکر پچھلے صفحات میں آ چکا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس معرکے میں قدم قدم پر ایسے مناظر پیش آئے جن میں عقیدے کی قوت اور اصول کی پختگی نمایاں اور جلوہ گر تھی۔ اس معرکے میں باپ اور بیٹے میں بھائی اور بھائی میں صف آرائی ہوئی۔ اصولوں کے اختلاف پر تلواریں بے نیام ہوئیں اور مظلوم و مقہور نے ظالم و قاہر سے ٹکرا کر اپنے غصے کی آگ بجھائی۔

ابن اسحاق نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: "مجھے معلوم ہے کہ بنو ہاشم وغیرہ کے کچھ لوگ زبردستی میدانِ جنگ میں لائے گئے ہیں۔ انھیں ہماری جنگ سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ لہٰذا بنو ہاشم کا کوئی آدمی کسی کی زد میں آجائے تو وہ اسے قتل نہ کرے۔ ابو البختری بن ہشام کسی کی زد میں آجائے تو وہ اُسے قتل نہ کرے اور عباس بن عبد المطلبؓ کسی کی زد میں آجائیں تو وہ بھی انہیں قتل نہ کرے کیونکہ وہ بالجبر لائے گئے ہیں۔" اس پر عُتبہ کے صاحبزادے حضرت ابو حذیفہؓ نے کہا: "کیا ہم اپنے باپ بیٹوں، بھائیوں اور کنبے قبیلے کے لوگوں کو قتل کریں گے اور عباس کو چھوڑ دیں گے اللہ کی قسم! اگر اس سے میری مڈ بھیڑ ہو گئی تو میں تو اسے تلوار کی لگام پہنا دوں گا" یہ خبر رسول اللہ ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے عمر بن خطابؓ سے فرمایا: کیا رسول اللہ ﷺ کے چچا کے چہرے پر تلوار ماری جائے گی؟ حضرت عمرؓ نے کہا: "یا رسول اللہ! مجھے چھوڑیے میں تلوار سے اِس کی گردن اڑا دوں۔ کیونکہ واللہ! یہ شخص منافق ہو گیا ہے۔"

بعد میں ابو حذیفہؓ کہا کرتے تھے، اس دن میں نے جو بات کہہ دی تھی اس کی وجہ سے میں مطمئن نہیں ہوں۔ برابر خوف لگا رہتا ہے۔ صرف یہی صورت ہے کہ میری شہادت اس کا کفارہ بن جائے اور بالآخر وہ یمامہ کی جنگ میں شہید ہو ہی گئے۔

ابو البختری کو قتل کرنے سے اس لیے منع کیا گیا تھا کہ مکہ میں یہ شخص سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی ایذا رسانی سے اپنا ہاتھ روکے ہوئے تھا۔ آپ کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچاتا تھا اور نہ اس کی طرف سے کوئی ناگوار بات سننے میں آئی تھی، اور یہ ان لوگوں میں سے تھا جنھوں نے بنی ہاشم اور بنی مطلب کے بائیکاٹ کا صحیفہ چاک کیا تھا۔

لیکن ان سب کے باوجود ابو البختری قتل کر دیا گیا۔ ہوا یہ کہ حضرت مجذرؓ بن زیاد بلوی سے اس کی مڈ بھیڑ ہو گئی۔ اس کے ساتھ اس کا ایک اور ساتھی بھی تھا۔ دونوں ساتھ ساتھ لڑ رہے تھے۔ حضرت مجذرؓ نے کہا: "ابو البختری! رسول اللہ ﷺ نے ہمیں آپ کو قتل کرنے سے منع کیا ہے۔" اس نے کہا: اور میرا ساتھی؟ حضرت مجذرؓ نے کہا: نہیں، واللہ! ہم آپ کے ساتھی کو نہیں چھوڑ سکتے۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم! تب میں اور

وہ دونوں مریں گے۔ اس کے بعد دونوں نے لڑائی شروع کر دی۔ مجذرؓ نے مجبوراً اسے بھی قتل کر دیا۔

مکہ کے اندر جاہلیت کے زمانے سے حضرت عبد الرحمن بن عوفؓ اور اُمیہ بن خلف میں باہم دوستی تھی۔ جنگ بدر کے روز امیہ اپنے لڑکے علی کا ہاتھ پکڑے کھڑا تھا کہ اتنے میں ادھر سے حضرت عبد الرحمن بن عوف کا گزر ہوا۔ وہ دشمن سے کچھ زِرہیں چھین کر لادے لیے جا رہے تھے۔ اُمیہ نے انہیں دیکھ کر کہا: "کیا تمہیں میری ضرورت ہے؟ میں تمہاری ان زِرہوں سے بہتر ہوں۔ آج جیسا منظر تو میں نے دیکھا نہیں۔ کیا تمہیں دودھ کی حاجت نہیں؟" (مطلب یہ تھا کہ جو مجھے قید کرے گا میں اسے فدیے میں خوب دودھیل اونٹنیاں دوں گا) یہ سن کر عبد الرحمن بن عوفؓ نے زِرہیں پھینک دیں اور دونوں کو گرفتار کر کے آگے بڑھے۔

حضرت عبد الرحمن بن عوفؓ کہتے ہیں کہ میں امیہ اور اس کے بیٹے کے درمیان چل رہا تھا کہ اُمیہ نے پوچھا: آپ لوگوں میں وہ کون سا آدمی تھا جو اپنے سینے پر شتر مرغ کا پَر لگائے ہوئے تھا؟ میں نے کہا: وہ حضرت حمزہ بن عبد المطلبؓ تھے۔ اُمیہ نے کہا: یہی شخص ہے جس نے ہماری اندر تباہی مچا رکھی تھی۔

حضرت عبد الرحمنؓ کہتے ہیں کہ واللہ! میں ان دونوں کو لیے جا رہا تھا کہ اچانک حضرت بلالؓ نے امیہ کو میرے ساتھ دیکھ لیا۔ (یاد رہے کہ امیہ حضرت بلالؓ کو مکہ میں ستایا کرتا تھا) حضرت بلالؓ نے کہا: اوہو! کفار کا سرغنہ، امیہ بن خلف! اب یا تو میں بچوں گا یا یہ بچے گا۔ میں نے کہا: اے بلالؓ! یہ میرا قیدی ہے، انہوں نے کہا: اب یا تو میں رہوں گا یا یہ رہے گا۔ پھر نہایت بلند آواز سے پکارا: "اے اللہ کے انصارو! یہ رہا کفار کا سرغنہ اُمیہ بن خلف، اب یا تو میں رہوں گا یا یہ رہے گا۔" حضرت عبد الرحمنؓ کہتے ہیں کہ اتنے میں لوگوں نے ہمیں کنگن کی طرح گھیرے میں لے لیا۔ میں ان کا بچاؤ کر رہا تھا مگر ایک آدمی نے تلوار سونت کر اس کے بیٹے کے پاؤں پر ضرب لگائی اور وہ تیورا کر گر گیا۔ اُدھر اُمیہ نے اتنے زور کی چیخ ماری کہ میں نے ویسی چیخ کبھی سنی ہی نہ تھی۔ میں نے کہا: نکل بھاگو، مگر آج بھاگنے کی گنجائش نہیں، اللہ کی قسم! میں تمہارے کچھ کام نہیں آ سکتا۔ حضرت عبد الرحمنؓ کا بیان ہے کہ لوگوں نے اپنی تلواروں سے ان دونوں کو کاٹ کر ان کا کام تمام کر دیا۔ اس کے بعد حضرت عبد الرحمنؓ کہا کرتے تھے: "اللہ بلالؓ پر رحم کرے۔ میری زِرہیں بھی گئیں اور میرے قیدی کے بارے میں مجھے تڑپا بھی دیا۔"

زاد المعاد میں علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ عبد الرحمنؓ بن عوف نے اُمیہ بن خلف سے کہا کہ گھٹنوں کے بل بیٹھ جاؤ۔ وہ بیٹھ گیا اور حضرت عبد الرحمنؓ نے اپنے آپ کو اس کے اوپر ڈال لیا، لیکن لوگوں نے نیچے سے تلوار مار کر اُمیہ کو قتل کر دیا۔ بعض تلواروں سے حضرت عبد الرحمن بن عوف کا پاؤں بھی زخمی ہو گیا۔

امام بخاری نے عبد الرحمن بن عوفؓ سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے امیہ بن خلف سے طے کیا تھا کہ وہ مکہ میں میرے اموال و متعلقات کی حفاظت کرے گا اور میں مدینہ میں اس کے اموال و متعلقات کی حفاظت کروں گا۔ بدر کے دن جب لوگوں نے راحت اختیار کی تو میں ایک پہاڑ کی طرف نکلا کہ اسے (قیدیوں میں) سمیٹ لوں۔ لیکن بلال نے اسے دیکھ لیا اور نکل کر انصار کی ایک مجلس پر جا کر کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: امیہ بن خلف ہے، اب یا تو وہ رہے گا یا میں رہوں گا۔ اس پر انصار کے ایک گروہ نے ان کے ساتھ نکل کر ہمارا

پیچھا کر لیا۔ جب میں نے دیکھا کہ وہ ہمیں پالیں گے تو میں نے امیہ کے بیٹے کو پیچھے چھوڑ دیا تاکہ وہ اسی میں مشغول رہیں۔ مگر انہوں نے اسے قتل کر کے پھر ہمارا پیچھا کر لیا۔ امیہ بھاری بھر کم آدمی تھا۔ جب انہوں نے ہمیں پالیا تو میں نے اس سے کہا: بیٹھ جاؤ، وہ بیٹھ گیا اور میں نے اپنے آپ کو اس کے اوپر ڈال لیا۔ تاکہ اسے بچا سکوں۔ مگر لوگوں نے میرے نیچے سے تلوار مار مار کر اسے قتل کر دیا۔ کسی کی تلوار میرے پاؤں میں بھی جا لگی۔ چنانچہ عبد الرحمنؓ اپنے پاؤں کی پشت پر اس کا نشان دکھایا کرتے تھے۔ (صحیح بخاری، کتاب الوکالہ ۱/۳۱۸، زاد المعاد ۲/۸۹)

حضرت عمر بن خطابؓ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام بن مغیرہ کو قتل کیا اور قرابت کی کوئی پروانہ کی۔ بلکہ مدینہ آئے تو رسول اللہ ﷺ کے چچا حضرت عباس کو قید میں پا کر کہا: اے عباس! اسلام لائیے، واللہ آپ اسلام لائیں تو یہ میرے نزدیک خطاب کے بھی اسلام لانے سے زیادہ پسند ہے اور ایسا صرف اس لیے ہے کہ میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو آپ کا اسلام لانا پسند ہے۔ (مستدرک حاکم، فتح القدیر للشوکانی ۲/۳۲۷)

حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اپنے بیٹے عبد الرحمن کو، جو اس وقت مشرکین کے ہمراہ تھے، پکار کر کہا: او خبیث! میرا مال کہاں ہے؟ عبد الرحمن نے کہا:

لم يبق غير شكة ويعبوب

وصارم يقتل ضلال الشيب

"ہتھیار، تیز رو گھوڑے اور اس تلوار کے سوا کچھ باقی نہیں جو بڑھاپے کی گمراہی کا خاتمہ کرتی ہے۔"

جس وقت مسلمانوں نے مشرکین کی گرفتاری شروع کی رسول اللہ ﷺ چھپر میں تشریف فرما تھے اور حضرت سعد بن معاذؓ تلوار تانے دروازے پر پہرہ دے رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ حضرت سعدؓ کے چہرے پر لوگوں کی اس حرکت کا ناگوار اثر پڑ رہا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اے سعد! واللہ! ایسا محسوس ہوتا ہے کہ تم کو مسلمانوں کا یہ کام ناگوار ہے۔" انہوں نے کہا: جی ہاں! اللہ کی قسم اے اللہ کے رسول! یہ اہل شرک کے ساتھ پہلا معرکہ ہے جس کا موقع اللہ نے ہمیں فراہم کیا ہے۔ اس لیے اہلِ شرک کو باقی چھوڑنے کے بجائے مجھے یہ بات زیادہ پسند ہے کہ انہیں خوب قتل کیا جائے اور اچھی طرح کچل دیا جائے۔"

اس جنگ میں حضرت عکاشہ بن محصن اسدیؓ کی تلوار ٹوٹ گئی۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے انہیں لکڑی کا ایک پھٹا تھما دیا اور فرمایا: عکاشہؓ! اسی سے لڑائی کرو۔ عکاشہؓ نے اسے رسول اللہ ﷺ سے لے کر ہلایا تو وہ ایک لمبی، مضبوط اور چم چم کرتی ہوئی سفید تلوار میں تبدیل ہو گیا۔ پھر انہوں نے اسی سے لڑائی کی یہاں تک کہ اللہ نے مسلمانوں کو فتح نصیب فرمائی۔ اس تلوار کا نام عون، یعنی مدد، رکھا گیا تھا۔ یہ تلوار مستقلاً حضرت عکاشہؓ کے پاس رہی اور وہ اسی کو لڑائیوں میں استعمال کرتے رہے یہاں تک کہ دَورِ صدیقی میں مرتدین کے خلاف جنگ کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔ اس وقت بھی یہ تلوار اُن کے پاس ہی تھی۔

خاتمۂ جنگ کے بعد حضرت مُصعب بن عمیر عبدریؓ اپنے بھائی ابو عزیز بن عُمیر عبدری کے پاس سے گزرے۔ ابو عزیز نے مسلمانوں کے خلاف جنگ لڑی تھی اور اس وقت ایک انصاری صحابی اِس کا ہاتھ باندھ رہے تھے۔ حضرت مصعبؓ نے اس انصاری سے کہا: "اس شخص کے ذریعے اپنے ہاتھ مضبوط

کرنا، اس کی ماں بڑی مالدار ہے وہ غالباً تمہیں اچھا فدیہ دے گی۔" اس پر ابو عزیز نے اپنے بھائی مُصعبؓ سے کہا: کیا میرے بارے میں تمہاری یہی وصیت ہے؟ حضرت مصعب نے فرمایا: (ہاں) تمہارے بجائے یہ، انصاری، میرا بھائی ہے۔

جب مشرکین کی لاشوں کو کنویں میں ڈالنے کا حکم دیا گیا اور عتبہ بن ربیعہ کو کنویں کی طرف گھسیٹ کر لے جایا جانے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے صاحبزادے حضرت ابو حذیفہؓ کے چہرے پر نظر ڈالی، دیکھا تو غمزدہ تھے، چہرہ بدلا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابو حذیفہ! غالباً اپنے والد کے سلسلے میں تمہارے دل کے اندر کچھ احساسات ہیں؟ انہوں نے کہا: نہیں واللہ، یا رسول اللہ! میرے اندر اپنے باپ کے بارے میں اور ان کے قتل کے بارے میں ذرا بھی لرزش نہیں۔ البتہ میں اپنے باپ کے متعلق جانتا تھا کہ ان میں سوجھ بوجھ ہے۔ دور اندیشی اور فضل و کمال ہے، اس لیے میں آس لگائے بیٹھا تھا کہ یہ خوبیاں انہیں اسلام تک پہنچا دیں گی، لیکن اب ان کا انجام دیکھ کر اور اپنی توقع کے خلاف کفر پر ان کا خاتمہ دیکھ کر مجھے افسوس ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت حذیفہؓ کے حق میں دعائے خیر فرمائی اور ان سے بھلی بات کہی۔

فریقین کے مقتولین:

یہ معرکہ، مشرکین کی شکست فاش اور مسلمانوں کی فتح مبین پر ختم ہوا۔ اور اس میں چودہ مسلمان شہید ہوئے۔ چھ مہاجرین میں سے اور آٹھ انصار میں سے، لیکن مشرکین کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔ ان کے ستر آدمی مارے گئے اور ستر قید کیے گئے جو عموماً قائد، سردار اور بڑے بڑے سربرآوردہ حضرات تھے۔

خاتمۂ جنگ کے بعد رسول اللہ ﷺ نے مقتولین کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا: تم لوگ اپنے نبی کے لیے کتنا برا کنبہ اور قبیلہ تھے۔ تم نے مجھے جھٹلایا جبکہ اوروں نے میری تصدیق کی۔ تم نے مجھے بے یار و مددگار چھوڑا جبکہ اوروں نے میری تائید کی۔ تم نے مجھے نکالا جبکہ اوروں نے مجھے پناہ دی۔ اس کے بعد آپ نے حکم دیا اور انہیں گھسیٹ کر بدر کے ایک کنویں میں ڈال دیا گیا۔

حضرت ابو طلحہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے حکم سے بدر کے روز قریش کے چوبیس بڑے بڑے سرداروں کی لاشیں بدر کے ایک گندے خبیث کنویں میں پھینک دی گئیں۔ آپ ﷺ کا دستور تھا کہ آپ جب کسی قوم پر فتح یاب ہوتے تو تین دن میدانِ جنگ میں قیام فرماتے تھے۔ چنانچہ جب بدر میں تیسرا دن آیا تو آپ ﷺ کے حسب الحکم آپ ﷺ کی سواری پر کجاوہ کسا گیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ پیدل چلے اور پیچھے پیچھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی چلے یہاں تک کہ آپ ﷺ کنویں کی بار پر کھڑے ہو گئے۔ پھر انہیں ان کا اور ان کے باپ کا نام لے لے کر پکارنا شروع کیا۔ اے فلاں بن فلاں اور اے فلاں بن فلاں! کیا تمہیں یہ بات خوش آتی ہے کہ تم نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کی ہوتی؟ کیونکہ ہم سے ہمارے رب نے جو وعدہ کیا تھا اسے ہم نے برحق پایا تو کیا تم سے تمہارے رب نے جو وعدہ کیا تھا اسے تم نے برحق پایا؟ حضرت عمرؓ نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ ایسے جسموں سے کیا باتیں کر رہے ہیں جن میں رُوح ہی نہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! میں جو کچھ کہہ رہا ہوں اسے تم لوگ ان سے زیادہ نہیں سن رہے ہو۔ ایک اور روایت میں ہے کہ تم لوگ ان سے

زیادہ سننے والے نہیں لیکن یہ لوگ جواب نہیں دے سکتے۔ (متفق علیہ، مشکوٰۃ ۲/۳۴۵)

مکہ میں شکست کی خبر:

مشرکین نے میدانِ بدر سے غیر منظم شکل میں بھاگتے ہوئے تتر بتر ہو کر گھبراہٹ کے عالم میں مکہ کا رخ کیا۔ شرم وندامت کے سبب ان کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کس طرح مکہ میں داخل ہوں۔

ابن اسحاق کہتے ہیں کہ سب سے پہلے جو شخص قریش کی شکست کی خبر لے کر مکہ وارد ہوا وہ حَیْسمان بن عبد اللہ خزاعی تھا۔ لوگوں نے اس سے دریافت کیا کہ پیچھے کی کیا خبر ہے؟ اس نے کہا: عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ابو الحکم بن ہشام، اُمیہ بن خلف ...اور مزید کچھ سرداروں کا نام لیتے ہوئے ...یہ سب قتل کر دیئے گئے۔ جب اس نے مقتولین کی فہرست میں اشراف قریش کو گنانا شروع کیا تو صفوان بن اُمیہ نے جو حطیم میں بیٹھا تھا کہا: اللہ کی قسم! اگر یہ ہوش میں ہے تو اس سے میرے متعلق پوچھو۔ لوگوں نے پوچھا: صفوان بن امیہ کا کیا ہوا؟ اس نے کہا: وہ تو وہ دیکھو! حطیم میں بیٹھا ہوا ہے۔ واللہ! اس کے باپ اور اس کے بھائی کو قتل ہوتے ہوئے میں نے خود دیکھا ہے۔

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مولیٰ ابو رافعؓ کا بیان ہے کہ میں ان دنوں حضرت عباسؓ کا غلام تھا۔ ہمارے گھر میں اسلام داخل ہو چکا تھا۔ حضرت عباسؓ مسلمان ہو چکے تھے، امّ الفضلؓ مسلمان ہو چکی تھیں، میں بھی مسلمان ہو چکا تھا، البتہ حضرت عباسؓ نے اپنا اسلام چھپا رکھا تھا۔ ادھر ابو لہب جنگ بدر میں حاضر نہ ہوا تھا۔ جب اسے خبر ملی تو اللہ نے اس پر ذلت وروسیاہی طاری کر دی اور ہمیں اپنے اندر قوت وعزت محسوس ہوئی۔ میں کمزور آدمی تھا تیر بنایا کرتا تھا اور زمزم کے حجرے میں بیٹھا تیر کے دستے چھیلتا رہتا تھا۔ واللہ! اس وقت میں حجرے میں بیٹھا اپنے تیر چھیل رہا تھا۔ میرے پاس اُم الفضلؓ بیٹھی ہوئی تھیں اور جو خبر آئی تھی اس سے ہم شاداں وفرحاں تھے کہ اتنے میں ابو لہب اپنے دونوں پاؤں بری طرح گھسیٹتا ہوا آپہنچا اور حجرے کے کنارے پر بیٹھ گیا۔ اس کی پیٹھ میری پیٹھ کی طرف تھی۔ ابھی وہ بیٹھا ہی ہوا تھا کہ اچانک شور ہوا: یہ ابوسفیان بن حارث بن عبد المطلب آگیا۔ ابو لہب نے اس سے کہا: میرے پاس آؤ، میری عمر کی قسم! تمہارے پاس خبر ہے۔ وہ ابو لہب کے پاس بیٹھ گیا۔ لوگ کھڑے تھے۔ ابو لہب نے کہا: بھتیجے بتاؤ لوگوں کا کیا حال رہا؟ اس نے کہا: کچھ نہیں۔ بس لوگوں سے ہماری مڈ بھیڑ ہوئی اور ہم نے اپنے کندھے ان کے حوالے کر دیئے۔ وہ ہمیں جیسے چاہتے تھے قتل کرتے تھے اور جیسے چاہتے تھے قید کرتے تھے، اور اللہ کی قسم! میں اس کے باوجود لوگوں کو ملامت نہیں کر سکتا۔ در حقیقت ہماری مڈ بھیڑ کچھ ایسے گورے چٹے لوگوں سے ہوئی تھی جو آسمان وزمین کے درمیان چتکبرے گھوڑوں پر سوار تھے۔ اللہ کی قسم! نہ وہ کسی چیز کو چھوڑتے تھے اور نہ کوئی چیز ان کے مقابل ٹک پاتی تھی۔

ابو رافعؓ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے ہاتھ سے خیمے کا کنارہ اٹھایا، پھر کہا: وہ اللہ کی قسم فرشتے تھے؟ یہ سن کر ابو لہب نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور میرے چہرے پر زور دار تھپڑ رسید کیا۔ میں اس سے لڑ پڑا۔ لیکن اس نے مجھے اٹھا کر زمین پر پٹک دیا۔ پھر میرے اوپر گھٹنے کے بل بیٹھ کر مجھے مارنے لگا۔ میں کمزور جو ٹھہرا، لیکن اُم الفضل نے اٹھ کر خیمے کا ایک کھمبا لیا اور اسے ایسی ضرب ماری کہ سر میں بُری چوٹ آگئی اور ساتھ ہی بولیں: اس کا مالک

نہیں ہے اس لیے اسے کمزور سمجھ رکھا ہے؟ ابولہب رسوا ہو کر اٹھا اور چلا گیا۔ اس کے بعد اللہ کی قسم صرف سات راتیں گزری تھیں کہ اللہ نے اسے عدسہ (ایک قسم کے طاعون) میں مبتلا کر دیا اور اس کا خاتمہ کر دیا۔ عدسہ کی گلٹی کو عرب بہت منحوس سمجھتے تھے، چنانچہ (مرنے کے بعد) اس کے بیٹوں نے بھی اسے یوں ہی چھوڑ دیا اور وہ تین روز تک بے گور و کفن پڑا رہا۔ کوئی اس کے قریب نہ جاتا تھا اور نہ اس کی تدفین کی کوشش کرتا تھا۔ جب اس کے بیٹوں کو خطرہ محسوس ہوا کہ اس طرح چھوڑنے پر لوگ انہیں ملامت کریں گے تو ایک گڑھا کھود کر اسی میں لکڑی سے اس کی لاش دھکیل دی اور دور ہی سے پتھر پھینک پھینک کر چھپا دی۔

غرض اس طرح اہل مکہ کو میدان بدر کی شکست فاش کی خبر ملی اور ان کی طبیعت پر اس کا نہایت برا اثر پڑا حتیٰ کہ انہوں نے مقتولین پر نوحہ کرنے کی ممانعت کر دی تاکہ مسلمانوں کو اس کے غم پر خوش ہونے کا موقع نہ ملے۔

اس سلسلے کا ایک دلچسپ واقعہ یہ ہے کہ جنگ بدر میں اسود بن عبد المطلب کے تین بیٹے مارے گئے، اس لیے وہ ان پر رونا چاہتا تھا۔ وہ اندھا آدمی تھا۔ ایک رات اس نے نوحہ کرنے والی عورت کی آواز سنی۔ جھٹ اپنے غلام کو بھیجا اور کہا: ”ذرا، دیکھو! کیا نوحہ کرنے کی اجازت مل گئی ہے؟ کیا قریش اپنے مقتولین پر رو رہے ہیں تاکہ میں بھی... اپنے بیٹے... ابو حکیمہ پر روؤں، کیونکہ میرا سینہ جل رہا ہے۔“ غلام نے واپس آکر بتایا کہ یہ عورت تو اپنے گم شدہ اُونٹ پر رو رہی ہے۔ اسود یہ سن کر اپنے آپ پر قابو نہ پا سکا اور بے اختیار کہہ پڑا:

أتبكی أن یضل لها بعیر ویمنعها من النوم السهود
فلا تبكی علی بكر ولكن علی بدر تقاصرت الجدود
علي بدر سراة بني هصيص ومخزوم ورهط أبي الوليد
وبكی إن بكيت علی عقيل وبكي حارثًا أسد الأسود
وبكيهم ولا تسمي جميعًا وما لأبي حكيمة من نديد
ألا قد ساد بعدهم رجال ولولا يوم بدر لم يسودو

”کیا وہ اس بات پر روتی ہے کہ اس کا اونٹ غائب ہو گیا؟ اور اس پر بے خوابی نے اس کی نیند حرام کر رکھی ہے؟ تو اونٹ پر نہ رو بلکہ بدر پر رو جہاں قسمتیں پھوٹ گئیں۔ ہاں ہاں! بدر پر رو جہاں بنی ہصیص، بنی مخزوم اور ابو الولید کے قبیلے کے سربر آوردہ افراد ہیں۔ اگر رونا ہی ہے تو عقیل پر رو اور حارث پر رو جو شیروں کا شیر تھا، تو ان لوگوں پر رو اور سب کا نام نہ لے اور ابو حکیمہ کا تو کوئی ہمسر ہی نہ تھا۔ دیکھو! ان کے بعد ایسے ایسے لوگ سردار ہو گئے کہ اگر بدر کا دن نہ ہوتا تو وہ سردار نہ ہو سکتے تھے۔“

مدینہ میں فتح کی خوش خبری:

ادھر مسلمانوں کی فتح مکمل ہو چکی تو رسول اللہ ﷺ نے اہل مدینہ کو جلد از جلد خوشخبری دینے کے لیے دو قاصد روانہ فرمائے۔ ایک حضرت عبد اللہ بن رواحہؓ جنہیں عوالی (بالائی مدینہ) کے باشندوں کے پاس بھیجا گیا تھا اور دوسرے حضرت زید بن حارثہؓ جنہیں زیرین مدینہ کے باشندوں کے پاس بھیجا گیا تھا۔

اس دوران یہود اور منافقین نے جھوٹے پروپیگنڈے کر کر کے مدینہ میں ہلچل بپا کر رکھی تھی یہاں تک کہ یہ خبر بھی اڑا رکھی تھی کہ نبی ﷺ قتل کر دیئے گئے ہیں، چنانچہ جب ایک منافق نے حضرت زید بن حارثہؓ کو نبی ﷺ کی اونٹنی قَصْوَاء پر سوار آتے دیکھا تو بول پڑا: ”واقعی محمد ﷺ قتل

کر دیئے گئے ہیں۔ دیکھو! یہ تو انھی کی اونٹنی ہے۔ ہم اسے پہچانتے ہیں، اور یہ زید بن حارثہؓ ہے، شکست کھا کر بھاگا ہے اور اس قدر مرعوب ہے کہ اس کی سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کہے۔" بہر حال جب دونوں قاصد پہنچے تو مسلمانوں نے انہیں گھیر لیا اور ان سے تفصیلات سننے لگے حتیٰ کہ انہیں یقین آ گیا کہ مسلمان فتح یاب ہوئے ہیں۔ اس کے بعد ہر طرف مسرت و شادمانی کی لہر دوڑ گئی اور مدینہ کے دَر و بام تہلیل و تکبیر کے نعروں سے گونج اُٹھے اور جو سربر آوردہ مسلمان مدینہ میں رہ گئے تھے وہ رسول اللہ ﷺ کو اس فتح مبین کی مبارک باد دینے کے لیے بدر کے راستے پر نکل پڑے۔

حضرت اُسامہ بن زیدؓ کا بیان ہے کہ ہمارے پاس اس وقت خبر پہنچی جب رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت رقیہؓ کو، جو حضرت عثمانؓ کے عقد میں تھیں، دفن کر کے قبر پر مٹی برابر کر چکے تھے۔ ان کی تیمار داری کے لیے حضرت عثمانؓ کے ساتھ مجھے بھی رسول اللہ ﷺ نے مدینہ ہی میں چھوڑ دیا تھا۔

مالِ غنیمت کا مسئلہ:

رسول اللہ ﷺ نے معرکہ ختم ہونے کے بعد تین دن بدر میں قیام فرمایا، اور ابھی آپ ﷺ نے میدانِ جنگ سے کوچ نہیں فرمایا تھا کہ مالِ غنیمت کے بارے میں لشکر کے اندر اختلاف پڑ گیا اور جب یہ اختلاف شدت اختیار کر گیا تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ جس کے پاس جو کچھ ہے وہ آپ ﷺ کے حوالے کر دے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس حکم کی تعمیل کی اور اس کے بعد اللہ نے وحی کے ذریعہ اس مسئلے کا حل نازل فرمایا۔

حضرت عبادہ بن صامتؓ کا بیان ہے کہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ مدینے سے نکلے اور بدر میں پہنچے۔ لوگوں سے جنگ ہوئی اور اللہ نے دشمن کو شکست دی۔ پھر ایک گروہ ان کے تعاقب میں لگ گیا اور انہیں کھدیڑنے اور قتل کرنے لگا اور ایک گروہ مالِ غنیمت پر ٹوٹ پڑا اور اسے بٹورنے اور سمیٹنے لگا اور ایک گروہ نے رسول اللہ ﷺ کے گرد گھیرا ڈالے رکھا کہ مبادا دشمن دھوکے سے آپ ﷺ کو کوئی اذیت پہنچا دے۔ جب رات آئی اور لوگ پلٹ پلٹ کر ایک دوسرے کے پاس پہنچے تو مالِ غنیمت جمع کرنے والوں نے کہا کہ ہم نے اسے جمع کیا ہے، لہٰذا اس میں کسی اور کا کوئی حصہ نہیں۔ دشمن کا تعاقب کرنے والوں نے کہا: "تم لوگ ہم سے بڑھ کر اس کے حق دار نہیں کیونکہ اس مال سے دشمن کو بھگانے اور دور رکھنے کا کام ہم نے کیا تھا۔" اور جو لوگ رسول اللہ ﷺ کی حفاظت فرما رہے تھے انہوں نے کہا: "ہمیں یہ خطرہ تھا کہ دشمن آپ کو غفلت میں پا کر کوئی اذیت نہ پہنچا دے اس لیے ہم آپ ﷺ کی حفاظت میں مشغول رہے۔" اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی:

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنفَالِ ۖ قُلِ الْأَنفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۖ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ (الانفال ۱)

"لوگ آپ ﷺ سے مال غنیمت کے متعلق پوچھتے ہیں، کہہ دو غنیمت اللہ اور رسول ﷺ کے لیے ہے، پس اللہ سے ڈرو، اور اپنے باہمی تعلقات کی اصلاح کر لو اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اگر واقعی تم لوگ مومن ہو۔"

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے مالِ غنیمت کو مسلمانوں کے درمیان تقسیم فرما دیا۔ (مسند احمد ۵ / ۳۲۳-۳۲۴، حاکم ۲ / ۳۲۶)

اسلامی لشکر مدینے کی راہ میں:

رسول اللہ ﷺ تین روز بدر میں قیام فرما کر مدینے کے لیے چل پڑے۔ آپ ﷺ کے ہمراہ مشرک قیدی بھی تھے اور مشرکین سے حاصل کیا ہوا مالِ غنیمت بھی۔ آپ ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن کعبؓ کو اس کی نگرانی سونپی تھی۔ جب آپ ﷺ وادیٔ صفراء کے درّے سے باہر نکلے تو درّے اور نازیہ کے درمیان ایک ٹیلے پر پڑاؤ ڈالا اور وہیں خمس (پانچواں حصہ) علیحدہ کر کے باقی مال غنیمت مسلمانوں پر برابر تقسیم کر دیا۔ اور وادیٔ صفراء ہی میں آپ ﷺ نے حکم صادر فرمایا کہ نضر بن حارث کو قتل کر دیا جائے۔ اس شخص نے جنگ بدر میں مشرکین کا پرچم اُٹھا رکھا تھا اور یہ قریش کے اکابر مجرمین میں سے تھا۔ اسلام دشمنی اور رسول اللہ ﷺ کی ایذاء رسانی میں حد درجہ بڑھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ کے حکم پر حضرت علیؓ نے اس کی گردن مار دی۔

اس کے بعد آپ ﷺ عرق الظبیہ پہنچے تو عقبہ بن ابی معیط کے قتل کا حکم صادر فرمایا۔ یہ شخص جس طرح رسول اللہ ﷺ کو ایذاء پہنچایا کرتا تھا اس کا کچھ ذکر پیچھے گزر چکا ہے۔ یہی شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کی پیٹھ پر نماز کی حالت میں اونٹ کی اوجھڑی ڈالی تھی اور اسی شخص نے آپ ﷺ کی گردن پہ چادر لپیٹ کر آپ ﷺ کو قتل کرنا چاہا تھا اور اگر ابو بکرؓ بر وقت نہ گئے ہوتے تو اس نے (اپنی دانست میں تو) آپ ﷺ کا گلا گھونٹ کر مار ہی ڈالا تھا۔ جب نبی ﷺ نے اس کے قتل کا حکم صادر فرمایا تو کہنے لگا: "اے محمد! بچوں کے لیے کون ہے؟" آپ نے فرمایا: آگ (یہ حدیث کتب صحاح میں مروی ہے، مثلاً: دیکھئے: سنن ابی داؤد مع شرح عون المعبود ۳/۱۲) اس کے بعد حضرت عاصم بن ثابت انصاریؓ نے، اور کہا جاتا ہے کہ حضرت علیؓ نے، اس کی گردن مار دی۔

جنگی نقطۂ نظر سے ان دونوں طاغوتوں کا قتل کیا جانا ضروری تھا کیونکہ یہ صرف جنگی قیدی نہ تھے بلکہ جدید اصطلاح کی رو سے جنگی مجرم بھی تھے۔

تہنیت کے وفود:

اس کے بعد آپ ﷺ مقامِ رَوحاء پہنچے تو ان مسلمان سربراہوں سے ملاقات ہوئی جو دونوں قاصدوں سے فتح کی بشارت سن کر آپ ﷺ کا استقبال کرنے اور آپ ﷺ کو فتح کی مبارک باد پیش کرنے کے لیے مدینے سے نکل پڑے تھے۔ جب انہوں نے مبارک پیش کی تو حضرت سلمہ بن سلامہؓ نے کہا: "آپ لوگ ہمیں کاہے کی مبارک باد دے رہے ہیں ہمارا ٹکراؤ تو اللہ کی قسم! گنجے سر کے بوڑھوں سے ہوا تھا جو اونٹ جیسے تھے۔" اس پر رسول اللہ ﷺ نے مسکرا کر فرمایا: بھتیجے! یہی لوگ سربر آوردگانِ قوم تھے۔

اس کے بعد حضرت اسید بن حضیرؓ عرض پرداز ہوئے: "یارسول اللہ! (ﷺ) اللہ کی حمد ہے کہ اس نے آپ کو کامیابی سے ہمکنار کیا اور آپ ﷺ کی آنکھوں کو ٹھنڈک بخشی۔ واللہ! میں یہ سمجھتے ہوئے بدر سے پیچھے نہ رہا تھا کہ آپ کا ٹکراؤ دشمن سے ہو گا، میں تو سمجھ رہا تھا کہ بس قافلے کا معاملہ ہے، اور اگر میں یہ سمجھتا کہ دشمن سے سابقہ پڑے گا تو میں پیچھے نہ رہتا۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سچ کہتے ہو۔

اس کے بعد آپ ﷺ مدینہ منورہ میں اس طرح مظفر و منصور داخل ہوئے کہ شہر اور گرد و پیش کے سارے دشمنوں پر آپ ﷺ کی دھاک بیٹھ چکی تھی۔ اس فتح کے اثر سے مدینے کے بہت سے لوگ حلقۂ بگوش اسلام ہوئے اور اسی

موقع پر عبد اللہ بن اُبی اور اس کے ساتھیوں نے بھی دکھاوے کے لیے اسلام قبول کیا۔

آپ ﷺ کی مدینہ تشریف آوری کے ایک دن بعد قیدیوں کی آمد آمد ہوئی۔ آپ نے انہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تقسیم فرما دیا اور ان کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت فرمائی۔ اس وصیت کا نتیجہ یہ تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خود کھجور کھاتے تھے لیکن قیدیوں کو روٹی پیش کرتے تھے۔ (واضح رہے کہ مدینے میں کھجور بے حیثیت چیز تھی اور روٹی خاصی گراں قیمت)

قیدیوں کا قضیہ:

جب رسول اللہ ﷺ مدینہ پہنچ گئے تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے قیدیوں کے بارے میں مشورہ کیا۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا: ”یا رسول اللہ! (ﷺ) یہ لوگ چچیرے بھائی اور کنبے قبیلے کے لوگ ہیں۔ میری رائے ہے کہ آپ ﷺ ان سے فدیہ لے لیں۔ اس طرح جو کچھ ہم لیں گے وہ کفار کے خلاف ہماری قوت کا ذریعہ ہو گا اور یہ بھی متوقع ہے کہ اللہ انہیں ہدایت دے دے اور وہ ہمارے بازو بن جائیں۔“

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن خطاب! تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا: ”واللہ! میری وہ رائے نہیں ہے جو ابو بکرؓ کی ہے۔ میری رائے یہ ہے کہ آپ ﷺ فلاں کو... جو حضرت عمرؓ کا قریبی تھا، میرے حوالے کر دیں اور میں اس کی گردن ماروں۔ عقیل بن ابی طالب کو علیؓ کے حوالے کریں اور وہ اس کی گردن ماریں اور فلاں کو جو حمزہؓ کا بھائی ہے حمزہؓ کے حوالے کریں اور وہ اس کی گردن مار دیں یہاں تک کہ اللہ کو معلوم ہو جائے کہ ہمارے دلوں میں مشرکین کے لیے نرم گوشہ نہیں ہے، اور یہ حضرات مشرکین کے صنادِید و آئمہ اور قائدین ہیں۔“

حضرت عمرؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو بکرؓ کی بات پسند فرمائی اور میری بات پسند نہیں فرمائی، چنانچہ قیدیوں سے فدیہ لینا طے کر لیا۔ اس کے بعد جب اگلا دن آیا تو میں صبح ہی صبح رسول اللہ ﷺ اور ابو بکرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ دونوں رو رہے تھے۔ میں نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! مجھے بتائیں آپ ﷺ اور آپ کے ساتھی کیوں رو رہے ہیں؟ اگر مجھے بھی رونے کی وجہ ملی تو روؤں گا اور اگر نہ مل سکی تو آپ حضرات کے رونے کی وجہ سے روؤں گا۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”فدیہ قبول کرنے کی وجہ سے تمہارے اصحاب پر جو چیز پیش کی گئی ہے۔ اسی کی وجہ سے رو رہا ہوں۔“ اور آپ ﷺ نے ایک قریبی درخت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: مجھ پر ان کا عذاب اس درخت سے بھی زیادہ قریب پیش کیا گیا۔ (تاریخ عمر بن خطاب ابن جوزی، ص ۳۶) اور اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی:

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَن يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ ۚ تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٦٧﴾ لَّوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٦٨﴾

(الانفال)

”کسی نبی کے لیے درست نہیں کہ اس کے پاس قیدی ہوں یہاں تک کہ وہ زمین میں اچھی طرح خونریزی کر لے۔ تم لوگ دنیا کا سامان چاہتے ہو اور اللہ آخرت چاہتا ہے، اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ اگر اللہ کی طرف سے نوشتہ سبقت نہ کر چکا ہوتا تو تم لوگوں نے جو کچھ لیا ہے اس پر تم کو سخت عذاب پکڑ لیتا۔“

اور اللہ کی طرف سے جو نوشتہ سبقت کر چکا تھا وہ یہ تھا: حتی

إِذَا أَثْخَنتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً (محمد ۴)

"مشرکین کو جنگ میں قیدی کرنے کے بعد یا تو احسان کر دیا فدیہ لے لو۔"

چونکہ اس نوشتے میں قیدیوں سے فدیہ لینے کی اجازت دی گئی ہے، اس لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قبولِ فدیہ پر سزا نہیں دی گئی بلکہ صرف سرزنش کی گئی اور یہ بھی اِس لیے کہ انہوں نے کفار کو اچھی طرح کچلنے سے پہلے قیدی بنالیا تھا، اور کہا جاتا ہے کہ آیت مذکورہ بعد میں نازل ہوئی اور جو نوشتہ اللہ کی طرف سے سبقت کر چکا تھا اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ تھا کہ اس امت کے لیے مال غنیمت حلال ہے یا کہ اہل بدر کے لیے رحمت و مغفرت ہے۔

بہر حال چونکہ حضرت ابو بکرؓ کی رائے کے مطابق معاملہ طے ہو چکا تھا، اس لیے مشرکین سے فدیہ لیا گیا۔ فدیہ کی مقدار چار ہزار اور تین ہزار درہم سے لے کر ایک ہزار درہم تک تھی۔ اہل مکہ لکھنا پڑھنا بھی جانتے تھے جبکہ اہل مدینہ لکھنے پڑھنے سے واقف نہ تھے، اس لیے طے کیا گیا کہ جس کے پاس فدیہ نہ ہو وہ مدینے کے دس دس بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھادے۔ جب یہ بچے اچھی طرح سیکھ جائیں تو یہی اس کا فدیہ ہو گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیدیوں پر احسان بھی فرمایا اور انہیں فدیہ لیے بغیر رہا کر دیا۔ اس فہرست میں مطلب بن حنطب، صیفی بن ابی رفاعہ اور ابو عزہ جمحی کے نام آتے ہیں۔ آخر الذکر کو آئندہ جنگ احد میں قید اور قتل کیا گیا۔ (تفصیل آگے آرہی ہے)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے داماد ابو العاص کو بھی اس شرط پر بلا فدیہ چھوڑ دیا کہ وہ حضرت زینبؓ کی راہ نہ روکیں گے۔ اس کی وجہ یہ ہوئی کہ حضرت زینبؓ نے ابو العاص کے فدیے میں کچھ مال بھیجا تھا جس میں ایک ہار بھی تھا۔ یہ ہار در حقیقت خدیجہؓ کا تھا اور جب انہوں نے حضرت زینبؓ کو ابو العاص کے پاس رخصت کیا تھا تو یہ ہار انہیں دے دیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بڑی رِقت طاری ہو گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اجازت چاہی کہ ابو العاص کو چھوڑ دیں۔ صحابہ نے اسے بسر و چشم قبول کر لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو لعاص کو اس شرط پر چھوڑ دیا کہ وہ حضرت زینبؓ کی راہ چھوڑ دیں گے۔ چنانچہ حضرت ابو العاص نے ان کا راستہ چھوڑ دیا اور حضرت زینبؓ نے ہجرت فرمائی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زیدؓ بن حارثہ اور ایک انصاری صحابی کو بھیج دیا کہ تم دونوں بطن یاجج میں رہنا۔ جب زینبؓ تمہارے پاس سے گزریں تو ساتھ ہو لینا۔ یہ دونوں حضرات تشریف لے گئے اور حضرت زینبؓ کو ساتھ لے کر مدینہ واپس آئے۔ حضرت زینبؓ کی ہجرت کا واقعہ بڑا طویل اور المناک ہے۔

قیدیوں میں سہیل بن عمرو بھی تھا جو بڑا زبان آور خطیب تھا۔ حضرت عمرؓ نے کہا: "اے اللہ کے رسول! سہیل بن عمرو کے اگلے دو دانت تڑوا دیجیے اس کی زبان لپٹ جایا کرے گی اور وہ کسی جگہ خطیب بن کر آپ کے خلاف کبھی کھڑا نہ ہو سکے گا۔" لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی یہ گزارش مسترد کر دی کیونکہ یہ مثلے کے ضمن میں آتا ہے جس پر قیامت کے روز اللہ کی طرف سے پکڑ کا خطرہ تھا۔

حضرت سعد بن نعمانؓ عمرہ کرنے کے لیے نکلے تو انہیں ابو

سفیان نے قید کر لیا۔ ابو سفیان کا بیٹا عمرو بھی جنگ بدر کے قیدیوں میں تھا۔ چنانچہ عمرو کو ابو سفیان کے حوالے کر دیا گیا اور اس نے حضرت سعدؓ کو چھوڑ دیا۔

قرآن کا تبصرہ:

اسی غزوے کے تعلق سے سورۂ انفال نازل ہوئی جو در حقیقت اس غزوے پر ایک الٰہی تبصرہ ہے... اگر یہ تعبیر صحیح ہو... اور یہ تبصرہ بادشاہوں اور کمانڈروں وغیرہ کے فاتحانہ تبصروں سے بالکل ہی جدا گانہ ہے۔ اس تبصرے کی چند باتیں مختصراً یہ ہیں:

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے مسلمانوں کی نظر ان کوتاہیوں اور اخلاقی کمزوریوں کی طرف مبذول کرائی جو ان میں فی الجملہ باقی رہ گئیں تھیں۔ اور جن میں سے بعض بعض کا اظہار اس موقع پر ہو گیا تھا۔ اس توجہ دہانی کا مقصود یہ تھا کہ مسلمان اپنے آپ کو ان کمزوریوں سے پاک صاف کر کے کامل ترین بن جائیں۔

اس کے بعد اس فتح میں اللہ تعالیٰ کی جو تائید اور غیبی مدد شامل تھی، اس کا ذکر فرمایا۔ اس کا مقصود یہ تھا کہ مسلمان اپنی شجاعت وبسالت کے فریب میں نہ آجائیں۔ جس کے نتیجے میں مزاج وطبائع پر غرور و تکبر کا تسلط ہو جاتا ہے، بلکہ وہ اللہ تعالیٰ پر توکل کریں اور اس کے اور پیغمبر ﷺ کے اطاعت کیش رہیں۔

پھر ان بلند اغراض و مقاصد کا تذکرہ کیا گیا ہے جن کے لیے رسول اللہ ﷺ نے اس خوفناک اور خون ریز معرکے میں قدم رکھا تھا اور اسی ضمن میں ان اخلاق واوصاف کی نشان دہی کی گئی ہے جو معرکوں میں فتح کا سبب بنتے ہیں۔

پھر مشرکین و منافقین کو اور یہود اور جنگی قیدیوں کو مخاطب کر کے فصیح و بلیغ نصیحت فرمائی گئی ہے تاکہ وہ حق کے سامنے جھک جائیں اور اس کے پابند بن جائیں۔

اس کے بعد مسلمانوں کو مالِ غنیمت کے معاملے میں مخاطب کرتے ہوئے انہیں اس مسئلے کے تمام بنیادی قواعد و اصول سمجھائے اور بتائے گئے ہیں۔

پھر اس مرحلے پر اسلامی دعوت کو جنگ و صلح کے جن قوانین کی ضرورت تھی ان کی توضیح اور مشروعیت ہے تاکہ مسلمانوں کی جنگ اور اہل جاہلیت کی جنگ میں امتیاز قائم ہو جائے، اور اخلاق و کردار کے میدان میں مسلمانوں کو برتری حاصل رہے، اور دنیا اچھی طرح جان لے کہ اسلام محض ایک نظریہ نہیں ہے بلکہ وہ جن اصولوں اور ضابطوں کا داعی ہے ان کے مطابق اپنے ماننے والوں کی عملی تربیت بھی کرتا ہے۔

پھر اسلامی حکومت کے قوانین کی کئی دفعات بیان کی گئی ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی حکومت کے دائرے میں بسنے والے مسلمان اور اس دائرے سے باہر رہنے والے مسلمانوں میں کیا فرق ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کے کھانے میں برکت ہوتی ہے۔“
ایک دوسری جگہ ارشاد فرمایا: ”ہمارے روزے اور اہل کتاب کے روزے کے درمیان سحری کھانے کا فرق ہے۔“ (صحیح مسلم)

مولانا خالد قریشی

وزیر اعلیٰ پنجاب کا اسلامی احکام کے ساتھ کھلا مقابلہ

اس سے صرف نظر نہیں کیا جاسکتا کہ پاکستان کا نظام اسلامی نہیں ہے، بلکہ ایک نام نہاد جمہوری نظام ہے۔ ہر بار الیکشن کا اختتام دھاندلی، ووٹ چوری، مینڈیٹ چوری، لوٹ مار اور رشوت کے موضوع پر بیانات کے ساتھ ہوتا ہے جس کا ہر پاکستانی مشاہدہ کرچکا ہے۔ الیکشن ختم ہونے کے بعد مرکز اور صوبوں میں اسٹیبلشمنٹ کی منظور نظر پارٹیوں کی حکومتیں سلیکٹ ہوتی ہیں جو اگلے پانچ سال تک اسلامی احکام کی مخالفت، فوج کے ساتھ وفاداری اور اپنی جیبیں بھرنے کا حلف اٹھالیتی ہیں۔ سابقہ الیکشن میں بھی ایسا ہی ہوا اور پی ٹی آئی و اسٹیبلشمنٹ کے درمیان کشمکش کے باعث ایک بار پھر پنجاب کی حکومت مسلم لیگ ن کو سونپی گئی، جہاں مریم نواز کو وزیر اعلیٰ مقرر کیا گیا۔

مریم نواز نے گویا کہ اس بار سابقہ نعروں ”ترقی اور غریب“ کے نام سے ہٹ کر اسلامی احکام کی مخالفت میں اپنی بقا سمجھی۔ اس سلسلے میں حال ہی میں کم عمری میں شادی کے نام سے ایک بل پاس کیا گیا، گو کہ یہ مسئلہ تو قومی اسمبلی کا ہے، مگر وزیر اعلیٰ پنجاب نے اسے نافذ کرنے میں پہل کی۔ اس قانون کے تحت ۱۸ سال سے کم عمر لڑکی یا لڑکا شادی نہیں کر سکیں گے، جو کہ اسلامی احکام کے سراسر خلاف ہے، جس پر ملک بھر تمام مکاتب فکر علمائے کرام نے دائر کردہ اجلاس ”اتحاد امت پاکستان“ میں بھی تفصیلی بات چیت کی۔

اس حوالے سے جاری کردہ خبر کا ایک حصہ درج کیا جاتا ہے:

”جاری کیے گئے آرڈیننس کے تحت کم عمری کی شادی کو ناقابلِ ضمانت جرم قرار دیا گیا ہے۔ قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کو زیادہ سے زیادہ سات سال قید اور ۱۰ لاکھ روپے تک جرمانہ ہو سکتا ہے۔ پنجاب حکومت کی جانب سے جاری کیا گیا پنجاب چائلڈ میرج ریسٹرینٹ آرڈیننس ۲۰۲۶ صوبے بھر میں نافذ العمل ہو گیا ہے۔ اس آرڈیننس کے بعد پنجاب چائلڈ میرج ریسٹرینٹ آرڈیننس ۱۹۲۹ ختم ہو گیا ہے جس کے تحت مردوں کے لیے شادی کی کم از کم عمر ۱۸ سال اور خواتین کے لیے ۱۶ سال مقرر تھی۔“

اسی طرح پنجاب اور خاص طور پر لاہور میں اس سال بسنت بھی منایا گیا۔ اسلامی نقطہ نظر کی مخالفت کو ایک طرف رکھ کر انسانی جانوں کی ضیاع کا بھی خیال نہ رکھا گیا اور باوجود جانی نقصان کے وزیر اعلیٰ نے ناجائز جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس انسانی و اسلامی حکم کی بھی مخالفت کرکے دکھادی۔ حالانکہ ملکی سیکیورٹی و سیاسی صورتحال کی بنیاد پر بھی دیگر سیاسی پارٹیوں نے اس کی شدید مخالفت کی، علمائے کرام کے بیانات سامنے آئے مگر صاحبہ ٹس سے مس نہیں ہوئیں۔

اس حوالے سے ملک کے عظیم دارالافتاء جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن (نیو ٹاؤن) کا فتویٰ ملحوظ فرمائیں:

پتنگ بازی میں پیسوں اور وقت کا ضیاع ہے اور مختلف مواقع پر کئی انسانی جانوں کے ضیاع کی نوبت بھی آچکی ہے، نیز بسنت

ہندوانہ رسم ہے، لہذا پتنگ بازی یا بسنت منانا جائز نہیں ہے اور پتنگ پکڑنا بھی جائز نہیں ہے۔(فتویٰ نمبر :۱۴۳۱۰۱۲۰۰۶۵۸ دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن)

علاوہ ازیں پنجاب میں پولیس کے تحت ادارہ سی سی ڈی قائم کیا گیا، جس نے جرائم کی روک تھام کے نام سے خود ہی جرائم کے ریکارڈ توڑ دیے۔ بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی، چوری ڈکیتی اور دیگر سٹریٹ کرائم کیخلاف خودساختہ قوانین جاری کرکے صاحبہ نے جرم کی روک تھام تو نہ کی اور ہو بھی کیسے؟ کہ جہاں صرف غریب ہی قانون کی گرفت آئے اور سزا بھی غیر اسلامی و غیر انسانی طریقے سے دی جائے۔ یہاں بھی صاحبہ نے صرف خاتون کارڈ کا استعمال کیا، کہ گویا وہ خواتین کی حفاظت کر رہی ہے مگر معاملے کا نتیجہ الٹ آیا۔

دریں اثنا ملک کے ایک صحافی محمد عمیر نے رپورٹ کیا کہ سال ۲۰۲۵ء کے دوران صرف لاہور کے ہوٹلز میں ۸ ارب ۶۰ کروڑ شراب فروخت کی گئی، جو ظاہری طور پر پرمیشن پر کام کرتے ہیں، اس کے علاوہ جو ریکارڈ پر نہیں آیا اس کا کوئی اندازہ نہیں ہے اور پھر پورے صوبے کا کیا حال ہوتا ہوگا؟۔ اس کے علاوہ ٹرانسجینڈر ایکٹ پر عملدرآمد، پاکستان تحریک لبیک کے کارکنان کیخلاف ظالمانہ کریک ڈاؤن اور اس کے سینکڑوں کارکنان کا قتل، صوبے میں فحاشی و عریانی کو چھوٹ دینے، میوزک شو کے نام پر مغربی کلچر کو فروغ دینے جیسے جرائم بھی اس وزیراعلی کے گلے پڑے ہیں، جو خود کو آئندہ انتخابات کے بعد وزیراعظم بھی دیکھنا پسند کر رہی ہے۔

ایسے میں حکمرانان پنجاب اور وہاں مسلط فوجی طبقہ کو ہمارا یہی پیغام ہے کہ:

جن چیزوں کو آپ ترقی سمجھ رہے ہیں

جس طرف قوم کو لے جانا چاہ رہے ہیں

جن مقاصد پر آپ کی نظریں ہیں

جو قوانین نافذ کر رہے ہیں

جیسے مذہب کی توہین کر رہے ہیں

تو یہ ہرگز ترقی و کامیابی نہیں ہے اور اگر باز نہ آئے تو یہ سب چیزیں آپ کے گلے پڑ جائیں گی، پھر آپ خود کے علاوہ کسی اور سے شکوہ کناں نہ ہونا۔

اسی طرح اہل پنجاب کو چاہیے کہ وہ ان آزمودہ اور داغدار ماضی کے حامل لوگوں سے دور رہیں، ان سے ناطہ نہ رکھتے ہوئے اپنی نسل کو یہ باور کرائیں کہ یہ لوگ حکمرانی کا لباس اوڑھ کر ایک طرف آپ کو لوٹ رہے ہیں تو دوسری طرف آپ کو اپنے اصل مقصد سے کوسوں دور کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اگر آپ نے اب ہوش کے ناخن نہ لیے تو بعید نہیں کہ آپ کو واپس آتے آتے سالوں نہیں، عشروں نہیں، بلکہ صدیوں کی ضرورت پڑے۔

عبد الصمد الشامی

کفار و طواغیت کے گھناؤنے منصوبے اور جہاد کی فرضیت

۱۹۴۷ء سے اب تک، اس ریاست نے ہمیں کیا دیا، ہمارے دین کے لئے ہمارے ایمان کے لئے کتنی نفع مند ثابت ہوئی، حضور صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی ناموس کی کتنی وفادار بنی، خلافت کے قیام کے لئے کتنی فکر مند رہی؟

اس وطنِ عزیز پاکستان کے لیے علماء، صلحاء، فقراء، غرباء اور ضعفاء نے قربانیاں دے کر شہداء بن کر اسے کلمے کے نام پر حاصل کیا تھا، مگر افسوس کہ یہ میرے آقا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی مظلوم امت سے بہت بڑا دھوکا کیا گیا، مظلوم امت پہ ایک ظلمِ اکبر ڈھایا گیا، ان مظلوم مسلمانوں کو خون کے آنسو رلایا گیا، ان کی دی گئی اُس وقت کی قربانیوں کو خاک میں ملایا گیا، ہائے افسوس کہ ان مظلوم مسلمانوں کے خون کو برطانیہ کی خوش نودی کا ذریعہ بنایا گیا، ان مظلوم اور پیارے مسلمانوں کے خون کو دنیا کی سستی شہرت کے عوض بیچا گیا، افسوس صد افسوس!

ملک پاکستان حاصل کرنے کے بعد مسلمانوں پہ کبھی شیعہ، کبھی عیسائی تو کبھی قادیانی مذہب کے حکمران مسلط کیے گئے، اسمبلی میں قرآن پر آئین کو مقدم کیا گیا، مسلمانوں پر اسلامی قانون کی بجائے انگریزی قانون مسلط کیا گیا، وطن عزیز میں بسنے والے مسلمان! اور نظام جمہوری؟ اور اس پہ مسلط حاکم غیر مسلم (اسلام دشمن)؟ اس ملک کے محافظ کافروں کے غلام؟ ذرا سوچیں اس ملک میں بسنے والوں کا کیا حال ہو گا، کن تکالیف کے شکار ہوں گے، انکی زندگی کیا بن گئی ہو گی، انکی نسل کن آزمائشوں کا شکار ہو گی۔

پھر امت مسلمہ کو فرقوں میں تقسیم کی صورت میں ایک دوسرے سے جدا کیا گیا، وہ مسلم، وہ کلمہ گو جو اسلام قبول کرتے ہی آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے تعلیمات کے مطابق چلتے تھے ان میں پھوٹ ڈالی گئی، انہیں ایک دوسرے سے مختلف مذہب میسر کیا گیا، جس سے اتفاق و اتحاد کا جنازہ اٹھتا چلا گیا، دلوں میں دوریاں پیدا ہوتی چلی گئی، پھر مظلوم امت کے درمیان مختلف قسم کے فتنوں کو کھڑا کیا گیا، کبھی مرد کی صورت میں نبی کھڑا کیا گیا جو نبوت کا دعویٰ کرتا، کبھی عورت کی شکل میں فتنہ برپا کرتے جو نبوت کا دعویٰ کرتی، کبھی شیعہ مذہب کے شرپسندوں کو لا کر ان سے اصحابِ محمد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی توہین کرواتے، کبھی امی عائشہؓ کی شان میں گستاخیاں کرواتے، اور پھر انہی گستاخوں کو تحفظ بھی دیتے، یوں امت میں مزید انتشار کا جال بچھایا گیا، مسلمان جو کلمہ گو تھے حضور صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے سچے وفادار تھے انہیں یوں کافرانہ فرقے بنا کر بھٹکایا گیا، پھر پاکستان میں دینی تعلیمات کی جگہ انگریزی تعلیم کو اہمیت دی گئی، انگریزی تعلیم کو عروج پہ لایا گیا جس سے نوجوان نسل میں انگریزی رہن سہن انگریزی رسم و رواج پرورش لینے لگا، اسلامی لباس کی بجائے انگریزی لباس کو ترجیح دینے لگے، کھانے پینے میں انگریزی طور طریقہ اپنایا جانا شروع ہوا، اپنے رسم و رواج میں حضور صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی سنت کو پسِ پشت ڈال کر انگریزی طریقے کو زندہ رکھنے لگے، پھر امت مسلمہ میں جدید ٹیکنالوجی موبائل کے ذریعے ایسی فحاشی اور عریانی کو پروان دیا گیا جس نے

نوجوان نسلوں کی صلاحیتوں پہ پانی پھیرا، انکی قوت پہ ڈاکہ ڈالا، انکی غیرت چھینی، انہیں شرم و حیاء سے محروم کیا، انکی توانائی ضبط کر کے انہیں بری طرح اپاہج کیا، انہیں یورپ ایشیا جیساماحول میسر کیا گیا، ان سے محرم اور غیر محرم کا شعور چھینا گیا، یہی وجہ ہے کہ آج سسرال میں بہو محفوظ نہیں، یہی وجہ ہے کہ آج عصری تعلیم کیساتھ بے حیائی بھی ذہن میں پیوست کی جارہی ہے، غیر محرم لڑکا اور غیر محرم لڑکی ایک ہی میز پہ اکھٹے تشریف فرما ہوتے ہیں، کہیں لڑکیوں کے لیے نوجوان مرد استاد متعین ہوتے ہیں تو کہیں لڑکوں کے لیے نوجوان عورت بطورِ استاد متعین ہوتی ہیں، ہمارے عصری تعلیمی اداروں نے ہماری جنریشن کی تباہی میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، کالجز اور یونیورسٹیوں کا حال دیکھ لیں، والدین بڑے پیار سے بھیج رہے ہوتے ہیں اپنے بچوں کو کہ جاؤ بیٹا، بیٹی علم حاصل کرو اور دنیا کے لیے کچھ کرنے یا بننے کے لیے کامیابی حاصل کرنے جاؤ مگر وہ بچے، بچی بڑی خوشی سے جاتے ہیں کہ چلو جی دوبارہ بے حیائی کے دریا میں کودیں، وہاں بچوں کا بطورِ مسافر رہنا نوجوان لڑکے یا لڑکی کا کیا آپ انسانی فطرت رکھتے ہوئے اس بات کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کیا وہ گناہوں سے محفوظ رہتے ہوں گے ؟

خدارا اپنے اور اپنے دامن کی حفاظت کریں، اپنی نسل پہ نظر رکھیں، انہیں ایسے کنویں میں مت دھکیلیں جہاں آپ کی پاک دامنی کو خطرہ ہو، جہاں آپکی عزت خطرے میں ہو۔

پھر مظلوم عوام کو بے روز گار کیا گیا، ان سے ان کا معاش چھینا گیا، انہیں مہنگائی کی چکی میں پیسا گیا، آمدنی پچاس اور خرچہ سو والا معاملہ کیا گیا، انہیں مانگنے پر مجبور کیا گیا چوری اور ڈاکے ڈالنے پہ مجبور کیا گیا، ہر آئے روز فری آٹا دینے کا چورن بیچا گیا، غربت کا ایسا بادل لایا گیا جس نے عوام کو صرف روٹی کی فکر میں مگن کر دیا، آج بھی شوشل میڈیا پہ ہر روز خودکشی ہوتی نظر آرہی ہیں، وجہ بے روز گاری۔ غربت نے ایسا انسان کو مصروف کر دیا کہ دین کے ارکان پورے کرنے کا وقت نہیں، قیامت سے پہلے قیامت برپا کر دی ہے، آج نفسا نفسی کا عالم ہے، ہر شخص خود غرضی کا شکار ہے، نہ ایمان کی فکر، نہ قبر کی فکر، نہ حشر کی فکر، یہ سب کچھ، اسلام دشمن کفار اور اس کے حامیوں نے اسلامی و جہادی لشکر کی روک تھام کے لیے ایک گھناؤنا منصوبہ تیار کیا ہے، قادیانیت کو لانے کا مقصد قرآن و احادیث سے جہاد کو نکالنا تھا مگر وہ اس منصوبے میں ناکام رہے، فرقوں میں تقسیمات کا مطلب مسلمانوں کے درمیان آپس میں اختلافات پیدا کرنا تھا مگر اہلِ علم اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ دین اسلام میں فرقے کی کوئی ویلیو نہیں، دین وہی ہے جو حضور ﷺ نے بتلایا جو بذاتِ خودؐ اور انکے اصحابؓ نے اپنی زندگی میں عملاً کر کے دکھایا۔

امت میں کفار کی طرف سے انتشار پھیلانے کا واحد مقصد مسلمانوں کے دلوں سے جہاد کو ختم کرنا تھا، مگر الحمد للہ جہاد آج بھی پہلے کی طرح عروج پر ہے، کہیں کفار کے خلاف جہاد جاری ہے تو کہیں کفار کے حامی اسلام دشمن منافقین کے خلاف، یہ مکار و غدار پتلے فقہ سے تو جہاد نکال سکتے ہیں مگر قرآنِ کریم اور احادیث مبارکہ کی کتب سے جہاد کی فرضیت اور اہمیت کو ختم نہیں کر سکتے، آقا کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلْجِهَادُ مَاضٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ

چودہ سو سال پہلے سے حضور ﷺ نے اس بات کی آگاہی کر دی تھی کہ تمہاری نسلیں تو تبدیل ہوتی رہیں گی، مگر جہاد اسی طرح جاری و ساری رہے گا جس طرح یہ شروع ہوا تھا، ہاں

یہ الگ بات ہے کہیں جہاد فرضِ کفایہ کی صورت میں ادا کیا جارہاہو گا تو کہیں فرضِ عین بن کر میدان گرم کیے ہو گا، جیسا کہ آج بھی وطنِ عزیز پاکستان میں جہاد کو فرضِ عین کا درجہ حاصل ہے۔

یہاں فرضِ عین ہونے کی کچھ مختصر وجوہات ہیں:

۱۔ اللہ پاک کا فرمان ہے:

وَقَاتِلُوْاهُمْ حَتّٰى لَاْ تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَيَكُوْنَ اَلدِّيْنُ كُلُّهُ لِلّٰهِ (الانفال ۳۹)

لفظی ترجمہ: اور قتال کرو (ھُم ضمیر لوٹے گی ہر اس گروہ کی طرف جو نفاذِ شریعت میں رکاوٹ ہے،) ان سے یہاں تک کہ نہ باقی رہے کوئی فتنہ اور ہو جائے دین وہ سارا دین اللہ کے لیے،

معنوی ترجمہ: اور قتل کرو ان کافرین، منافقین، ظالمین، مرتدین کو یہاں تک کہ کوئی فتنہ باقی نہ رہے اور سارا کا سارا دین اللہ رب العزت کے لیے ہو جائے۔

وقاتلوا صیغہ امر اور جمع کا ہے، اور امر وجوب کے لیے آتا ہے، اور پھر اللہ پاک نے جمع کا صیغہ استعمال کرکے یہ بتلایا کہ یہ امر کسی ایک پر نہیں واجب بلکہ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ جب تک پوری دنیا میں سارے کا سارا دین اللہ کے لیے نہیں ہو جاتا، اسلام کا بول بالا نہیں ہو جاتا، جب تک پوری دنیا میں اسلامی نظام قائم نہیں ہو جاتا تب تک ھم ضمیر کے تمام مصداق کو ہدف بنائے رکھو۔

۲۔ اللہ پاک نے سورۃ الحج میں فرمایا:

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ (الحج ۳۹)

لفظی ترجمہ: اجازت دی جاتی ہے ان لوگوں کو جو قتل کیے جاتے ہیں (اب یہاں اجازت دینے کی وجہ بیان کی جارہی ہے کہ) اس وجہ سے کہ وہ مظلوم ہیں، ان پر ظلم کیا جاتا ہے، اور اللہ ان کی مدد پر البتہ قادر ہے۔

معنوی ترجمہ: جن مسلمانوں سے کافر جنگ کر رہے ہیں انہیں بھی جوابی کاروائی کی اجازت دی جاتی ہے کیونکہ وہ مظلوم ہیں بیشک ان کی مدد پر اللہ قادر ہے۔

مفسرین اس آیت کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں کفار کے ظلم وستم پر اللہ پاک نے تیرہ سال صبر کی تلقین کے بعد پہلی بار حضور ﷺ کو تلوار اٹھانے کی اجازت اس آیت کے ذریعے دی، یعنی یہ معلوم ہوا کہ جہاد پر سب سے پہلی نازل ہونی والی آیت ظلم کے خلاف ہے۔

اسی آیت سے اگلی آیت میں اللہ پاک ان مظلومین پر ہونے والے ظلم کو بیان فرمارہے ہیں کہ

الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ وَ لَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَ بِيَعٌ وَّ صَلَوٰتٌ وَّ مَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا وَ لَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ (الحج ۴۰)

ترجمہ: یہ وہ ہیں جنہیں ناحق اپنے گھروں سے نکالا گیا، صرف ان کے اس قول پر کہ ہمارا رب فقط اللہ ہے، اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو آپس میں ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا تو عبادت خانے اور گرجے اور مسجدیں اور یہودیوں کے معبد اور وہ مسجدیں بھی ڈھادی جاتیں جہاں اللہ کا نام بکثرت لیا جاتا ہے۔ جو اللہ کی مدد کرے گا اللہ بھی ضرور اس کی مدد کرے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ بڑی قوتوں والا بڑے غلبے والا ہے۔

اس آیت کا ترجمہ ہی ہمیں بہت کچھ سمجھا رہا ہے، اس آیت کے ترجمے کو سامنے رکھ کر آج ذرا پاکستان کی مظلوم اور لاچار عوام پر نظر گھمائیں، کیا تیرہ میدان میں مظلوم عوام کو گھروں سے بے گھر نہیں کیا جا رہا، کس بنیاد پر کہ وہ اللہ کے مہمانوں کو پناہ دیے ہوئے ہیں، ناجائز اور غلط کام تو نہیں کر رہے نا، اللہ کی زمین پر اللہ کے سپاہیوں کی مدد کر کے اللہ کی وحدانیت کی گواہی ہی تو دے رہے ہیں، کہ اللہ ایک ہے، یہ زمین اسی کی ہے تو ضرور اس میں حکم بھی اسی ایک کا چلنا چاہیے، کیا پاکستان میں مسجدیں شہید نہیں کی جا رہی۔ اس آیت کو سامنے رکھ کر ہم پاکستان میں ہونے والے شرعی و دفاعی جہاد کو اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔

۳۔ حضور ﷺ نے فرمایا جب کوئی مسلمان عورت کفار کے ہاں قید ہو جائے تو مشرق مغرب شمال جنوب ساری دنیا کے تمام مسلمانوں پر اپنا جان مال قربان کر کے اسے رہا کروانا فرضِ عین ہو جاتا ہے، آج دیکھ لیں، کیا ہمارے سیکڑوں بہن اور سیکڑوں بھائی کفار کی قید میں ناحق قید نہیں؟

ڈاکٹر عافیہ سوات، قبائل اور بلوچستان کے علاوہ ساری دنیا میں مسلمان بہنیں کفار اور ان کے ظالم غلاموں کی قید میں ہیں کیا سب سے بڑے مجرم یہ لوگ نہیں جو اسلام کا لیبل لگا کر اسلام کا نام بدنام کیے ہوئے ہیں، کیا یہ مسلمانوں کے دشمن نہیں؟ کیا یہ ڈالر پرست نہیں؟ کیا یہ امریکی غلام فوج نہیں؟

آج اس وقت پوری دنیا میں بسنے والے غیر مسلم ہوں یا مسلم ہوں ان کا دل فلسطین کی مظلوم عوام کے لیے خون کے آنسو رو رہا ہے اور یہ نام نہاد کلمہ گو اور خود کو غزوہ ہند کا مجاہد کہلوانے والے دجال ابنِ دجال ڈونلڈ ٹرمپ کے ہاتھ پر بیعت کر کے فلسطین کی مظلوم عوام کے خلاف جا رہے ہیں، کیا اب بھی ہمیں سمجھ نہیں آتی، آسمان سے اب کوئی اور کتاب تو اترنی نہیں، جو ہمیں آ کر سمجھائے، ذرا سوچیں کہیں ہم

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ (البقرہ ۷)

والی آیت کے مصداق تو نہیں بن گئے، آج بھی وقت ہے توبہ کرنے کا، آج بھی توبہ قبول ہو سکتی ہے، ایسا نہ ہو جو مہلت رب نے دی ہوئی وہ ختم ہو جائے۔ اور اسی منافقانہ حالت میں دنیا سے چل بسو۔

اللہ پاک ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین ثم آمین یا رب العالمین۔

بقیہ غزہ پیس آف بورڈ پر امیر...

فرض ہو جاتا ہے، اور اگر عقیدتاً کفار کی صفوں میں جا ملا تو پھر اصولِ تکفیر کی رعایت کے ساتھ اس مسلمان کی تکفیر کی جا سکتی ہے، تاہم دونوں کے خلاف قتال کی فرضیت میں علمائے امت میں سے کسی کا بھی اختلاف نہیں ہے۔ تحریک طالبان پاکستان کے خلاف یہ پروپیگنڈا کیا جاتا ہے کہ موالات کے مسئلہ میں مسلمانوں کی تکفیر کرتے ہیں، حالانکہ یہ بات قطعا غلط ہے کہ ہم مطلق موالات میں تکفیر کے قائل ہیں، بلکہ اس مسئلہ میں ہمارے دار الافتاء کا واضح فتویٰ موجود ہے جو اہلِ سنت والجماعت کے معتدل مزاج اور ان کے اصول کے مطابق ہے۔

وما علينا إلا البلاغ المبين

والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته

مجاہدین کے اجتماعی معاملات پر فکری نظر

جہاد اللہ پاک کی طرف سے اُمت مسلمہ پر اجتماعی فریضہ ہے، جس طرح نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج جیسے فرائض کو اجتماعی طور پر امتِ محمدیہ پر فرض کیا ہے اسی طرح جہاد بھی امتِ محمدیہؐ پر اجتماعی فرض قرار دیا گیا ہے، وہ الگ مسئلہ ہے کہ پھر اللہ پاک نے اجتماعی فرض قرار دے کر کچھ مخصوص لوگوں سے اس فرض کو ساقط کیا ہے، قابلِ غور یہ ہے کہ جو اس حکم کا (یعنی جو اس فرضیت کا) مصداق بن جاتا ہے وہ پھر اجتماعیت میں آجاتا ہے، اجتماعیت میں وہ تبھی آئے گا جب وہ اس حکم پر عمل کرنے والا بن جائے گا، مثلاً جہاد مسلمانوں پر مطلقاً فرض ہے، اب اس فرض کو کوئی تو چھوڑے ہوئے ہے اور کوئی اس فرض کو اپنے اوپر لازم کر کے عملاً میدانِ جہاد میں موجود ہے، اب اجتماعیت میں ہر وہ فردِ کامل مراد ہے جو عملاً میدانِ جہاد کا حصہ ہے۔

میدانِ جہاد میں آجانے کے بعد اب یہ اجتماعیت کا حصہ ہے، اجتماعیت ایک ایسا خاص اور حساس عمل ہے جس میں "جُز" کا اثر "کُل" پر پڑتا ہے، جس میں "جُز" کی خطا "کُل" کی خطا تصور کی جاتی ہے۔

مجاہدین بھی اجتماعیت کا حصہ ہوتے ہیں، ایک جماعت، ایک امیر، ایک پرچم، ایک نظریہ اور ایک ہی سوچ و فکر کے تحت ہوتے ہیں۔

اجتماعیت ایسا حساس عمل ہے کہ ایک فرد کی خطا، گناہ، یا بے امری کا برا اثر پورے لشکر پر پڑتا ہے۔

اس بات کا اندازہ آپ اس واقعے سے لگا سکتے ہیں کہ اجتماعیت میں ایک فرد کی خطا کا پورے لشکر پر کتنا گہرا اثر پڑتا ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور میں ایک مرتبہ بارش کی سخت ضرورت تھی اور بارش نہیں ہو رہی تھی حضرت موسیٰؑ نے تمام لوگوں کو اکٹھا کر کے دعاءِ استسقاء شروع کی طویل وقت گزرنے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ پاک سے بارش نہ ہونے کی وجہ دریافت کی تو اللہ پاک نے فرمایا اے موسیٰ! آپ کے درمیان میرا ایک گناہ گار بندہ موجود ہے جس کی وجہ سے بارش نہیں ہو رہی، اب حضرت موسیٰ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تم میں ایک اللہ کا گناہ گار بندہ یہاں موجود ہے جس کی وجہ سے بارش نہیں ہو رہی لہذا وہ یہاں سے چلا جائے (یعنی اجتماعی عمل سے نکل جائے) اب اس بندے کو علم ہو گیا کہ میں ہی گناہ گار ہوں اور میرا ہی اللہ پاک ذکر کر رہے ہیں، اس بندے نے سوچا اگر یہاں سے نکلتا ہوں تو شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے گا لہذا اس بندے نے وہیں اجتماعیت میں کھڑے ہی توبہ کر لی، اور فوراً بارش شروع ہو گئی۔

آپ خود اندازہ لگا لیں کہ دعا مانگنے والے پیغمبرؑ اور اجتماعیت میں پیغمبر علیہ السلام کے مأمورین، اور حال یہ ہے کہ دعا قبول نہیں ہو رہی، وجہ صرف صف میں ایک گناہ گار بندے کی موجودگی، ابھی آپ یہ سوچیں کہ سینکڑوں برس بعد فتنوں کے اس دور میں آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی اور عمل ہو قتال فی سبیل اللہ،

(جسے اسلام میں بلند چوٹی قرار دیا گیا ہے) اور اگر اس اجتماعی عمل میں آپس کے معاملات درست نہ ہوں، حسد پروان چڑھ رہا ہو، غیبت محافل کا حصہ ہو، تو پھر کیا ہماری صفیں ان صفات کی حامل رہیں گی جو صفات قرآن کریم میں اللہ پاک نے بیان کی ہیں جیسا کہ سورۃ الصف میں اللہ پاک نے فرمایا کہ:

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ (الصف ٤)

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف بستہ جہاد کرتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تین قسم کے لوگوں کو دیکھ کر اللہ پاک خوش ہوتے ہیں رضامندی اور محبت کا اظہار کرتے ہیں ایک وہ آدمی جو رات کو نماز کے لیے اٹھتا ہے، دوسرے وہ لوگ جو نماز کے لیے صف باندھتے ہیں تیسرے وہ مؤمنین جو جہاد کے لیے صفیں باندھتے ہیں۔

یہاں پر ایک مقولہ عرض کرتا چلوں، تبلیغی اجتماع میں اگر کوئی گیا ہو تو وہ جانتا ہے کہ وہاں بزرگ حضرات جماعت نماز پڑھنے سے پہلے صفیں سیدھی کروا رہے ہوتے ہیں اور بہت سے جملے کہہ رہے ہوتے ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ "صفیں سیدھی ہوں گی تو دل سیدھے ہوں گے" اور جب دل نہیں جڑے ہوں گے تو کیسے سیسہ پلائی دیوار بن پائیں گے۔

میں مجاہدین کی ایک مجلس میں بیٹھا تھا، دشمن پر کاروائی کے متعلق بات چل رہی تھی، درمیان میں ایک ایسی بات ہوئی کہ ایک استشہادی مجاہد ساتھی بھی بیٹھا تھا اس بھائی نے حقیقت پر مبنی ایک واقعہ سنایا، بھائی کہنے لگے کہ ایک جگہ ہم دشمن پر کاروائی کے لیے جا رہے تھے کہنے لگے ہمارے ساتھ جو رہبر تھا قلعے کے قریب پہنچ کر اس نے دو راستے دکھائے اور بتایا کہ اس راستے پر کیمرہ لگا ہوا ہے اور دوسرے راستے پر کوئی کیمرہ نہیں لگا ہوا، تو وہ ساتھی کہنے لگا کہ ہم نے اسے کہا کہ اسی راستے سے چلتے ہیں۔ جہاں کیمرہ لگا ہوا ہے ساتھی کہہ رہا تھا کہ ہم اس کیمرے کے بالکل سامنے سے گزرے مگر اللہ پاک کی مدد ایسی تھی کہ دشمن ہمیں نہیں دیکھ پایا اور ہم اپنے ہدف تک با آسانی پہنچ بھی گئے، وجہ کیا تھی کہ دل سب کے جڑے ہوئے تھے ان سب ساتھیوں کے علاوہ وہ رہبر بھی انہی جیسا ایثار و اخلاص کا پیکر تھا۔

یہاں ہر ایک کو خود احتسابی اور ہر روز نیت درستگی کی بار بار ضرورت ہے، کیونکہ جتنا عظیم راستہ ہے دشمن بھی اتنے ہی کاری وار کرتا ہے۔

ایک مرتبہ مہاجر، مسافر اور مجاہد عالم دین جہاد کا لغوی اور اصطلاحی معنٰی بیان کر کے اس کی تشریح بیان فرما رہے تھے کہ جہاد جہد سے مشتق ہے اور اس کا معنٰی ہے مشقت کرنا، جہاد بھی مشقت اور تھکاوٹ والا کام ہے، آگے مولاناؒ فرمانے لگے کہ یہ مشقت یہ تھکاوٹ یہ آزمائش یہ تکالیف، یہ سب کچھ جنگ کے ساتھ نہیں جڑے ہوئے، ان سب کا تعلق ان سب معاملات کے ساتھ ہے جو آپ جنگ کے علاوہ آپس میں وقت گزارتے ہیں، جنگ تو آدھے گھنٹے کی ہوتی ہے یا آدھے دن کی ہوتی ہے اور ایک ہفتے بعد ہوتی ہے یا پندرہ دن بعد ہوتی ہے اصل جو مشقت اور تکالیف کا تعلق ہے وہ اس وقت کے آپس میں گزارے وقت کے ساتھ ہے جو آپ آپس میں گزارتے ہیں، اور یہیں پر ہی ایثار اور صبر کا پتا چلتا ہے، مختلف لہجے برداشت کرنا، ہر انسان دوسرے سے الگ طبیعت کا ہوتا ہے،

بہت سے خلافِ نفس کام کرنا، مثلاً امیر نے کوئی ایسا کام کہہ دیا جو شرعاً تو جائز ہے مگر ہماری طبیعت کے خلاف ہوتا ہے، خلافِ طبیعت کوئی چیز کھانا، خلافِ طبیعت پینا، اور اس کے علاوہ بہت سے ایسے معاملات جن کو اللہ کے لیے درگزر کر دینا، مجاھد کے لیے ان باتوں پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ جب یہی معاملات صحیح نہیں ہوں گے تو جس مقصد (دشمنِ اسلام کو ضرب دینے) کے لیے گھر بار چھوڑا ہے وہ مقصد بھی پورا نہیں ہو گا ہم سے، کیونکہ ہماری جنگ نہیں جہاد ہے اور جہاد ایمان کے سہارے اور لشکر کے اتفاق و اتحاد سے ہی کامیاب ہوتا ہے۔

آپس کے معاملات پر روزانہ غور و فکر کریں، شام کو روزانہ اپنا اپنا محاسبہ کریں تو بہت سی ہماری زبان سے کی گئی غیبتیں اور بہت سے بہتان سامنے آئیں گے، تو ان سب سے ہمیں بچنا ہو گا، جہاد کی کامیابی تقوی پر منحصر ہے، اور خصوصاً حسد سے خود کو پاک کرنا ہو گا۔ ظاہر ہے مجاہدین بھی تو انسان ہیں ان کے ساتھ بھی تو شیطان ہے، جو انسان اپنے رب کے ہاں جتنا زیادہ مرتبے والا ہوتا ہے شیطان اس کو اتنا ہی زیادہ ورغلانے کی کوشش کرتا ہے، مجاہدین ساتھی جتنا ہو سکے علم سیکھنے کی کوشش کریں، جہاد کو کامیابی کے دروازے تک پہچانے کے لیے علم ہونا ضروری ہے کیونکہ جب علم ہو گا تو گناہوں سے بچنا آسان ہو گا، مجاہد پھر تقویٰ دار ہو گا جیسا کہ اللہ پاک نے قرآن مجید میں فرمایا:

اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَآءُ (الفاطر ۲۸)

ترجمہ: اللہ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں۔

جب ہمارے باہمی معاملات صحیح ہو جائیں گے تو ان شاءاللہ الرحمن اس کا اثر دشمن کے سیاہ دلوں پر بھی پڑے گا اور اللہ پاک ہم سے دین کا کام بھی خوب لے گا اور ہمارے بنائے گئے منصوبے بھی بنصر اللہ ناکام نہیں ہونگے۔

باہمی معاملات کی درستگی کے لئے بہت سے جہادی علماء کرام کے اصلاحی بیانات موجود ہیں جن سے مجاہدین استفادہ حاصل کر سکتے ہیں، اللہ پاک ہم سب کو حقیقی مجاہدین میں شمار کرے، آمین ثم آمین۔

بقیہ ماہ جنوری میں ہونے والی کارروائیوں...

"ولسوالی جنڈولہ" خیچی کلی میں واقع ایف سی پوسٹ پر اسنائپر حملے میں ایک اہلکار ہلاک ہوا۔

"ولسوالی ٹانک" گزشتہ رات مین بازار کسٹم پمپ کے اوپر قائم فوجی پوسٹ پر مارٹر حملے میں جانی و مالی نقصان کا قوی امکان ہے۔

ولایت شمالی وزیرستان

"ولسوالی میر علی" گزشتہ رات کالو خیل میں واقع فوجی چوکی پر دشکا حملے میں جانی نقصان کا امکان ہے۔

UMAR MEDIA

تحریک طالبان پاکستان کی ماہ جنوری 2026ء (رجب – شعبان 1447ھ) میں کی گئی کاروائیوں کی تفصیلی رپورٹ

245 کُل کاروائیاں

جائے عملیات

ولایت جنوبی وزیرستان	56
ولایت شمالی وزیرستان	39
ولایت ٹانک	33
ولایت بنوں	26
ولایت ڈی آئی خان	18
ولایت خیبر	15
ولایت باجوڑ	14
ولایت لکی مروت	14
ولایت پشاور	12
ولایت کوئٹہ	05
ولایت کرم	04
ولایت کوہاٹ	03
ولایت مہمند	03
ولایت جنوبی پنجاب	02
ولایت مکران	01

دشمن کا جانی نقصان

کل ہلاک و زخمی	ہلاکتیں	زخمی	گرفتاریاں
711	350	361	17

نقصان اٹھانے والے ادارے

فوج	ایف سی	پولیس	خفیہ و امن کمیٹی
436	150	102	40

نوعیت عملیات

اسنائپر، لیزر حملے	66
گوریلہ حملے	31
گھات حملے	27
گرنیڈ بم دھماکے	20
تعارضی حملے	41
ٹارگٹڈ حملے	28
جوابی حملے	18
میزائل حملے	14

تخریب

سی سی ٹی وی کیمرے	34
ٹرک، گاڑیاں، موٹر سائیکلیں	16
پانی و توانائی سسٹمز	05
فوجی، پولیس تعمیرات	21
وائی فائی سسٹم	01
کواڈ کاپٹر ڈرون	02
ایکسیکیوٹر	01
ٹینک، بکتر بند گاڑیاں	02

دشمن سے حاصل شدہ سامان

مختلف بندوقیں	11
مختلف گاڑیاں	04
گرنیڈ	02

قلعوں کو سپلائی ہونے والا مختلف ساز و سامان، راشن، ثقیل کابکسہ، ہزاروں گولیاں، درجنوں میگزین، گولہ بارود، نقدی اور دیگر عسکری ساز و سامان

ماہ جنوری میں ہونے والی کارروائیوں کی رپورٹ

یکم جنوری ۲۰۲۶ء

ولایت بنوں

"ولسوالی بنوں سٹی" گزشتہ شب بنوں چھاؤنی پر تحریکِ طالبان پاکستان کے انجینئرز کے تیار کردہ ستر کلووار ہیڈ والے بیلسٹک میزائل الفاروق (AF-۰۷) کے ذریعے حملہ کیا گیا، جس میں متعدد ایس ایس جی کمانڈوز زخمی ہوئے، جبکہ عمارت جزوی طور پر تباہ ہوئی۔

یہ کارروائی رائل انڈین آرمی کے لیئے نئے سال کے تحفے کے طور پر کی گئی۔

تمام شہریوں، بالخصوص فوجی مقامات کے قریب آنے جانے والوں، سے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ ان مقامات سے دور رہیں اور کسی بھی فوجی یا پولیس اجتماع میں شرکت نہ کیا کریں۔

لیڑہ پل چوکی پر تعارضی حملے میں کئی اہلکاروں کے ہلاک وزخمی ہونے کا قوی امکان ہے۔ الحمدللہ

ولایتِ جنوبی وزیرستان

"ولسوالی شکتوئی" دو روز قبل اور گزشتہ روز ڈی چوک میں مجاہدین نے رائل انڈین آرمی پر دو حملے حملہ کئے، جن میں دشمن کے جانی و مالی نقصان کا امکان ہے۔

پیاذہ میں اسنائپر حملے میں ایک سیکیورٹی کیمرہ تخریب ہوا۔

ولایت شمالی وزیرستان

"ولسوالی میرانشاہ" گزشتہ روز عونڈی تیرہ پوسٹ پر اسنائپر حملے میں ایک فوجی ہلاک ہوا اور ایک سیکیورٹی کیمرہ بھی تخریب ہوا۔

ولایت پشاور

"ولسوالی ایف آر پشاور" گزشتہ روز ٹی آئی اے کی نشاندہی پر ایف سی اہلکار ریحان ولد حبیب الرحمن کو گرفتار کیا تھا، جسے علاقہ مشران کے اصرار پر اس شرط پر رہا کیا کہ آئندہ ڈیوٹی نہیں کرے گا۔

شیر کیرہ حسن خیل کے علاقے تڑونی خولہ میں نئی پوسٹ بنانے والے اہلکاروں پر اسنائپر حملے میں ایک ایف سی اہلکار ہلاک اور دوزخمی ہوئے۔

ولایت خیبر

"ولسوالی باڑہ" اکاخیل عالم کلی منزہ میں مجاہدین پر گھات لگانے کی غرض سے آنے والے ایس او جی (ایف سی) اہلکاروں پر مجاہدین نے محاصرہ کر کے حملہ کیا۔

چھ گھنٹے جاری رہنے والی جنگ کے دوران آٹھ اہلکار ہلاک اور سات زخمی ہوئے۔ زخمی اہلکار عوام کو ڈھال بنا کر بھاگ نکلنے میں کامیاب ہوئے، جبکہ ہلاک اہلکاروں کی لاشیں اور دیگر فوجی اہلکار تاحال مجاہدین کے محاصرے میں ہیں۔

مجاہدین نے دشمن سے دو کلاشنکوف بندوقیں اور آٹھ میگزین بھی حاصل کیے ہیں۔

۲ جنوری ۲۰۲۶ء

ولایت خیبر

"ولسوالی باڑہ" اکاخیل میں واقع میری خیل میرہ اور اکاخیل منزہ میں دو الگ الگ اسنائپر حملوں میں دو اہلکار ہلاک ہوئے۔

تیراہ شلوبر میں پڑک بنگلہ پوسٹ پر جی ایل حملے میں جانی نقصان کا امکان ہے۔

ولایت جنوبی وزیرستان

"ولسوالی سرویکائی" دو روز قبل سوری مورچے پر لیزر گن حملے میں ایک فوجی ہلاک ہوا اور ایک سیکیورٹی کیمرہ تخریب ہوا۔

۳ جنوری ۲۰۲۶

ولایت جنوبی وزیرستان

"ولسوالی اعظم ورسک" دو روز قبل پلی چوک میں اسنائپر حملے ایک سیکیورٹی کیمرہ تخریب ہوا۔

"ولسوالی وانا" گزشتہ روز مرکزی کیمپ پر مجاہدین کے راکٹ حملے میں جانی نقصان کی اطلاع ہے۔

مجاہدین کے تابڑ توڑ حملوں کی وجہ سے رائل انڈین آرمی نے ثمر باغ اور شوئی نارائی میں واقع پوسٹوں کو خالی کر دیا ہے۔ الحمد لله

ولایت خیبر

"ولسوالی باڑہ" تیراہ اکاخیل میں واقع درس آرمی پوسٹ پر اسنائپر حملے میں ایک فوجی زخمی ہوا۔

ولایت ٹانک

"ولسوالی گومل" گزشتہ رات غازئی میں واقع فوجی پوسٹ پر جی ایل حملے میں جانی نقصان کا امکان ہے۔

ولایت باجوڑ

گزشتہ رات برنگ کوہی میں واقع پوسٹ پر تعارضی حملے میں دو پولیس اہلکار زخمی ہوئے اور برائے نام امن کمیٹی کا ایک کارندہ ہلاک ہوا۔

۴ جنوری ۲۰۲۶

ولایت جنوبی پنجاب

"ولسوالی ڈیرہ غازی خان" گزشتہ شب تونسہ شریف کے علاقے جادے والی میں سی ٹی ڈی اور امن لشکر کے مشترکہ مرکز پر گرنیڈ حملے میں ہلاکتوں اور زخمیوں کی اطلاع ہے۔

جادے والی ہی میں سی ٹی ڈی اور امن کمیٹی کے اہلکاروں پر گھات حملے میں تین اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔ الحمد لله

ولایت لکی مروت

"ولسوالی نورنگ" نورنگ بازار میں ٹارگٹڈ حملے میں تین پولیس اہلکار ہلاک ہوئے۔ مجاہدین نے ہلاک اہلکاروں سے دو کلاشنکوف بندوقیں بھی حاصل کیں۔

سرہ درگہ کے علاقے میں واقع سرے بنگلہ پوسٹ پر تعارضی حملے میں جانی نقصان کا امکان ہے۔

ولایت کرم

"ولسوالی سنٹرل کرم" گزشتہ روز مرغان گاؤں میں رائل انڈین آرمی کی جانب سے مجاہدین کے مراکز کی طرف پیش قدمی کی کوشش پر کارروائی میں تین ایس ایس جی کمانڈوز زخمی ہوئے، جس کے بعد فوج پسپائی پر مجبور ہوئی۔

ولایت مہمند

"ولسوالی خویزو بائزئی" گزشتہ رات سوران گدائی تنگی میں واقع ایف سی پوسٹ پر تعارضی حملے میں کئی اہلکار ہلاک وزخمی ہوئے۔

ولایت بنوں

"ولسوالی سٹی" کفشی خیل منڈان میں ٹارگٹڈ حملے میں کانسٹیبل رشید خان ہلاک ہوا۔

ولایت ٹانک

"ولسوالی گومل" کوٹ اعظم میں فوج کے ساتھ شدید فائرنگ کے تبادلے کے بعد صیہونی آلۂ کار پیچھے ہٹنے پر مجبور ہوئے۔

ولایت جنوبی وزیرستان

"ولسوالی تیارزہ" خیسور میں فوج کی گشتی پارٹی پر تعارضی حملے میں جانی نقصان کی اطلاعات ہیں۔

۵ جنوری ۲۰۲۶

ولایت جنوبی وزیرستان

"ولسوالی توئی" ستر ٹتی میں محصور رائل انڈین آرمی نے دو پوسٹوں کو خالی کر دیا۔ الحمدللہ

"ولسوالی زرمیلنہ" دوروز قبل درواز گئ پوسٹ پر حملے میں تین فوجی ہلاک ہوئے۔

"ولسوالی سراروغہ" تین روز قبل کرکنڑے میں رائل انڈین آرمی کے قافلے پر گھات حملے میں جانی نقصان کی اطلاع ہے۔

"ولسوالی شکتوئی" تین روز قبل خوخی سر پوسٹ پر دو مختلف حملوں میں ایک اہلکار ہلاک اور کئی زخمی ہوئے۔

"ولسوالی شکتوئی" پانچ روز قبل شودی میں رائل انڈین آرمی کی تین گاڑیوں پر گھات حملے میں تین اہلکار ہلاک ہوئے۔

ولایت لکی مروت

"ولسوالی لکی مروت" شی خولہ میں فوج، پولیس اور امن کمیٹی کے کارندوں کے خلاف جھڑپیں ہوئیں۔

عباسی خٹک میں امن کمیٹی کے سربراہ کے شمسی پلانٹ کو بارودی سرنگ سے تخریب کیا گیا۔

یہ پلانٹ اور ٹیوب ویل فوج نے چودہ شہداء کے بدلے میں انعام کے طور پر کمیٹی مشر کو دیا تھا۔

"ولسوالی غزنی خیل" خیرو خیل پکہ کے رہائشی ایک جاسوس کو ٹی آئی اے کی نشاندہی پر گرفتاری کے بعد علاقائی مشران کی ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔

اس موقع پر عوامی سطح پر چیئرمین انعام عرف گڑوبے کو تنبیہ کی گئی کہ وہ دوسروں کے معاملات میں مداخلت کر کے خانہ جنگی پیدا نہ کرے۔

ولایت بنوں

"ولسوالی بکاخیل" جانی خیل میں بچکی روڈ پر فوجی قافلے پر گھات حملے میں چھ اہلکار ہلاک اور چودہ زخمی ہوئے۔ الحمدللہ

ولایت مہمند

"ولسوالی خویزو بائزئی" سوران درہ میں ایف سی پوسٹ پر اسنائپر حملے میں ایک اہلکار ہلاک ہوا۔

ولایت کوہاٹ

"ولسوالی کوہاٹ" گزشتہ روز شادی پور فتی گل بابا میں جاسوسی کے الزام میں گرفتار انعام اللہ شاہ ولد ظاہر شاہ کو علاقائی عمائدین کی ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔

ولایت کرم

"ولسوالی صدہ" تین روز قبل گاؤں ٹاٹانگ کے رہائشی گل جان ولد ملک جان کو ٹی آئی اے کی نشاندہی پر گرفتاری کے بعد علاقائی مشران کی ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔

۶ جنوری ۲۰۲۶

ولایت بنوں

"ولسوالی میریان" تھانہ نورڑ پر تعارضی حملے میں کئی اہلکاروں کے ہلاک وزخمی ہونے کا قوی امکان ہے۔

"ولسوالی ڈومیل" برائے نام امن کمیٹی کے تین اہلکاروں کو حراست میں لے کر ایک فیلڈر گاڑی قبضے میں لے لی گئی۔

واضح رہے کہ مذکورہ اہلکاروں نے کچھ عرصہ قبل کئی مجاہدین کو بے حسی کے ساتھ شہید کیا، اور دیگر کئی مجاہدین کو حکومت کے ہاتھوں گرفتار بھی کروایا تھا۔

"ولسوالی بکاخیل" ممیتن خیل مین روڈ پر رائل انڈین آرمی کے کانوائے پر گھات حملے میں کئی اہلکاروں کے ہلاک وزخمی ہونے کا قوی امکان ہے۔ الحمدللہ

ولایت کرم

"ولسوالی ڈوگر" گزشتہ روز مناتو فوجی قلعہ سے خماری چیک پوسٹ جانے والے لائٹ کمانڈوز کے قافلے پر گھات حملے میں ۵ اہلکار ہلاک اور ۸ زخمی ہوئے۔

"ولسوالی سینٹرل کرم" دوروز قبل مرغان کے علاقے میں فوج کے ساتھ جھڑپ میں ۵ کمانڈوز ہلاک وزخمی ہوئے۔

اس دوران تین ساتھی (خاورے کوچی، مولوی فیاض بیٹنی اور سفیان) بھی شہید ہوئے۔ تقبل اللہ شہادتھم

ولایت لکی مروت

"ولسوالی غزنی خیل" پہاڑ خیل پکہ میں پولیس میں تعینات دو بھائیوں افضل خان اور انور شاہ کے گھر کو، جو خالی تھا، اسے بارودی مواد سے اڑا دیا گیا۔

"ولسوالی لکی مروت" گزشتہ روز شی خولہ میں فوج، پولیس اور مقامی امن کمیٹی کے ساتھ جھڑپ میں ایک پولیس اہلکار ہلاک ہوا۔

اس جھڑپ میں ایک ساتھی بھی شہید ہوا۔ تقبل اللہ شہادتہ

ولایت خیبر

"ولسوالی باڑہ" تیراہ سیڑے کنڈاو میں واقع پوسٹ پر لیزر حملے میں ایک فوجی زخمی ہوا۔

گزشتہ روز تیراہ گیسٹ ہاؤس میں واقع آرمی پوسٹ پر اسنائپر حملے میں ایک سیکیورٹی کیمرہ تخریب ہوا۔

ولایت شمالی وزیرستان

"ولسوالی سپین وام" گزشتہ روز شیر اتلہ میں واقع پوسٹ پر تعارضی حملے میں جانی و مالی نقصان کا قوی امکان ہے۔

ولایت جنوبی وزیرستان

"ولسوالی شکتوئ" گزشتہ روز شگہ ڈی چوک میں واقع پوسٹ پر دشکا حملے میں جانی نقصان کی اطلاع ہے۔

۷ جنوری ۲۰۲۶

ولایت جنوبی وزیرستان

"ولسوالی زرمیلنہ" چینی کے علاقے میں واقع پانچ پوسٹیں رائل انڈین آرمی نے مسلسل حملوں کے باعث خالی کر دیں۔

الحمد للہ

"ولسوالی سراروغہ" دو روز قبل کوٹکئ میں واقع پوسٹ پر لیزر گن حملے میں ایک فوجی ہلاک اور ایک سیکیورٹی کیمرہ تخریب ہوا۔

"ولسوالی سرویکائ" گزشتہ روز باسکی قلعے پر حملے میں ایک فوجی ہلاک ہوا۔

ولایت ٹانک

"ولسوالی جنڈولہ" گزشتہ شب سرہ کلی پوسٹ پر تعارضی حملے میں گیارہ اہلکار ہلاک اور چار زخمی ہوئے۔ للہ الحمد

"ولسوالی گومل" کوہڑ بازار میں اسنا پیر حملے میں ایک فوجی ہلاک ہوا۔

ولایت بنوں

"ولسوالی ڈومیل" گزشتہ روز عمل خیل فٹبال گراؤنڈ میں ٹی آئی اے کی خفیہ معلومات پر کارروائی کے دوران سی ٹی ڈی اہلکار نوید اکرم کو گرفتار کرنے کے بعد قتل کیا گیا۔ مذکورہ اہلکار مجاہدین کی شہادتوں اور گرفتاریوں میں ملوث تھا اور اسے قبل ازیں ملازمت چھوڑنے کی تنبیہ بھی کی گئی تھی۔

ولایت مکران

"ولسوالی پنجگور" گزشتہ روز سوراپ میں واقع کیمپ پر بیلسٹک میزائل حملے میں جانی نقصان کی اطلاع ہے۔

ولایت باجوڑ

"ولسوالی سلارزو" تورگٹ میں فوجی پوسٹ پر مارٹر حملے میں ایک اہلکار زخمی ہوا۔

۸ جنوری ۲۰۲۶

ولایت جنوبی وزیرستان

"ولسوالی شکتوئی" پیاڑہ کے گاؤں علی خیل میں واقع فوجی پوسٹ پر حملے میں ایک اہلکار ہلاک ہوا۔

"ولسوالی سرویکائی" فوج کیلیئے راشن لے جانے والی دو گاڑیوں کو مجاہدین نے قبضے میں لیکر محفوظ مقام پر منتقل کر دیا۔

ولایت بنوں

"ولسوالی ڈومیل" دمی پل کے نزدیک پشاور مین ہائی وے پر پولیس کی ایک گاڑی پر گھات حملے میں چار اہلکار زخمی، اور دو ہلاک ہوئے۔ الحمد للہ

ولایت باجوڑ

"ولسوالی لوئ ماموند" گزشتہ رات بادسیاہ میں واقع پوسٹ پر مارٹر حملے میں ایک اہلکار ہلاک اور چار زخمی ہوئے۔

۹ جنوری ۲۰۲۶ء

ولایت شمالی وزیرستان

"ولسوالی میرانشاہ" گاؤں خٹی میں فوجی مورچے پر تعارضی حملے میں دو اہلکار ہلاک اور ایک زخمی ہوا، جبکہ ایک بڑا سیکیورٹی کیمرہ بھی تخریب ہوا۔

"ولسوالی سپین وام" دتہ خیل میں فوجی مورچوں پر تعارضی حملے میں ہلاک و زخمی ہونے کا قوی امکان ہے۔

گزشتہ روز ابا خیل میں فوج کے چھاپے کے دوران ہونے والی جھڑپ میں اہلکاروں کو جانی نقصان پہنچا ہے۔

ولایت خیبر

"ولسوالی باڑہ" مومانڑے میں سی ٹی ڈی اور خفیہ اہلکاروں کے

چھاپے کے دوران جوابی کارروائی میں چار اہلکار زخمی ہوئے، جس کے بعد وہ علاقے سے فرار ہونے پر مجبور ہو گئے۔

ولایت جنوبی وزیرستان

"ولسوالی بدر" مختلف علاقوں میں حملوں کے باعث رائل انڈین آرمی نے اپنی تین پوسٹیں خالی کر دیں۔ الحمدللہ

ولایت باجوڑ

"ولسوالی لوئی ماموند" لرکلی میں ایک پولیس اہلکار ٹارگٹڈ حملے میں ہلاک ہوا، جو مجاہدین کے خلاف رائل انڈین آرمی کے آلہ کار کے طور پر سرگرم تھا۔

ولایت ٹانک

"ولسوالی گومل" سورکمر میں فوجی مورچوں پر حملے میں ایک اہلکار شدید زخمی اور ایک بڑا سیکیورٹی کیمرہ تخریب ہوا۔

۱۰ جنوری ۲۰۲۶ء

ولایت خیبر

"ولسوالی جمرود" گزشتہ روز شاہ کس میں ٹی آئی اے کی نشاندہی پر اسپیشل برانچ کا حاضر سروس اہلکار عبدالقیوم ٹارگٹڈ حملے میں ہلاک ہوا۔

ولایت ٹانک

"ولسوالی ٹانک" منزئی روڈ پر اسنائپر حملے میں ایک بڑا کیمرہ تخریب ہوا۔ الحمدللہ

ولایت باجوڑ

"ولسوالی واڑہ ماموند" مینہ کے علاقے میں حملے میں سی ٹی ڈی اہلکار سیپور ٹارگٹڈ حملے میں ہلاک ہوا۔

ولایت بنوں

"ولسوالی میریان" شادیو میں سیکیورٹی اہلکار نظام خان ولد قاسم خان ٹارگٹڈ حملے میں ہلاک ہوا۔

ولایت جنوبی وزیرستان

"ولسوالی سرویکائی" برونڈ میں برائے نام امن کمیٹی کی گاڑی پر مائن بلاسٹ میں چار افراد شدید زخمی ہوئے۔

۱۱ جنوری ۲۰۲۶ء

ولایت خیبر

"ولسوالی جمرود" گزشتہ روز مراد ڈھنڈ میں چھاپے کی نیت سے آنے والے فوجی اہلکاروں کے ساتھ شدید جھڑپوں میں ایک کیپٹن سمیت چار اہلکار ہلاک اور دو زخمی ہوئے، جبکہ دو فوجی گاڑیاں بھی تخریب ہوئیں۔ اس جنگ کے دوران ایک ساتھی جرار تقبلہ اللہ بھی بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔

ولایت پشاور

"ولسوالی ورسک" گزشتہ روز شاہی بالا میں سی ٹی ڈی انسپکٹر ثناء اللہ ٹارگٹڈ حملے میں ہلاک ہوا۔

مجاہدین نے ہلاک اہلکار سے ایک عدد پستول اور ایک موبائل بھی حاصل کیا۔

ولایت شمالی وزیرستان

"ولسوالی گڑیوم" گزشتہ روز کرالي زغزي میں ملیشی ٹینکر پر گھات حملے میں ڈرائیور ہلاک جبکہ ایک اہلکار زخمی ہوا، اور ٹینکر مکمل طور پر تخریب ہوا۔

ولایت باجوڑ

"ولسوالی لوئی ماموند" گزشتہ روز تنگی میں واقع پوسٹ پر مارٹر حملے میں جانی نقصان کی اطلاع ہے، جبکہ پوسٹ کا کافی حصہ بھی تخریب ہوا۔

ولایت بنوں

"ولسوالی بکا خیل" سردی خیل میں رائل انڈین آرمی پر جی ایل حملے میں تین اہلکار زخمی ہوئے، جبکہ مزید ہلاکتوں کا بھی امکان ظاہر کیا جارہاہے۔ الحمدللہ

ولایت جنوبی وزیرستان

"ولسوالی زرمیلنہ" کتیبر میں واقع چیک پوسٹ پر اسنائپر حملے میں رائل انڈین آرمی کے دو اہلکار ہلاک ہوئے۔

۱۲ جنوری ۲۰۲۶ء

ولایت شمالی وزیرستان

"ولسوالی سپین وام" گزشتہ روز ابا خیل میں رائل انڈین آرمی کے پندرہ گاڑیوں پر مشتمل قافلے پر گھات حملے میں جانی نقصان کا امکان ہے، جبکہ ایک گاڑی مکمل طور پر تخریب ہوئی۔

دوسرے حملے میں ایک کواڈ کاپٹر ڈرون تباہ ہوا۔

"ولسوالی میر علی" زیرکی میں رائل انڈین آرمی پر دو الگ الگ گھات حملوں میں جانی نقصان کا امکان ہے۔

۵۔ "ولسوالی گڑیوم" گزشتہ روز کرالی زغزی میں پیدل فوجی اہلکاروں پر اسنائپر حملے میں دو اہلکار ہلاک ہوئے، جبکہ مزید بھی جانی نقصان کا امکان ہے۔

ولایت لکی مروت

"ولسوالی تاجوڑی" دو روز قبل سب ڈویژن بیٹنی مدی خیل میں واقع فوجی پوسٹ پر تعارضی حملے میں ایک اہلکار ہلاک ہوا۔

"ولسوالی لکی مروت" تھانہ صدر کے قریب ایس ایچ او کی بکتر بند گاڑی پر مائن دھماکے میں جانی نقصان کی اطلاع ہے، جبکہ گاڑی کو بھی نقصان پہنچا۔

"ولسوالی غزنی خیل" شیری خیل مے مجاہدین پر پولیس، سی ٹی ڈی اور ایس ایس جی کمانڈوز نے رات ساڑھے چار بجے حملہ کیا، جس میں ہیلی کاپٹروں اور کواڈ کاپٹر ڈرونز کا بھی استعمال کیا گیا۔ اگلے روز عصر تک جاری رہنے والی اس جنگ میں کئی صیہونی آلۂ کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

اس جنگ میں ہمارے ایک مجاہد ساتھی نے جامِ شہادت نوش کیا۔ تقبل اللہ منہ

ولایت جنوبی وزیرستان

"ولسوالی شکتوئی" گزشتہ روز میر کلی میں واقع کیمپ سے نکلنے والے فوجی قافلے کی حفاظت پر مامور دو سکیورٹی اہلکار حملے میں ہلاک ہوئے۔

"ولسوالی لدھا" گزشتہ روز ملاٹونی میں فوج کی گاڑی پر گھات حملے میں تین اہلکار ہلاک اور دو زخمی ہوئے، جبکہ گاڑی اور لاشیں ابھی تک میدان میں پڑی ہیں۔

ولایت خیبر

"ولسوالی باڑہ" اکاخیل ماموڑے میں واقع ایف سی پوسٹ پر اسنائپر حملے میں ایک اہلکار ہلاک ہوا۔

ولایت ٹانک

"ولسوالی گومل" تحریکِ طالبان پاکستان کے ایس آئی ایف شعبے (قطعۂ خاص) کے تعارضی حملے میں چار اہلکار ہلاک اور

درجنوں زخمی ہوئے، جبکہ ایک فوجی بکتر بند گاڑی مکمل طور پر تخریب ہوئی۔ حملے کے نتیجے میں چار کلاشنکوف، ایک عدد جی تھری، ایک ثقیل کا بکسہ اور دیگر جنگی ساز و سامان بھی حاصل کیا گیا۔

ولایت باجوڑ

"ولسوالی واڑہ ماموند" گزشتہ روز ڈمہ ڈولہ میں واقع ڈیریٔ پوسٹ پر مارٹر حملے میں جانی نقصان کی اطلاع ہے۔

ولایت کوہاٹ

"ولسوالی کوہاٹ" لاچی کے علاقے درملک سے رائل انڈین آرمی کی ملٹری انٹیلیجنس کے ایک اہلکار وقاص ولد شیر زادہ کو گرفتار کیا گیا، جسے مقامی عمائدین کی ضمانت پر آئندہ ڈیوٹی نہ کرنے کی شرط پر رہا کر دیا گیا۔

۱۳ جنوری ۲۰۲۶ء

ولایت شمالی وزیرستان

"ولسوالی میر علی" فوجی قافلے پر گھات حملے میں پندرہ سے زائد اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے، جبکہ ایک بڑی گاڑی مکمل تخریب ہوئی۔

قافلہ کافی دیر تک محصور رہا، جسے جرگے کی ضمانت پر جانے کی اجازت دی گئی۔

"ولسوالی میر علی" گزشتہ رات فوجی کیمپ پر الفاروق میزائل (AF-۷۰) کے حملے میں جانی و مالی نقصان کا قوی امکان ہے۔

"ولسوالی میر علی" سوخیل پل پر گوریلہ کارروائی میں ہلاک و زخمی ہونے کا قوی امکان ہے۔

۴۔ "ولسوالی گڑیوم" گزشتہ روز شکتوئی میں رائل انڈین آرمی کے قافلے پر گھات حملے میں پانچ اہلکار ہلاک ہوئے اور ایک گاڑی مکمل تخریب ہوئی۔ حملے میں مزید جانی نقصان کا بھی امکان ہے۔

۵۔ "ولسوالی گڑیوم" گزشتہ روز کنڈی کاکا خیل میں فوجی مورچے پر تعارضی حملے میں دو کیمرے اور دیوار تخریب ہوئی، جبکہ جانی نقصان کا بھی امکان ہے۔

ولایت ڈیرہ اسماعیل خان

"ولسوالی کلاچی" ٹانک روڈ پر ایس ایس جی کمانڈوز کے قافلے پر گھات حملے میں جانی نقصان کی اطلاع ہے۔

"ولسوالی کلاچی" گزشتہ روز ہتھالہ روڈ پر واقع پوسٹ پر اسنائپر حملے میں ایک فوجی ہلاک ہوا۔

ولایت بنوں

"ولسوالی بکاخیل" جونی میں مین روڈ پر رائل انڈین آرمی پر گھات حملے میں تین اہلکار ہلاک ہوئے، جبکہ مزید کے زخمی ہونے کا بھی امکان ہے۔ حملے میں دشمن کی دو گاڑیاں بھی تخریب ہوئیں۔ الحمدللہ

ولایت پشاور

"ولسوالی بڈھ بیرہ" گزشتہ رات ادیزئی ثمر آباد میں پولیس چوکی پر تعارضی حملے میں جانی و مالی نقصان کا قوی امکان ہے۔

ولایت باجوڑ

"ولسوالی واڑہ ماموند" تورگٹ میں واقع پوسٹ پر اسنائپر حملے میں سولر سسٹم تخریب ہوا، جبکہ جانی نقصان کا بھی امکان ہے۔

ولایت خیبر

"ولایت خیبر" تین روز قبل ملا گوری میں ہونے والی جھڑپ میں زخمی ہونے والا ایف سی اہلکار عبد اللہ گزشتہ روز سی ایم ایچ پشاور میں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے ہلاک ہو گیا۔

۱۴ جنوری ۲۰۲۶ء

ولایت ٹانک

"ولسوالی ٹانک" پشاور میں ایف سی میں تعینات اہلکار ارشد ولد علاؤ دین نے مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈال دیے اور حلال رزق کمانے کا عہد کیا۔

"ولسوالی ٹانک" لکی مچنخیل میں مجاہدین کی شہادتوں میں ملوث عمران سلنڈر کو ہلاک کر دیا گیا۔

"ولسوالی ٹانک" اکبری میں فوج کی جانب سے چھاپے کی کوشش ناکام بنادی گئی۔ اس دوران فوج نے ایک مسجد اور چند ساتھیوں کے گھر مسمار کیئے۔

۴۔ "ولسوالی گومل" کوٹ اعظم پکٹ پر اسنائپر حملے میں ایک فوجی شدید زخمی ہوا۔

ولایت ڈیرہ اسماعیل خان

"ولسوالی کلاچی" گزشتہ روز فوجی کیمپ پر اسنائپر حملے میں دو سیکیورٹی کیمرے تخریب ہوئے۔

"ولسوالی کلاچی" یادگار پوسٹ پر اسنائپر حملے میں ایک فوجی زخمی ہوا۔

"ولسوالی پرو آ" کیڑی شموزئی میں قلعے کو سپلائی ہونے والے سامان کو مجاہدین نے قبضے میں کر لیا۔

ولایت خیبر

"ولسوالی باڑہ" گزشتہ روز سور غر میں واقع میر والی آرمی پوسٹ کو پانی لے جانے والے اہلکاروں پر گھات حملے میں ایک فوجی ہلاک اور دو زخمی ہوئے، جبکہ ایک واٹر ٹینک بھی تخریب ہوا۔

ولایت مہمند

"ولسوالی خویزو بائزئی" گزشتہ روز میٹئی میں ایف سی پوسٹ پر اسنائپر حملے میں ایک اہلکار زخمی ہوا۔

ولایت شمالی وزیرستان

"ولسوالی میر علی" گزشتہ شب کولی خیل مری خیل میں فوجی مورچے پر تعارضی حملے میں ہلاکتوں اور زخمیوں کا قوی امکان ہے۔

ولایت کوہاٹ

"ولسوالی درہ آدم خیل" گزشتہ روز شیر اکی میں ٹارگٹ حملے میں نام نہاد امن کمیٹی کا ایک اہلکار ہلاک اور دو زخمی ہوئے۔

۱۵ جنوری ۲۰۲۶ء

ولایت شمالی وزیرستان

"ولسوالی میر علی" خیسور میں سپینہ فوجی مورچے پر تعارضی حملے میں چار اہلکار ہلاک ہوئے۔

"ولسوالی میر علی" تعارضی حملے میں ہلاک و زخمی ہونے کا قوی امکان ہے۔

ولایت خیبر

"ولسوالی باڑہ" تیراہ اکاخیل میں واقع نوے میلہ پوسٹ پر اسنائپر حملے میں ایک فوجی ہلاک ہوا۔

"ولسوالی باڑہ" گزشتہ روز چورہ میں واقع خرڅه تاڑہ آرمی پوسٹ پر اسنائپر حملے میں ایک اہلکار ہلاک ہوا۔

ولایت ڈیرہ اسماعیل خان

"ولسوالی ڈیرہ اسماعیل خان" گزشتہ رات کھتی پولیس چیک پوسٹ پر تعارضی حملے میں ایک اہلکار ہلاک ہوا، جبکہ مزید جانی نقصان کا بھی امکان ہے۔

ولایت جنوبی وزیرستان

"ولسوالی مکین" گزشتہ روز ویدون میں واقع قلعے پر اسنائپر حملے میں ایک سیکیورٹی کیمرہ تخریب ہوا۔

ولایت بنوں

"ولسوالی بکاخیل" سین تنگہ میں سڑاو کہ پوسٹ پر اسنائپر حملے میں ایک اہلکار کی ہلاکت کا قوی امکان ہے، جبکہ ایک سیکیورٹی کیمرہ بھی تخریب ہوا۔ الحمدللہ

ولایت باجوڑ

"ولسوالی سلارزو" تورگٹ میں واقع پوسٹ پر اسنائپر حملے میں ایک فوجی ہلاک ہوا۔

۱۶ جنوری ۲۰۲۶ء

ولایت شمالی وزیرستان

"ولسوالی میر علی" گزشتہ رات عیدک میں فوجی مورچے پر دشکا حملے میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

"ولسوالی میر علی" گزشتہ روز خوشحالی نیتسی میں تین فوجی گاڑیوں پر گھات حملے میں ایک گاڑی جزوی تخریب ہوئی، جبکہ اہلکاروں کی ہلاکت اور زخمی ہونے کا بھی امکان ہے۔

ولایت بنوں

"ولسوالی سٹی" گزشتہ رات کینٹ پر الفاروق میزائل حملے میں دس سے زائد اہلکاروں کی ہلاکت اور زخمی ہونے کا قوی امکان ہے۔

ولایت پشاور

"ولسوالی ایف آر پشاور" گزشتہ رات حسن خیل چکڑ میلا میں واقع آرمی پوسٹ پر تعارضی حملے میں متعدد اہلکار ہلاک وزخمی ہوئے۔

ولایت باجوڑ

"ولسوالی ریاست" پاٹک بازار میں ٹارگٹڈ حملے میں ایک پولیس اہلکار ہلاک ہوا۔

۱۷ جنوری ۲۰۲۶ء

ولایت جنوبی وزیرستان

"ولسوالی شکتوئی" گزشتہ روز جنتہ میں واقع ڈاڈی پوسٹ پر دو الگ الگ حملوں میں ایک اہلکار ہلاک ہوا، جبکہ مزید جانی نقصان کا بھی امکان ہے۔

"ولسوالی شکتوئی" ڈی چوک بنگش خیل میں واقع پوسٹ پر حملے میں ایک سیکیورٹی کیمرہ اور وائی فائی سسٹم تخریب ہوا۔

۴۔ "ولسوالی شکتوئی" ڈی پو کے قریب نئی پوسٹ کی تعمیر میں مصروف اہلکاروں پر دشکا حملے میں دو فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

۵، "ولسوالی سراروغہ" دوروز قبل شکاری شیر زل سر پوسٹ پر دو الگ الگ حملوں میں کئی اہلکاروں کی ہلاکت کی اطلاع ہے۔

ولایت پشاور

"ولسوالی ایف آر پشاور" حسن خیل کے علاقے حمید خان مشین میں واقع ایف سی پوسٹ پر تعارضی حملے میں ایک اہلکار ہلاک

ہوا، جبکہ دیگر کے زخمی ہونے کی اطلاع ہے۔

ولایت باجوڑ

"ولسوالی سلارزو" تورگٹ میں واقع پوسٹ پر اسنائپر حملے میں ایک فوجی زخمی ہوا۔

۱۸ جنوری ۲۰۲۶ء

ولایت جنوبی وزیرستان

"ولسوالی شکتوئی" ڈی چوک میں واقع پوسٹ پر اسنائپر حملے میں رائل انڈین آرمی کا ایک اہلکار شدید زخمی ہوا۔

"ولسوالی شکتوئی" دو روز قبل پیاژہ تنگئ میں واقع علی خیل پوسٹ پر اسنائپر حملے میں ایک اہلکار ہلاک ہوا۔

"ولسوالی زرمیلنہ" کوٹ غبرگ پوسٹ پر اسنائپر حملے میں ایک فوجی ہلاک اور ایک سیکیورٹی کیمرہ تخریب ہوا۔

ولایت شمالی وزیرستان

"ولسوالی گڑیوم" گزشتہ روز کنڈی کاکاخیل میں راشن لے جانے والے اہلکاروں پر گھات حملے میں ایک فوجی ہلاک اور دو زخمی ہوئے۔

"ولسوالی میر علی" دوروز قبل عیدک میں فوجی مورچے پر دشکا حملے میں جانی ومالی نقصان کا قوی امکان ہے۔

ولایت ٹانک

"ولسوالی ٹانک" گزشتہ رات زام قلعہ میں واقع پوسٹ پر تعارضی حملے میں جانی و مالی نقصان کا امکان ہے۔

"ولسوالی گومل" تھانہ گومل میں اسنائپر حملے میں ایک سیکیورٹی کیمرہ تخریب ہوا۔ الحمدللہ

ولایت باجوڑ

"ولسوالی ناوگئ" گلوسر میں رائل انڈین آرمی پر مائن دھماکے میں پانچ اہلکار ہلاک ہوئے۔

۱۹ جنوری ۲۰۲۶ء

ولایت جنوبی وزیرستان

"ولسوالی سرویکائ" گزشتہ روز تنگہ میں رائل انڈین آرمی کی گشت پارٹی پر حملے میں ایک اہلکار ہلاک ہوا۔

"ولسوالی سرویکائ" گزشتہ رات سپلاتوئی میں واقع قلعے پر لیزر گن حملے میں ایک اہلکار ہلاک جبکہ ایک سیکیورٹی کیمرہ تخریب ہوا۔

"ولسوالی بدر" مومی کڑم میں رائل انڈین آرمی کی گشت پارٹی پر گھات حملے میں تین اہلکار ہلاک ہوئے۔

ولایت ٹانک

"ولسوالی گومل" دوروز قبل مین بازار سٹی تھانہ پر اسنائپر حملے میں ایک سیکیورٹی کیمرہ تخریب ہوا۔

"ولسوالی گومل" دوروز قبل رغزائی ایف سی قلعے پر اسنائپر حملے میں سیکیورٹی کیمرہ تخریب ہوا۔

"ولسوالی منزئی" اسنائپر حملے میں ایک بڑا سیکیورٹی کیمرہ نشانہ بنایا گیا۔

ولایت بنوں

"ولسوالی میریان" گزشتہ شام میر شیر خان چوک کے قریب آخونداں میں بدنامِ زمانہ سی ٹی ڈی اہلکار اقبال ٹارگٹڈ حملے میں وہ ہلاک ہوا۔ الحمدللہ

"ولسوالی میریان" گزشتہ رات تھانہ نورڑ پر تعارضی حملے میں ایک دفاعی مورچہ تخریب ہوا، جبکہ تین اہلکاروں کے ہلاک و زخمی ہونے کی بھی اطلاعات ہیں۔ الحمدللہ

۲۰ جنوری ۲۰۲۶ء

ولایت جنوبی وزیرستان

"ولسوالی سروبکائی" گزشتہ روز سپلا توئی میں دو الگ الگ اسنائپر حملوں میں دو فوجی ہلاک ہوئے۔

ولایت ڈیرہ اسماعیل خان

"ولسوالی پروآ" کھوی بہارا میں فوجی قلعہ پر تعارضی حملے میں ایک سیکیورٹی کیمرہ تخریب ہوا، جبکہ ہلاکتوں کا قوی امکان ہے۔

"ولسوالی پروآ" کھوی بہارا میں چھاپے کی نیت سے آنے والی فوج پر جی ایل حملے کے نتیجے میں اہلکار پسپا ہوئے، جبکہ جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

ولایت پشاور

"ولسوالی بڈھ بیرہ" گزشتہ رات کوہاٹ روڈ غزسٹاپ ایف سی پوسٹ پر گرنیڈ حملے میں ہلاک اور زخمیوں کا قوی امکان ہے۔

"ولسوالی ایف آر پشاور" حسن خیل کے علاقے حمید خان میں واقع ایف سی پوسٹ پر تعارضی حملے میں ایک بڑا سیکیورٹی کیمرہ تخریب ہوا، جبکہ جانی نقصان کا بھی امکان ہے۔

ولایت بنوں

"ولسوالی ڈومیل" گزشتہ روز بیزن خیل میں پولیس کی جانب سے لگائی گئی ناکہ بندی پر مزاحمت کے دوران دشمن کو قوی نقصان پہنچا، جبکہ تمام ساتھی محفوظ رہے۔ الحمدللہ

ولایت کوئٹہ

"ولسوالی کوئٹہ" گزشتہ روز مشرقی بائی پاس پر ایگل فورس پر گھات حملے میں دو اہلکار ہلاک ہوئے۔

ولایت باجوڑ

"ولسوالی واڑہ ماموند" گزشتہ رات چجو میں واقع چیک پوسٹ پر مارٹر حملے میں جانی ومالی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۱ جنوری ۲۰۲۶ء

ولایت شمالی وزیرستان

"ولسوالی شیواہ" دو روز قبل سرحنی فوجی مورچے پر جی ایل حملے میں دو اہلکار زخمی ہوئے، جنہیں ہیلی کاپٹر کے ذریعے ہسپتال منتقل کیا گیا۔

"ولسوالی گڑیوم" تشنگئی فوجی مورچے پر اسنائپر حملے میں ایک اہلکار ہلاک ہوا۔

"ولسوالی گڑیوم" گورے ڈانگے میں فوجی مورچے پر اسنائپر حملے میں ایک اہلکار ہلاک ہوا۔

ولایت بنوں

"ولسوالی ڈومیل" گزشتہ رات بیزن خیل میں پولیس اور سی ٹی ڈی کی جانب سے چھاپے کی ناکام کوشش کے دوران ایک سی ٹی ڈی اہلکار صدام ہلاک ہوا۔

"ولسوالی بکاخیل" سردی خیل میں فوجی مورچے پر جی ایل حملے میں چار اہلکار شدید زخمی ہوئے، جبکہ مالی نقصان کی بھی اطلاع ہے۔

ولایت پشاور

"ولسوالی ایف آر پشاور" حسن خیل میں رائل انڈین آرمی کی پیش قدمی کے خلاف دفاعی جنگ کے نتیجے میں پانچ اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

"ولسوالی ایف آر پشاور" حسن خیل میں سرچ آپریشن سے واپسی پر اسنائپر حملے میں ایک اہلکار ہلاک ہوا۔

ولایت ڈیرہ اسماعیل خان

"ولسوالی کلاچی" گاؤں لونی میں فوجی کیمپ پر مارٹر حملے میں ایک اہلکار ہلاک اور چار زخمی ہوئے۔

ولایت جنوبی وزیرستان

"ولسوالی شکئی" قلعے میں فوج کے لیے زیرِ استعمال ایک ایکسویٹر کو نذرِ آتش کر کے تباہ کر دیا گیا۔

۲۲ جنوری ۲۰۲۶ء

ولایت شمالی وزیرستان

"ولسوالی گڑیوم" گزشتہ روز وولادین میں گشتی پارٹی پر گھات حملے میں چار فوجی ہلاک ہوئے۔

"ولسوالی گڑیوم" گزشتہ روز کانڈی کاکاخیل میں فوجی مورچے پر لیزر گن حملے میں ایک اہلکار ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔

ولایت بنوں

"ولسوالی بکاخیل" دو الگ الگ اسنائپر حملوں میں دو سیکیورٹی کیمرے تخریب ہوئے۔

ولایت ٹانک

"ولسوالی گومل" گزشتہ روز مانجئ میں واقع ایف سی قلعے پر اسنائپر حملے میں ایک سیکیورٹی کیمرہ اور ایک سولر پلانٹ تخریب ہوا۔

۲۳ جنوری ۲۰۲۶ء

ولایت شمالی وزیرستان

"ولسوالی سپین وام" دتہ خیل میں ساتھیوں پر ہونے والے ڈرون حملے (جس میں دو ساتھیوں سمیت چھ افراد شہید ہوئے تھے) میں ملوث جاسوس عبدالقیوم کو ٹی آئی اے کی نشاندہی پر گرفتار کر کے قتل کر دیا گیا۔

مذکورہ شخص جاسوس دین زمان (جو کچھ عرصہ پہلے قتل کیا گیا) کا ساتھی تھا۔

"ولسوالی میرانشاہ" تپی میں واقع بوش پیکٹ پر تعارضی حملے میں ایک سیکیورٹی کیمرہ تخریب ہوا، جبکہ جانی نقصان کا بھی امکان ہے۔

ولایت ٹانک

"ولسوالی ٹانک" گزشتہ روز خزانی میں فوج کے ساتھ جھڑپ میں دو اہلکار ہلاک اور دو زخمی ہوئے، جبکہ اس دوران ایک ساتھی (شاہین) بھی شہید ہوا۔ تقبل اللہ منہ

۲۴ جنوری ۲۰۲۶ء

ولایت ٹانک

"ولسوالی ٹانک" وانڈزالو عرف ملاگان میں چھاپے کی غرض سے آنے والے فوجی قافلے پر، ٹی آئی کی بروقت اطلاع پر، کیئے گئے حملے میں تین اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے، جنہیں ہیلی کاپٹر کے ذریعے منتقل کیا گیا۔

"ولسوالی ٹانک" مانزئی میں واقع فوجی قلعے پر اسنائپر حملے میں ایک فوجی ہلاک اور ایک بڑا سیکیورٹی کیمرہ تخریب ہوا۔

ولایت بنوں

"ولسوالی بکاخیل" روسہ روڈ پر رائل انڈین آرمی کی جانب سے نئی چیک پوسٹ کے قیام کی کوشش کے دوران ہونے والی شدید جھڑپ میں چار اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔

۲۵ جنوری ۲۰۲۶ء

ولایت بنوں

"ولسوالی ڈومیل" ٹاؤن کے علاقے میں ٹی آئی اے کی نشان دہی پر ایک حکومتی آلہ کار سلنڈر حاجات خان ٹارگٹڈ حملے میں ہلاک ہوا۔

"ولسوالی میریان" گزشتہ روز مزنگ چوک پر پولیس کے ساتھ ہونے والی جھڑپ میں ایک اہلکار ہلاک ہوا۔

"ولسوالی بکاخیل" روسہ روڈ پر کل سے جاری جنگ کے اختتام پر ایک حفاظتی ٹاور اور ایک گاڑی تخریب ہوئی، جبکہ متعدد اہلکاروں کے ہلاک و زخمی ہونے کا قوی امکان ہے۔

اس دوران ایک ساتھی بھی شہید ہوا۔ تقبل اللہ منہ

ولایت شمالی وزیرستان

"ولسوالی گڑیوم" شکتوئی میں واقع خوخی قلعے کے باہر نئے مورچے بنانے میں مصروف اہلکاروں پر تعارضی حملے میں ایک فوجی ہلاک ہوا۔

ولایت ٹانک

"ولسوالی ٹانک" وانا مین روڈ پر چار گاڑیوں پر مشتمل کانوائے پر اسنائپر حملے میں ایک فوجی گاڑی کو جزوی نقصان پہنچا، جبکہ جانی نقصان کا بھی قوی امکان ہے۔

ولایت پشاور

"ولسوالی بڈھ بیرہ" زنگلی کے علاقے میں ایک پولیس اہلکار کو نشانہ بنا کر ہلاک کیا گیا۔

۲۶ جنوری ۲۰۲۶ء

ولایت جنوبی وزیرستان

"ولسوالی سرویکائی" گزشتہ روز ریشوڑہ قلعے پر اسنائپر حملے میں رائل انڈین آرمی کا ایک اہلکار ہلاک ہوا۔

"ولسوالی سرویکائی" باسکی پوسٹ پر اسنائپر حملے میں رائل انڈین آرمی کا ایک اہلکار ہلاک ہوا۔

"ولسوالی تیارزہ" ۱۹ جنوری کو خیسورہ نارائی میں واقع قلعے سے ایک عدد شمسی پینل اور سمر سبل پمپ حاصل کیا گیا۔

ولایت ڈیرہ اسماعیل خان

"ولسوالی کلاچی" گزشتہ روز باچا باد قلعے کے لیے راشن لے جانے والی فوج پر دو مختلف مقامات پر اسنائپر حملوں میں دو اہلکار زخمی ہوئے۔

"ولسوالی کلاچی" گزشتہ رات روڑی میں رائل انڈین آرمی پر تعارضی حملے میں تین اہلکار ہلاک اور دو زخمی ہوئے، جبکہ ایک ڈرون بھی مار گرایا گیا۔

ولایت ٹانک

"ولسوالی گومل" شیخ سلطان کے رہائشی حکمت اللہ نامی فوجی نے، جو کہ ۲۰ سال سے ملازمت کر رہا تھا، نوکری چھوڑ کر حلال روزی کمانے کا وعدہ کیا۔

"ولسوالی ٹانک" گزشتہ روز زام میں واقع فوجی قلعے پر اسنائپر حملے میں ایک اہلکار ہلاک ہوا۔

ولایت کوئٹہ

دوروز قبل دشمن کے بچھائے گئے گھات حملے کے خلاف جوابی کارروائی میں دو فوجی ہلاک اور تین زخمی ہوئے، جبکہ اس دوران ایک ساتھی بھی شہید ہوا۔ نحسبہ کذالک واللہ حسیبہ

ولایت باجوڑ

"ولسوالی لوئی ماموند" گزشتہ رات بادسیاہ میں فوج کی ناکہ بندی پر مارٹر حملے میں دشمن کے جانی نقصان کا امکان ہے۔

۲۷ جنوری ۲۰۲۶ء

ولایت ڈیرہ اسماعیل خان

"ولسوالی درابن" گزشتہ شام زڑکنی میں فوجی قلعے پر مارٹر حملے میں نقصان کا قوی امکان ہے۔

"ولسوالی کلاچی" گزشتہ رات روڑی میں چھاپے کی نیت سے آنے والے اہلکاروں پر حملے میں جانی نقصان کا امکان ہے۔

ولایت ٹانک

"ولسوالی ٹانک" وانا مین روڈ پر فوج کی راشن گاڑی مع ڈرائیور تحویل میں لے لی گئی۔

مذکورہ ڈرائیور کو پہلے بھی کئی بار تنبیہ کی گئی تھی۔

ولایت لکی مروت

"ولسوالی لکی مروت" عباسی خٹک میں امن کمیٹی کے مشر ہمایون کے شمسی پلانٹ پر بارودی سرنگ کے دھماکے میں دس سولر پلیٹیں تخریب ہوئیں۔ مذکورہ پلانٹ فوج کی جانب سے چودہ مجاہدین کی شہادت کے انعام کے طور پر اس کمیٹی مشر کو دیا گیا تھا۔

۲۸ جنوری ۲۰۲۶ء

ولایت ٹانک

"ولسوالی ٹانک" مین بازار میں واقع صابر پولیس چوکی پر تعارضی حملے میں دو اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

"ولسوالی ٹانک" گزشتہ روز گرہ بلوچ پولیس چوکی پر تعارضی حملے میں ایک اہلکار ہلاک اور ایک سیکیورٹی کیمرہ تخریب ہوا، جبکہ مزید ہلاکتوں اور زخمیوں کا بھی قوی امکان ہے۔

"ولسوالی ٹانک" کسٹم پمپ کے قریب فوجی پوسٹ پر تعارضی حملے میں ایک اہلکار ہلاک ہوا۔

ولایت شمالی وزیرستان

"ولسوالی شیواہ" سرخنی کے علاقے میں تعارضی حملے میں لانس نائیک کاشف اللہ ہلاک جبکہ خالق زمان اور صوبیدار صلاح الدین زخمی ہوئے۔

"ولسوالی میران شاہ" سپلگہ میں چوکیوں کو راشن لے جانے والے فوجی دستے پر گھات حملے میں اہلکاروں کو جانی ومالی نقصان اٹھانا پڑا، جبکہ فوج کی ایک گاڑی بھی جزوی طور پر تخریب ہوئی۔

ولایت ڈیرہ اسماعیل خان

"ولسوالی درابن" گزشتہ روز کوٹ عیسی خان میں فوجی چیک پوسٹ پر تعارضی حملے میں نقصان کا قوی امکان ہے۔

"ولسوالی پروآ" گزشتہ روز گنجو کے علاقے میں امن کمیٹی کے کارندوں پر فائرنگ کے نتیجے میں وہ بھاگنے پر مجبور ہوئے، واقعے میں ہلاکتوں اور زخمیوں کا امکان ہے۔

ولایت پشاور

"ولسوالی ایف آر پشاور" مسری خیل میں ٹی آئی اے کی اطلاع

پر چھاپے کے دوران ملیشیا اہلکار محمد جنید ولد نور محمد کو گرفتار کر لیا گیا۔

۲۹ جنوری ۲۰۲۶ء

ولایت شمالی وزیرستان

"ولسوالی شوہ" گاؤں دروزندہ عالم خیل میں چھاپے کی نیت سے آئے ہوئے فوجی دستے پر حملے میں سات اہلکار ہلاک ہوئے، جس کے بعد مقامی افراد نے مداخلت کر کے فوج کو وہاں سے نکالا۔

"ولسوالی شیواہ" دروزندہ تانگڑی میں فوجی دستے پر حملے میں دشمن کے ہلاک و زخمی ہونے کا قوی امکان ہے۔

"ولسوالی میر علی" شیر اتلہ میں فوجی قافلے پر گھات حملے میں دس اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔

۴۔ "ولسوالی میرانشاہ" گزشتہ رات تپی کے علاقے غونڈی کلی میں فوجی مورچوں پر دشکا کے حملے میں جانی و مالی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۵۔ "ولسوالی گڑیوم" کانڈی کاکا خیل میں فوجی گشتی پارٹی پر اسنائپر حملے میں اہلکاروں کے ہلاک و زخمی ہونے کا قوی امکان ہے۔

ولایت جنوبی وزیرستان

"ولسوالی سرویکائی" گزشتہ روز ریشوڑہ سر میں رائل انڈین آرمی کی گشتی پارٹی پر بارودی سرنگ کے دھماکے میں تین اہلکار ہلاک ہوئے۔

"ولسوالی سرویکائی" گزشتہ روز ٹوٹکی سر میں رائل انڈین آرمی کی گشتی پارٹی پر بارودی سرنگ کے دھماکے میں چار اہلکار ہلاک اور تین زخمی ہوئے۔

"ولسوالی مکین" مین بازار میں نئی چیک پوسٹ کی تعمیر میں مصروف پولیس اہلکاروں پر حملے میں متعدد اہلکاروں کی ہلاکت کا قوی امکان ہے۔

حملے سے واپسی پر رائل انڈین آرمی کی لگائی گئی کمین پر جوابی حملے میں تین اہلکار ہلاک ہوئے۔

۵۔ "ولسوالی تیارزہ" گزشتہ روز ڈیلے میں ڈم غونڈائی میں فوجی پوسٹ پر تعارضی حملے میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

ولایت ٹانک

"ولسوالی خاص ٹانک" تاتورو میں فوج کے ساتھ براہِ راست جھڑپ میں ۶ اہلکار ہلاک اور ۳ زخمی ہوئے، جبکہ اس دوران ایک ساتھی "محسن" بھی شہید ہوئے۔ تقبل اللہ منہ

دشمن نے اپنے زخمی و ہلاک اہلکاروں کی منتقلی کے لیے تین ہیلی کاپٹر استعمال کیے۔

"ولسوالی خاص ٹانک" گزشتہ شام ایف سی قلعے پر جی ایل حملے میں دو اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

"ولسوالی خاص ٹانک" زام قلعے پر اسنائپر حملے میں ایک فوجی زخمی ہوا۔

۴۔ "ولسوالی خاص ٹانک" ٹی آئی اے کی نشاندہی پر عمر اڈہ کے رہنے والے نقیب اللہ والد بنات خان کو امن کمیٹی کے ممبر ہونے کے شبہے میں مجاہدین نے گرفتار کر لیا تھا۔ بعد ازاں علاقے کے مشران کی ضمانت پر رہا کر دیا۔

ولایت ڈیرہ اسماعیل خان

"ولسوالی کلاچی" رائل انڈین آرمی پر اسنائپر حملے میں ایک

سیکیورٹی کیمرہ تخریب ہوا۔

"ولسوالی کلاچی" روڑی روڈ قلعے پر اسنائپر حملے میں ایک سیکیورٹی کیمرہ تخریب ہوا۔

ولایت خیبر

"ولسوالی باڑہ" گزشتہ روز اکاخیل میں اسنائپر حملے میں دو فوجی ہلاک ہوئے۔

ولایت بنوں

"ولسوالی ڈومیل" دمی میں چھاپے کی نیت سے آنے والی رائل انڈین آرمی کے خلاف دفاعی جنگ میں جانی نقصان کی اطلاعات ہیں۔

ولایت لکی مروت

"ولسوالی نورنگ" نورنگ بازار میں ایک پولیس اہلکار کے گھر اور دکان کو نذرِ آتش کیا گیا، جبکہ کارروائی کے دوران ایک کلاشنکوف بھی برآمد ہوئی۔

۳۰جنوری۲۰۲۶ء

ولایت لکی مروت

"ولسوالی غزنی خیل" گاؤں حیات خیل میں پولیس اور سی ٹی ڈی کے ایک ٹھکانے کو بارودی مواد کے ذریعے تباہ کر دیا گیا۔

حیات خیل اور خورہ خیل کے درمیان پولیس اور سی ٹی ڈی پر گھات حملے میں چار اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

ولایت جنوبی وزیرستان

"ولسوالی مکین" گزشتہ روز مین بازار میں نئی پوسٹ تعمیر کرنے والے چار مزدوروں کو گرفتار کر کے محفوظ مقام پر منتقل کر دیا گیا۔

۳۱جنوری۲۰۲۶ء

ولایت جنوبی وزیرستان

"ولسوالی وانا" شین ورسک میں واقع رائل انڈین آرمی کی پوسٹ پر تعارضی حملے میں تین اہلکار ہلاک ہوئے، جبکہ ایک سیکیورٹی کیمرہ بھی تخریب ہوا۔

"ولسوالی شکتوئی" گزشتہ روز لکہ میں واقع پوسٹ پر دشکا حملے کے جواب میں رائل انڈین آرمی نے مارٹر گولے فائر کئے، تو اپنا ہی مارٹر گولا پھٹنے سے چار اہلکار زخمی ہوئے۔

ولسوالی شکتوئی" گزشتہ روز لکہ میں واقع پوسٹ پر اسنائپر حملے میں ایک اہلکار ہلاک ہوا۔

۴۔ "ولسوالی شکتوئی" گزشتہ روز پوسٹ پر دشکا کے حملے میں ایک گاڑی کو جزوی نقصان پہنچا۔

۵۔ "ولسوالی شکتوئی" پوسٹ پر اسنائپر حملے میں ایک عدد سیکیورٹی کیمرہ تخریب کا نشانا بنا۔

ولایت کوئٹہ

"ولسوالی کوئٹہ" سریاب روڈ پر پولیس تھانہ پر دو الگ الگ گرنیڈ حملوں میں ہلاکتوں اور زخمیوں کا قوی امکان ہے۔

"ولسوالی کوئٹہ" مشرقی بائی پاس میں شہید خالد تھانے کے قریب فوجی کانوائے پر گرنیڈ حملے میں جانی نقصان کی اطلاع ہے۔

بقیہ صفحہ 51 پر

انتقام کی للکار

اے ظالمو!
یہ جو خون تم نے بہایا ہے
یہ جو چیخیں تم نے دبائی ہیں
یہ جلے ہوئے گاؤں
اور سسکتے ہوئے بازار
سب گواہ ہیں
کہ اب تمہاری بربادی کا آغاز ہو چکا ہے
تم نے سمجھا تھا
کہ ہم کمزور ہیں
کہ ہم تمہارے زخموں کے وار
خاموشی سے سہہ لیں گے
مگر نہیں!
یہ مظلوم اب چپ نہیں رہیں گے
یہ وہ ہاتھ ہیں
جو اب تمہاری گردنوں تک پہنچیں گے
ہم وہ نسل ہیں
جو ظلم برداشت نہیں کرتی
ہم وہ قوم ہیں

جو اپنے خون کا حساب لیتی ہے
تمہارے ہر ظلم کا بدلہ لیا جائے گا
ہر معصوم کی موت کا حساب چکایا جائے گا
یہ معصوم بچوں کا خون
اور سسکتی ماؤں کے آنسو
ہم سے سوال کرتے ہیں
ہم تمہیں چین سے جینے نہیں دیں گے
تمہارے ہر جرم کا حساب لیں گے
اے قاتلو!
تمہارے قلعے زمین بوس ہوں گے
تمہاری سلطنت راکھ میں بدل جائے گی
تمہارے دن گنے جا چکے ہیں
تمہارا ہر ظلم تمہیں لوٹایا جائے گا
یاد رکھو!
مظلوم کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے
اب انتقام کی آندھی اٹھے گی
یہ سرزمین تم پر تنگ ہو جائے گی
اور تمہیں چھپنے کو کوئی جگہ نہ ملے گی

ہم وہ چراغ ہیں جو بجھتے نہیں
ہم وہ آندھی ہیں جو رکتی نہیں
ہم وہ قوم ہیں
جو ظلم مٹانے کے لیے جیتی ہے
اور انصاف قائم کرنے کے لیے مرمٹتی ہے
اے ظالمو!
تمہارا وقت ختم ہو چکا ہے
اب یہ زمین انصاف کا نظارہ کرے گی
تمہارا نام تاریخ کے اندھیروں میں دفن ہو گا
خون کا بدلہ خون ہو گا
یہی انتقام کا قانون ہو گا

پاکستانی فوج کی تاریخ کو دیکھتے ہوئے یہ دعویٰ کرنے میں ہم حق بجانب ہوں گے کہ پاکستان کے مسلمانوں پر کئی عشرے قبل رائل انڈین آرمی کے خلاف جہاد فرض ہو چکا تھا، مگر مشرف اور عاصم منیر کے اقدامات کے بعد اس فرضیت میں کیا شبہہ باقی رہ گیا ہے؟ لہذا اس عظیم فرض کو نبھانے اور قرض کو اتارنے کی خاطر تحریک طالبان پاکستان کا ساتھ دینا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

آخر میں میں یہ بھی واضح کرتا چلوں کہ جو آیت میں نے تلاوت کی ہے (سورۃ المائدہ ۵۱)، اس کا واضح مطلب یہی ہے کہ حربی کفار کی صفوں میں شامل ہو جانے سے ایک مسلمان کا حکم بھی انہی جیسے ہوتا ہے، اگر یہ شمولیت فقط دنیوی اَغراض کی خاطر ہو تو اس کی تکفیر تو نہیں کی جاسکتی ہے، البتہ ان کے خلاف قتال فرض ہو جاتا ہے، اور اگر عقیدتاً کفار کی صفوں میں جاملا تو پھر اصولِ تکفیر کی رعایت کے ساتھ اس مسلمان کی تکفیر کی جاسکتی ہے، تاہم دونوں کے خلاف قتال کی فرضیت میں علمائے امت میں سے کسی کا بھی اختلاف نہیں ہے۔ تحریک طالبان پاکستان کے خلاف یہ پروپیگنڈا کیا جاتا ہے کہ موالات کے مسئلہ میں مسلمانوں کی تکفیر کرتے ہیں، حالانکہ یہ بات قطعاً غلط ہے کہ ہم مطلق موالات میں تکفیر کے قائل ہیں، بلکہ اس مسئلہ میں ہمارے دار الافتاء کا واضح فتویٰ موجود ہے جو اہلِ سنت والجماعت کے معتدل مزاج اور ان کے اصول کے مطابق ہے۔

اقتباس از بیان:

ابو منصور عاصم مفتی نور ولی محسود حفظہ اللہ

امیر تحریک طالبان پاکستان